ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

# دیوان فضل



وہی فضل اللہ اسکو کہتے ہین کہ جس فضل اللہ کو لکھنا پڑھنا بالکل نہ آتا ہو اوسکا یہ سارا دیوان ہی محض فضل الٰہی کا فیضان ہی بلکہ یہ کرامت نبی اُمّی کے معجزے کا ایک نشان ہی کہ اوسکی امت کے ادنا اُمّی بھی باوجود ناخواندہ اور بے علم ہونے کے شعر گوئی کے اعجاز نمائی مین ایسے فصیح اللسان اور بلیغ البیان ہین کہ لکھے پڑھے شاعر بھی اونکی شعر خوانی اور معجز بیانی دیکھکر ششدر اور حیران ہین

مطبع اصح المطابع مین چھپا

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خداوند انام درین ایام میمنت انضمام از حسن نتائج طبع وقاد
صاحب ذہن خداداد امیر ملک دانائی رئیس آبادی مہر سپہر سخن سرائی

# دیوان فضل
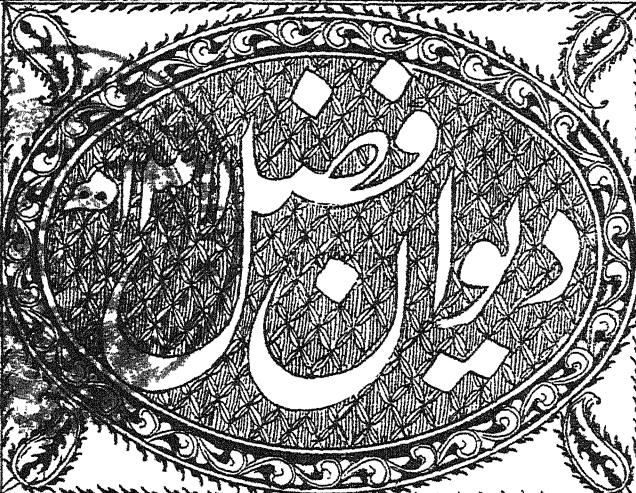
جناب حاجی محمد فضل الله خان صاحب قندھاری سعادتی دار موضع خالص پور
ضلع لکھنؤ سلمہ الله الباری باہتمام بندہ آسی محمد عبد العلی مدراسی

در مطبع اصح المطابع واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدای بے ہمتا اور نعت خاتم الانبیا اور منقبت آل اصفیا اور مدح اصحاب اتقیا کے
بعد خاکسار نامہ سیاہ فضل اللہ غفر لہ اللہ ماجناہ ابن محمد خان مغفور جاگیردار زحاصیور
بن خلیل اللہ خان رسالہ دار بن عبدالرحمن خان قندھاری رسالہ دار بن محمد یوسف
خان شاہزادہ قندھار غفر لہم الغفار سخنوران معنی رس اور معنی رسان روشن نفس
کی خدمت سراپا برکت مین عرض پرداز ہی کہ میرا مولد خاص شہر لکھنؤ محلہ
قندھاری بازار ہی میرے بزرگون کے جاہ وجلال اور فضل وکمال سے
شہر لکھنؤ اور اطراف لکھنؤ کے بزرگان دیرینہ سال بخوبی تمام واقف ہین
اور مختصر حال میرے بزرگون کا کتاب نافع السالکین مین لکھا گیا ہی

اوس کتاب سے اس زمانے کے لوگ اطلاع پاسکتے ہین جب مین
اونکے حال سراپا کمال اور اپنے حال جہالت مآل و نحوست اشتمال پر
غور کرتا ہون تو بے اختیار رونا آتا ہی بدنام کنندۂ نکونامی چند کا مصداق
ہون آفسوس کہ مین نے پڑھنے لکھنے مین دل نہ لگایا اسوجہ سے بالکل
جاہل رہا نہ مجکو لکھنا آتا ہی اور نہ پڑھنا آتا ہی اپنا نام اپنے ہاتھ سے
نہین لکھ سکتا ہون اور نہ کچھ پڑھ سکتا ہون جب مین حرمین شریفین
زادہما اللہ تعالی شرفًا و کرامۃً کی زیارت سے مشرف ہوکر وطن
مالوف یعنی موضع خالصپور پرگنۂ ملیح آباد ضلع لکھنؤ مین واپس آیا
ملہم غیبی کیطرف سے میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ ای فضل اللہ تو نے
اپنی تمام عمر بطالت اور جہالت مین صرف کی اب تیری عمر ساٹھ برس
سے بھی متجاوز ہو گئی قرآن شریف تیرا دین و ایمان ہی مرتے وقت
بھلا اسکو تو پڑھ لے پس مین نے خدا کا نام لیکر قرآن شریف پڑھنا
شروع کردیا ایک معلم تو فرزند سعادت نشان برخوردار محمود احمد خان

سلمہ الرحمن کی تعلیم کے واسطے پہلے سے مقرر تھا دوسرا معلم خاص
اپنی تعلیم کے واسطے مقرر کیا تخمیناً دو سال مین خدا کے فضل سے
قرآن شریف ختم کیا رُک رُک کر تلاوت کر لیتا ہون یہ حال میری نالائقی
کا ہی شہر لکھنؤ مین پیدا ہوا اور ہوش و حواس بھی اسی شہر مین سنبھالا
زمانۂ طفلی مین جہان مین کھیل کود مین مشغول رہتا تھا وہان کبھی
کبھی شعرا کے مشاعرے مین بھی چلا جاتا تھا اونکی فیضان برکت سے
اُردو شعرون کے مطالب بھی سمجھ لیتا تھا اسی سے نظم گوئی کی
طاقت ہوگئی ایک دو شعر کبھی کبھی نظم کر لیا کرتا تھا اور کبھی پوری غزل
نظم کر لیتا تھا اور چونکہ مجکو لکھنا آتا نہ تھا دوسرے شخص سے لکھوا لیا
کرتا تھا اور جو شعر کہ نہ لکھوا تا تھا وہ بعد چند روز کے فراموش
ہو جاتے تھے اسوجہ سے میرے بہت اشعار تلف بھی ہوگئے زمانۂ غدر
سے لکھنؤ چھوٹا موضع خالصپور مین رہنے کا اتفاق ہوا یہ گانون
میرے بزرگون کے مواضع جاگیر مین سے ایک موضع ہی لکھنؤ سے

وس بارہ میل کے فاصلے پر مغرب کیطرف۔ زمانہ دراز تک شعرگوئی
کا سلسلہ چھوٹا رہا مدت طویل کے بعد جب کوئی محرک اوس سلسلے
کا ہوجاتا تو ایک غزل نظم کرکے برخوردار مذکور کے معلمون سے
لکھواکر اپنے پاس رکھ لیتا اسی طرح اسقدر اشعار ہوگئے جو اس صحیفے
مین موجود ہین انکی اشاعت مین بہت روز تک مین پس و پیش
کرتا رہا اس خیال سے کہ مین محض بے علم آدمی ہون نہ عروض کو جانتا
ہون نہ قافیہ سے واقف انگلیون کے پورون پر وزن کرلیتا ہون
نہ شعرا کی صحبت بہت روز تک حاصل ہوئی کہ کان سے سنکر شاعری
کے دوسرے قواعد معلوم کرلیتا صرف دو یا تین بار مشاعرے مین
دوسرے شاعرون کے اشعار سُنّے کیواسطے گیا ہون ایسا نہو کہ مین
تو اپنی بےعلمی پر روتا ہون دوسرے لوگ ہنسین میرے اشعار کے
الفاظ ہیچ اور مضمون پوچ دیکھکر یا سنکر خندہ کرین اس اثنا مین
میرے دل نے یہ کہا کہ اے فضل تیرا یہ کیا خیال ہی صاحبان لیاقت

کہین کسی پر خندہ کرتے ہین ہرگز نہین ہرگز نہین جب وہ تیری بعلمی
پر واقف ہوجاوین گے تو تیرے مضمون سُست اور الفاظ نادرست
کی عیب پوشی کرین گے اگرچہ خلاف بحر ہو اور اگر تیرے کسی شعر
سے خوش اور محظوظ ہونگے تو تجھے تیری حیات مین تحسین اور
آفرین سے یاد اور بعد ممات کے دعاے مغفرت سے شاد فرمائینگے
پس اس خیال سے اپنے اشعار کو شائع کرتا ہون اور سخنورون
کی خدمت سراپا فیض و برکت مین ملتمس ہون کہ میرے خیال
مذکور کے موافق عیب پوشی اور عذر نیوشی کو کام فرماوین ؎

غلام ہمتِ آن شاعران فرے کرم
کہ یک صواب ببینند و صد خطا بخشند

جب یہ دیوان مرتب ہوگیا تو باغ شاداب نام رکھدیا اور یہ قطعہ تاریخ موزون کیا
۱۳۱۱ھ

| | |
|---|---|
| مرا یہ نامہ باغ سخندان ہو | الٰہی خوش ہون اس سے جملہ احباب |
| ہوا طیار جب گلشن شوق | کہی تاریخ اوسکی باغ شاداب |

۱۳۱۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبر مین جب دل مرقع مصطفے کا دیکھنا
پڑھنا کلمہ اوس حبیب کبریا کا دیکھنا

صاف کر آئینۂ دل مصطفے کو دیکھلو
دیکھنا اونکا ہی انوار خدا کا دیکھنا

بخشتا ہی خطا امت کی جو وہ بے نیاز
یہ کرم ہمپر ہی سب خیر الوری کا دیکھنا

پاس اللہ نے بلایا بھیجکر در پر براق
واہ کیا رتبہ ہی ختم الانبیا کا دیکھنا

ہاتھ اوٹھاتے ہین خدا کے آگے پڑھ پڑھکر درود
کیا وسیلہ ہی ملا ہمکو دعا کا دیکھنا

جب کھڑے ہوکر خدا سے بخشوائینگے ہمین
رتبہ اوسدن حشر مین اون پیشوا کا دیکھنا

چھوڑ کر گھر کی محبت فضل بس اب ہند سے
چل کے ان آنکھون سے روضہ مجتبی کا دیکھنا

بھلا کب کر سکے رتبہ بیان انسان محمد کا
ثنا خوان جبکہ ہی قرآن مین یزدان محمد کا

یہ اک ادنے بیان کرتا ہون نہین سامان محمد کا
بڑھا ہی عرش اعلی سے کہین ایوان محمد کا

بچایا آکے دنیا مین ہمین نار جہنم سے
یہ بھولے کیسے اب دلسے بھلا احسان محمد کا

زیارت سے مشرف جسکو ہونا ہو چلا آوے
نہین مانع در اقدس پہ ہی دربان محمد کا

زبان قاصر فرشتونکی ہی اونکے وصف عالی مین
کرے پھر کسطرح رتبہ بیان انسان محمد کا

چلے جائینگے بے کھٹکے جنان مین کون روکیگا
سنا ہی تابع فرمان ہی خود رضوان محمد کا

جسے بچنا ہو رنج آخرت سے وہ چلا آوے
بھرا ہی جوش رحمت سے یہان عمان محمد کا

گدائی اوس در اقدس کی ہمیں کیون نہ واجب ہو
مطیع حکم ہی جب قیصر و خاقان محمد کا

یہ توریت و زبور انجیل جو پہلی کتابین ہین
ہی ناسخ اون کتابونکا ہوا قرآن محمد کا

تری یہ شاعری ای فضل سب مقبول ہو جائے
لکھے گر نعت مین مطلع سر دیوان محمد کا

دکھادے ای خدا اب جلد تو دیدار احمد کا
تڑپتا جسم مین ہی یہ دل بیمار احمد کا

یہی ہی آرزو اپنی کہ تو پہنچا کے یثرب تک
دکھادے ہمکو ای تقدیر تو گلزار احمد کا

ابھی ای سنبل پیچاں تم اسب بل نکلجائے
اگر تو دیکھلے وہ گیسوئے خمدار احمد کا

جو دیکھے یوسف کنعان جمال سرمدی اونکا
تو شیدا ہوکے رہجائے سر بازار احمد کا

یقین تم جان لو اسکو ملاؤ دلمین شک اصلا
خدا کا خاص ہی دربار بس دربار احمد کا

غریق بحر وحدت ہو تو اوسکے رمز کو جانے
جو عارف ہو تو پہچانے سر اسرار احمد کا

گنہ اسکے الٰہی بخشدے سب ہوے اوسکے
مطیع حکم ہی یہ **فضل** سے تکرار احمد کا

نہ تھا جسمین ذرا کینہ وہ سینہ تھا محمد کا
زر اسرار حق سے پر دفینہ تھا محمد کا

شب معراج بام لامکاں پر چڑھ گئے دم مین
جسے سب عرش کہتے ہین وہ زینہ تھا محمد کا

ستارا سے پہلے جو کہ تھا جبریل نے دیکھا
چمکتا نور وہ مثل نگینہ تھا محمد کا

گروہ صوفیہ کے اب تلک تھوڑا سا سینونمین
جو ہی علم لدنی وہ خزینہ تھا محمد کا

قسم اللہ کی تھا بس عجب خلق عظیم اونکا
نصیحت نیک کرنیکا قرینہ تھا محمد کا

محبان خدا کو جسنے طوفانسے بچایا تھا
نہ تھی وہ نوح کی کشتی سفینہ تھا محمد کا

عبث ای **فضل** تو نے ہند مین عمر ضائع کی
سکونت کے لیے کیا کم مدینہ تھا محمد کا

سلام اپنا خدا جب آپ پونہچائے محمد پر
نہ کیونکر کُل جہان قربان ہو جائے محمد پر

وہ ناجی ہو چکے بیشک اونھین دوزخ سے کیا وحشت
بتصدیق دلی ایمان جو لائے محمد پر

کہون کیا مرتبہ اونکا کہ بس وحی خدا لیکر
ہزارون بار جبریل امین آئے محمد پر

ہی تو ادنا گدا اس در کا اور تیری حقیقت کیا
جھکاتے جبکہ سر ہین بادشہ پائے محمد پر

ہوئین منسوخ سب اگلی کتابین اور صحیفے بھی
کلام اللہ جب روح القدس لائے محمد پر

اگر تقدیر پونہچادے مدینے تک کہین مجکو
سمجھکر مغفرت رگڑون جبین پائے محمد پر

محبت اونکی رکھنا دلمین عین ایمان ہی اپنا
ہوئے بعد از نبی ای **فضل** جو جائے محمد پر

بہار چشم عاشق ہی ضیائے رو محمد کی
عدو کیواسطے شمشیر ہی ابرو محمد کی

رہی ذرہ نہ بوئے کفر باقی کوئی جا ہرگز
ہی پھیلی جب سے عالم مین وہ خوشبو محمد کی

کرین کیا ای ہوس ہم تیری اکسیر کو لیکر
ہمین کافی ہی بس اکسیر خاکِ کو محمد کی

عبث ہی فکر تمکو ہمدمو زنجیر آہن کی
دل وحشی کو ہی زنجیر قید مو محمد کی

کنارہ کرکے دنیا سے عزیزو دوستو ہمدم
کرو جبتک کہ جان باقی ہی جستجو محمد کی

صدا ناقوس کی جاتی رہی بالکل زمانے سے — بجی ہی نوبت اسلام جب ہر سو محمد کی

جہان تک بھیک تھا وہ خود آپ دیتے اور دلاتے تھے — نہ پھرتا کوئی سائل خالی یہ تھی خو محمد کی

دل و جان سے دین و ایمان اپنا اون اصحاب پر صدقے — جنھون نے ہی سنی کانون سے گفت و گو محمد کی

بھلا کر کام سب اے افضل اس دنیائے فانی کے

بیان کر کچھ صفت اپنی زبان سے تو محمد کی

یہ ایک ادنی صفت یکتائی وصف محمد ہی — نہ تھی سائے کی بھی جسمین وہی وہ ذات امجد ہی

نہیں ہے دوئی کچھ بھی ذات احد مین اور حضرت مین — خلاصہ من رآنی کا احد بے میم احمد ہی

نہیں حاجت ہے وا ہی دوسرا میرا سوا تیرے — تو ہی شاہ دو عالم ہی تجھی سے میرا مقصد ہی

عبادت جان کر اوسکا لیا کرتے ہیں سب بوسہ — ترے بوسے کا خود مشتاق ای جان سنگ اسود ہی

سبب ہی تو ظہور آدم و حوا کا دنیا مین — یہی سچ ہی یہی سچ ہی نہین اسمین خوشامد ہی

لب نازک ہین برگ گل گل نرگس ہین وہ آنکھین — سہی شمشاد ہو صدقے وہ تیرا دلربا قد ہی

خدا کا دوست ہی بندہ یہان جو دوست ہی تیرا — وہ مردود خدا ہی جو ترے دربار سے رد ہی

اگر کرتا ہی کوئی ورد اوسکے اسم اعظم کو — بدلکر نیک ہو جاتا ہی دل اوسکا اگر بد ہی

ملیگی دوستونکو تیرے جنت روز محشر مین ‌‌ ‌ وہ طعمہ ہی جہنم کا جسے تجھسے ذرا کد ہی

پھنسا ہی طائر دل میرا تیرے دام الفت مین ‌ ‌ ‌ نہین چھٹنے کا اب تا حشر بھی ایسا مقید ہی

کہینگی امت عاصی بروز حشر خوش ہوکر ‌ ‌ ‌ ہمارے جو کہ ہین شافع اوٹھین حضرت کی آمد ہی

قسم اللہ کی تجھسا نہین اولاد آدم مین ‌ ‌ ‌ تو ہی محبوب یزدان ہی تو ہی نبیونمین امجد ہی

نجات اپنی سمجھکر اپنے جسم زار مین اکسیر ‌ ‌ ‌ ملونگا خاک اوس جا کی کہ جس جا تیرا مرقد ہی

بشر کو کیا فرشتون کو گذر دشوار اوس جا ہی ‌ ‌ ‌ بچھی ای سرور عالم جہان پر تیری مسند ہی

نگاہ رحم تیری دوستون کے حق مین ہی کافی ‌ ‌ ‌ عدو کیواسطے ترچھی نظر تیغ مہند ہی

محبت کا ترے پیکان لگا ہی جسکے یان دل مین ‌ ‌ ‌ وہان بعد فنا اوسکے لیے تو عیش سرمد ہی

ڈراتا ہی عذاب آخرت سے مجھکو کیون واعظ ‌ ‌ ‌ مجھے کیا خوف ہی دلمین مرے حب محمد ہی

جو منکر ہی رسالت کا تری ای شاہ دو عالم ‌ ‌ ‌ خدا کے سامنے وہ روسیہ بے شبہ مرتد ہی

چھوڑا بہر خدا اس فضل کو تو قید عصیان سے ‌ ‌ ‌ ترے فضل و کرم کی رحمت عالم نہین حد ہی

## در مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

یہ دعا یارب ہی تجھسے مصطفی کیواسطے ‌ ‌ ‌ بخشدینا مجکو سارے انبیا کیواسطے

رکھ تو انگر مجکو دنیا مین نکر محتاج تو
یا الٰہی اہل بیت مجتبیٰ کیواسطے

دین و دنیا مین تو رکھنا آبرو یارب مری
یارِ غارِ مصطفےٰ بحر سخا کیواسطے

ہو دعا مقبول میری رد نکرنا ای خدا
حضرت اول خلیفہ بیریا کیواسطے

عیب پوشی کر مری کونین مین ستار تو
اپنے عثمانِ غنی با حیا کیواسطے

بخشدے میرے عزیزا و اقربا مان باپ کو
حیدر کرار صفدر مرتضیٰ کیواسطے

دے خدا جنت مین جا خاتون جنت کے سبب
زینب و کلثوم و مریم آسیا کیواسطے

عائشہ حفصہ خدیجہ سبکی عصمت سے خدا
اور یارب بخش مجکو ہاجرا کیواسطے

نار دوزخ سے بچانا واسطہ حسنین کا
اور زین العابدین آل عبا کیواسطے

رحم کرنا ہر جگہ مشکل پہ میری یا کریم
حمزہ و عباس عمِّ پیشوا کیواسطے

رحم کر مجھپر برای حرمت آل رسول
آدم و حوا و دیگر اصفیا کیواسطے

خوش رہین یارب مرے سب آل و اولاد و عزیز
جملہ اصحاب جناب مصطفےٰ کیواسطے

فضل پر کر فضل یارب ہو دعا اوسکی قبول
امت احمد کے ہر ایک اولیا کیواسطے

## در شان حضرت غوث اعظم علیہ الرحمہ

لگے کیونکر نہ ہمکو نام پیارا غوث اعظم کا ۔ کہ جب عاشق ہی خود خالق ہمارا غوث اعظم کا

ہو ملبوس کرامت اور ہو خرقہ خرق عادت کا ۔ جو کوئی پہنے اک ساعت اوتارا غوث اعظم کا

ذرا دیکھو تو ہر ذرے مین ہی اک قادری جلوہ ۔ چمکتا ہی دو عالم مین ستارا غوث اعظم کا

اونھین کے صدقے سے کھلجائین مرے دل کی اگر آنکھین ۔ کرون پھر خوب ہر جانب نظارا غوث اعظم کا

بچشم دل جو دیکھو دونون عالم کے صنائع کو ۔ بلاشک کارخانہ ہی یہ سارا غوث اعظم کا

جہان سے اک قلم کافور ہو ظلمت ضلالت کی ۔ جو ہو نور ہدایت جلوہ آرا غوث اعظم کا

خدا سے بالیقین بخشائینگے وہ جد کی امت کو ۔ بڑا عقبے مین ہی ہمکو سہارا غوث اعظم کا

برآئین حاجتین ہی افضل اوسکی دین و دنیا مین ۔ کہ جسنے نام جب لیکے پکارا غوث اعظم کا

## در شان معین الدین چشتی پادشاہ ہند

ولا جسنے پیا پیالا معین الدین چشتی کا ۔ ہوا ہے مے کے متوالا معین الدین چشتی کا

مجھے اہل شریعت چاہین سمجھین مشرک اور کافر ۔ جپا کرتا ہون مین مالا معین الدین چشتی کا

بچشم غور باغ ہند مین ہمنے جدھر دیکھا ۔ کھلا ہی ہر طرف لالا معین الدین چشتی کا

جھکائین سر سہی سرو و صنوبر ازپی عظمت
جو دیکھین وہ قد بالا معین الدین چشتی کا

نہ ڈالونگا مین حلقہ اب تو اورونکی غلامیکا
پڑا اگر دنمین ہی بالا معین الدین چشتی کا

نظر مین کب سمائے اوسکی لعل و گوہر دنیا
جو دیکھے لولو لالا معین الدین چشتی کا

ملے کسطرح فضل اس ہستی پستی کی پستی مین
نشان عالم بالا معین الدین چشتی کا

## درشان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

عجب ہی روے پرانوار قطب الدین کاکی کا
سراپا ہی جمال یار قطب الدین کاکی کا

فقیری کے تھے میدان جتنے طی اکدم مین کرڈالے
عجب ہی بادپا رہوار قطب الدین کاکی کا

جسے لینا ہو سودا معرفت کا مول لے آکر
لگا ہی دہلی مین بازار قطب الدین کاکی کا

کلام اللہ کو طفلی مین جب استاد نے پوچھا
بڑا اچھا ہوا اظہار قطب الدین کاکی کا

نہین ثانی ہی جسکا بحر عرفان حقیقت مین
وہ ہی یکتا دُر شہوار قطب الدین کاکی کا

ہمیشہ رحمت و غفران غفار اُن پہ ہو نازل
عجب ہی طالع بیدار قطب الدین کاکی کا

الٰہی فضل کی آنکھونمین ایسی روشنی بھردے
کہ دیکھے عمر بھر دیدار قطب الدین کاکی کا

## در شان حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر

پکڑ کر تو دلا دامن فریدالدین بابا کا
وہین جم ہو جہان آسن فریدالدین بابا کا

نکلجائے جو کوئی اوس سے دوزخ سے نکلجائے
وہی دنیا مین ہی روزن فریدالدین بابا کا

جو دیکھین ساکنان خلد ششدر ہوکے رہجائین
وہ ہی رونق فزا گلشن فریدالدین بابا کا

نظامی صابری دونون گروہ چشتیان جو ہین
یہی ہر جا پہ ہی خرمن فریدالدین بابا کا

نہ دیکھے پھر تجلی کبک ہرگز ماہ کامل کی
جو دیکھے وہ رخ روشن فریدالدین بابا کا

جو دیکھا غور سے ہمنے تو میدان قناعت مین
چلا کس شان سے توسن فریدالدین بابا کا

خدا کے فضل سے اے فضلِ ابلیس دنیا مین
نہ ہرگز ہو سکا رہزن فریدالدین بابا کا

## در شان مخدوم علاءالدین صابر

عجب کوچہ ہی مستانہ علاءالدین صابر کا
ہر اک ہی جسمین دیوانہ علاءالدین صابر کا

نظر کرتا نہین ہون اب مین ہرگز شمع دیون پر
ہوا ہون جب سے پروانہ علاءالدین صابر کا

شراب معرفت کی چاشنی کو پوچھیے اوس سے
پیا ہی جسنے پیمانہ علاءالدین صابر کا

پیا اک جام جسنے پھر نہین وہ ہوشمین آیا
اسے جنبے کا ہی میخانہ علاءالدین صابر کا

اوڈھونڈو مُی وحدت کو پیکر مست ہو جاؤ
لگا دربار زمانہ علاء الدین صابر کا

جسے لینا ہو علم باطنی بس وہ چلا آوے
نہیں ہی کوئی بیگانہ علاء الدین صابر کا

مین صدقے بیخودی تجھپر کہ تونے مجھکو دکھلایا
جمال رُخ سے جانانہ علاء الدین صابر کا

ملے جس شخص کو ٹوپی فقیری کی فقیروں سے
وہ سمجھے تاج شاہانہ علاء الدین صابر کا

کہوں افضل کیا تجھسے سنا ہی مین مرشد نے
بہت بڑھکر ہی افسانہ علاء الدین صابر کا

## درشان سلطان نظام الدین محبوب الٰہی

محبوب خدا تم ہو بیشک حضرت سلطان نظام الدین
دکھلا دو مجھے تم اپنی جھلک حضرت سلطان نظام الدین

تم ڈالو اپنی ایک نظر محبوب خدا کے اب سب پر
مشتاق ہین ہم بے شبہہ و شک حضرت سلطان نظام الدین

یہ تمسے ہی عرض اے شاہ شہان اب صاف کرو زنگ عصیان
چمکا دو دل جیسے ابرک حضرت سلطان نظام الدین

ہم تو ہین بشر سب آدم زاد اور تم تو ہو محبوب خدا

مجرا کرتے ہین تمکو ملک حضرت سلطان نظام الدین

ہو تم تو مظہرِ شان خدا اور جلوہ تمھارا ہی ہر جا

ماہی سے لیکر ماہ تلک حضرت سلطان نظام الدین

تم میخانے سے اپنے ذرا اک جام پلا دو بہر خدا

ہو صفحۂ دلمین جس سے چمک حضرت سلطان نظام الدین

اس فضل کی یہ ہی تم سے دعا بخشانا اسکو روز جزا

پونہچا ہی آکے اب تم تک حضرت سلطان نظام الدین

## درشان شاہ عبد الحق ردولوی

اے عبد حق الحق ترا ایوان بڑا ہی
ہر شاہِ جہان سے ترا دربان بڑا ہی

کر ڈالا ہی اک پل کی سے طی آپنے جسکو
دیکھا تو حقیقت مین وہ میدان بڑا ہی

تم کرتے ہو گلگشت شب و روز جہانکی
سنتے ہین جہانسے وہ گلستان بڑا ہی

سمجھا ہی ترے رتبے کی جو شخص حقیقت
ہملوگو نہین واللہ وہ انسان بڑا ہی

دیکھا جو ذرا فضل نے دربار مین اونکے
شاہون سے بھی کچھ آپکا سامان بڑا ہی

## در شان مخدوم حضرت شاہ مینا لکھنوی

پکڑ لے آستان ای یار حضرت شاہ مینا کا
بڑا ہی فیض کا دربار حضرت شاہ مینا کا

نہ دیکھا ہو وہ آکر گلزمین ہند مین دیکھے
میان لکھنؤ گلزار حضرت شاہ مینا کا

جو کوئی طالب سودائے عرفان ہی وہ آکر
لگا ہی دیکھلو بازار حضرت شاہ مینا کا

نہ سمجھو رشتۂ زنار اسکو تم مسلمانو
گلے مین ہی مرے یہ ہار حضرت شاہ مینا کا

لگالے سرمۂ وس خاک در اقدس سے آنکھوں مین
جو چاہے دیکھنا دیدار حضرت شاہ مینا کا

نہ پکڑیگا خطا اوسکی خدا محشر مین جو ہوگا
غلام خاص بے تکرار حضرت شاہ مینا کا

دعا اللہ سے ہی فضل کی ہر دم یہی یارو
رہے ہر دم درم اسرار حضرت شاہ مینا کا

ہے سرسبز جہان مین تری مینا نگری
رنگ باطن مین مری بورے چونر سگری

صاحب تاج ولایت ہو جہان کے مخدوم
نور ایمان کی مرے باندھیے سر پر پگری

اولیا غوث قطب فخر سمجھکر اپنا
بخوشی سر پہ اوٹھاتے ہین تمھاری گگری

خوابمین آئیے بیعت کی تمنا ہی مجھے
مطلب دلکے لیے تم کہو کا سے جھگری

آ رزو فضل کی بر آئے کرم فرماؤ | کوچۂ یار کی بتلایئے سیدھی ڈگری

## در شان شاہ عبد الرزاق بانسوی

دل شیدا ہی مستانہ شہ رزاق مرشد کا | پیا ہی جب سے پیمانہ شہ رزاق مرشد کا
نہین غم اہش ہی مجکو ہمہ موکچھ جور و غلامی کی | ازل سے ہو نہین دیوانہ شہ رزاق مرشد کا
مئے وحدت ہی جسمین لٹ رہی ہی مدد و سنا ہو گا | وہی تو ہی یہ میخانہ شہ رزاق مرشد کا
ادب سے دست بستہ صا جو چپکے کھڑے رہنا | یہ ہی دربار شاہانہ شہ رزاق مرشد کا
نہ کیونکر فضل سے نقد دل و جان اونکی الفت مین | عجب ہی طرز جانانہ شہ رزاق مرشد کا

## در شان مولانا شاہ عبد الرحمن لکھنوی

ہی دم بھرتا دل بیمار شاہ عبد رحمن کا | دکھادے تو خدا دیدار شاہ عبد رحمن کا
مسلمانو سنو ہر ایک خادم باغ جنت مین | چلا جائیگا بے تکرار شاہ عبد رحمن کا
مسلمان گر کوئی سمجھے مجھے یا کافر بدین | گلے مین اب تو ہی زنار شاہ عبد رحمن کا
ابھی توڑے برہمن رشتۂ زنار کو واللہ | کہین جو دیکھلے دیدار شاہ عبد رحمن کا
مریدون سے جسے دیکھا جہا نمین ہم نے | مئے وحدت سے ہی سرشار شاہ عبد رحمن کا

خزان کے داغ سب جاتے رہین دلسے ترے بلبل
جو آکر دیکھلے گلزار شاہ عبد رحمن کا

تجلی بھول جائے ماہ تابان فضل بس اپنی
جو دیکھے روے پر انوار شاہ عبد رحمن کا

## در شان مولانا شاہ عبد الرحمن

جو دیکھو غور سے یارو عجب انسان ہی رحمن
سراپا بحر لطف و رحمت رحمن ہی رحمن

مین جاؤن کسطرف اب چھوڑکر اس در کی چوکھٹکو
مین سچ کہتا ہون میرا دین اور ایمان ہی رحمن

مرے دلمین وظیفہ ذکر رحمانی کا ہی ہر دم
زبان پہ میری جاری ہر گھڑی ہر آن ہی رحمن

اوسے دنیا مین تم ای اہل دنیا چاہو جو سمجھو
حقیقت مین تمھارے عاشقونکی جان ہی رحمن

بہار بوستان ذوق و شوق جذبۂ باطن
گلستان معارف کا گل و ریحان ہی رحمن

خدا کے فضل سے ای فضل میدان حقیقت مین
جو آنکھین کھولکر دیکھا خدا کی شان ہی رحمن

## در شان مولوی عبد القادر خالصپوری

کہون کیا تجھسے رتبہ یار شاہ عبد قادر کا
فلک تک ہی لگا دربار شاہ عبد قادر کا

جو دیکھے جلوۂ دیدار شاہ عبد قادر کا
برہمن ڈال دے زنار شاہ عبد قادر کا

بصد اخلاص ہے ہر اک شیخ و شاب و طفل خالصپور
ہی خادم دلسے بے تکرار شاہ عبد قادر کا

کسی صورت سے یارو تم بھی آ کر سمین داخل ہو
عجب رحمت کا ہی دربار شاہ عبد قادر کا

یہ خالصپو چھوٹے کسطرح تبلاؤ تو مجھے
دل وحشی تو ہی بیمار شاہ عبد قادر کا

امیرونکی خوشامد اور اطاعت سے الگ ہوکر
رہو نمین غاشیہ بردار شاہ عبد قادر کا

دعا یارب ہی تجھسے فضل کی صدقہ محمد کا
رہے آباد یہ گلزار شاہ عبد قادر کا

## ردیف الالف شروع دیوان از مطلع حمد

لکھ سر دیوان تو ای فضل اسم اوس غفار کا
بخشنے والا ہی جو ہر نیک اور بدکار کا

حکم انی آج کر لو ہم غریبون پر بتو
کل نہین ہی کچھ یہان یہ ملک ہی جبار کا

ہر کسیکا بے سبب ظالم نہ ہرگز دل دکھا
سوچ اپنے دلمین اور کچھ خوف کر قہار کا

بہر عقبی کچھ نہین ہی پاس اپنے زاد راہ
ہی فقط مجھکو سہارا احمد مختار کا

پل پہ جب ہوگا قیامت مین دلا تیرا گذر
چھوڑنا ہرگز نہ دامن سید ابرار کا

آفت کونین سے یارب بچانا تو مجھے
واسطہ حسن و حسین و حیدر کرار کا

ہو نہین سکتا علاج اسکا کسی سے ای خدا
ہی طبیب اب تو ہی میرے اس دل بیمار کا

یا الٰہی فضل کو اپنے کرم اور فضل سے
کر عطا کوئی مکان رضوان کے تو گلزار کا

بلبل سے جا کے کہدو گلو نسے نہ من لگا
فصل بہار آئی کہ دیوانہ پن لگا

نازک بدن پہ بار نہ کیونکر ہو رنگ کا
منہدی نہ اپنے ہاتھ مین ای گلبدن لگا

سرخی لبونکی کم نہین عاشق کیواسطے
مسی نہ اب خدا کے لیے سیمتن لگا

مدت سے دانت دلکا ہی اوسپر کہ توڑ لون
نخل قد صنم مین جو سیب ذقن لگا

دھبّا ہی حسنِ سادگیِ روے صاف پر
ٹیکا جبین پہ اپنے نہ ای برہمن لگا

گستاخی ہو معاف ہی یہ دلکی آرزو
سینے سے اپنے مجھکو ذرا جانِ من لگا

پتھرا کے آنکھین رہگئین مجھ ناتوان کی
سرمہ لگانے جبکہ وہ رشکِ چمن لگا

لالہ نے داغ کھائے ہین حسرت کے جسم پر
گلشن مین جب سے جانے مرا گلبدن لگا

اوسدم شب وصال کا مین کیا کہون مزا
جسدم مرا صنم کے دہن سے دہن لگا

صحرا تلک جو شہرہ تیری چشم کا گیا
واللہ دید کے لیے آنے ہرن لگا

یہ بھینی بھینی آتی ہی خوشبو جو اوسکے پاس
شاید کہ تیرا عطر گلِ یاسمن لگا

بتلادے صاف صاف کہ جاری ہین کیون اشک
یہ کسکا غم تجھے شمعِ انجمن لگا

سرخی تمھارے لب کی صنم جسنے دیکھلی
اچھا نہ اوسکو پھر کبھی لعل یمن لگا

ہر سو ہوا جو لیگئی خوشبوے زلف یار
پھر کوڑیونکو بکنے یہ مشک ختن لگا

گیسو کو رخ پہ کھو کے دکھلا تو وہمین
دیکھا نہین ہی چاند کو ہمنے گہن لگا

چھوٹا غم فراق سے جب وسکے فضل مین
تن سے مرے تب آنکے دو گز کفن لگا

جو سونگھے گلبدن گلشن مین اوترا پیرہن تیرا
تو دل سی بھرے دم بے تامل یاسمن تیرا

نہوگا ساتھ اپنے سیر مین جبتک وہ رشک گل
نہ دیکھین گے کبھی ہرگز ہم ای گلچین چمن تیرا

قسم اللہ کی ای خوبرو بیشک خدا نے خود
بنایا آپ اپنے دست قدرت سے دہن تیرا

لگا ہی دانت مدت سے مرا نخل قد جانان
او چاک کر توڑ لونگا کوئی دن سیب ذقن تیرا

لگا لیتے ہین اوسدم دلسے برگ یاسمن ای گل
کبھی جو یاد آتا ہی ہمین نازکبدن تیرا

خدا نے کی عطا خوشبو جو اوس دلبر کے بالونکو
کہان نافہ ہی اس خوشبو کا آہوی ختن تیرا

یہی ہی آرزو بس فضل کی تجھسے بوقت مرگ
زبان سے نام نکلے اوس گھڑی ای ذوالمنن تیرا

حسن تیرا اگر ترقی پر چمکتا جائیگا
جو کوئی دیکھے گا اپنا سر ٹپکتا جائیگا

صاف ہو جائیگا جلکر آئینہ دلکا مرے
شعلہ تیرے عشق کا جون جون بھڑکتا جائیگا

شکو گلگشت چمن مین منیجنی پوشاک سے
جگنو کے مثل آپکا جگنو چمکتا جائیگا

نیم جان جائیگا گر تو چھوڑ کر قاتل مجھے
ساتھ تیرے یہ تن بسمل پھڑکتا جائیگا

مر کے ہو جاؤنگا جب تجھسے جدا اے گلبدن
خار تیرے ہجر کا دلپر کھٹکتا جائیگا

لیچلوگے اوسکے کوچے سے مجھے گر بعد مرگ
ہر قدم پر دوستو لاشہ اٹکتا جائیگا

تو تو کیا ہی **فضل** گرچہ ہو کوئی پرہیزگار
محفل رندان مین آئیگا بھٹکتا جائیگا

دیکھین رہتا ہی سفینہ کیسے حسن یار کا
جوش پر دریا ہی یارو اپنے چشم زار کا

دیکھنا اے دل نہ سیدھا پن تو زلف یار کا
خوب سا ہشیار رہنا سامنا ہی مار کا

تیر مژگانکی نہین سہین ذرا کچھ بھی خطا
یار و مین مارا ہوا ہون نازکی تلوار کا

عشق نے اوس بت کے دلمین کر لیا آکے گھر
دانہ تسبیح مین ڈورا پڑا زنار کا

جو طبیب اسکا ہی وہ بالکل نہین لیتا خبر
اب خدا حافظ ہی اپنے اس دل بیمار کا

نازکی اوس گلبدنکی دوستو مین کیا کہون
بار اوٹھ سکتا نہین گردن سے اوسکے ہار کا

فضل گھرکی سے رقیبونکی تو مین ڈرتا نہین
دیکھنے والا ہون مین تو حیدر کرار کا

پیاسا نہین ہون میرے لیے تو نہ آب لا
ہین بسکہ تشنہ لب ہون ای ساقی شراب لا

ساقی سپیے گا وہ مرا نازک دہن شراب
ایسے صنم کیواسطے جام حباب لا

خالی شراب مین نہین پیتا ہون ساقیا
گر مجھکو دے شراب تو بھنے کباب لا

گرمی مے سے دل نہین قابو مین اب مرا
ساقی خدا کیواسطے جلدی گلاب لا

مین نے کہا جو اوس سے کہ دل میرا بھیجیے
کہنے لگا وہ ہنسکے کہ خانہ خراب لا

جب جاؤن قاصدا مین تجھے تو ہی کچھ رسا
خط دیکے میرا اوسکو پھر اوسکا جواب لا

یہ آرزو ہی فضل کی اب تجھسے ساقیا
سمجھو نہین دن کو رات ہی وہ آفتاب لا

ناگہان شب کو نقاب اوسکا جو اونچا ہو گیا
کیا کہون جتنے تھے سبکو دہوکا ہو گیا

اپنے دلسے جب دوئی کا پردہ بس وا ہو گیا
پھر تو ان آنکھون کے آگے ایک جلوا ہو گیا

کب ہوا انسان فانی ذات باقی سے جدا
مل گیا قطرہ جو دریا مین وہ دریا ہو گیا

قول سے منصور کے پردہ یہ سب کھل گیا
جب خودی جاتی رہی بندہ سے مولا ہو گیا

ملگیا دریا مین جسدم ٹوٹ کر کوئی حباب
ہم یہ کہتے ہین وہ کیا تھا اور اب کیا ہو گیا

بھولا جو اپنی خودی کو عشق مین تیرے صنم
بیشک و شبہہ وہ پھر عالم مین یکتا ہو گیا

دم بھرا جس شخص نے تیری محبت کا ذرا
سارے عالم مین صنم وہ کیسا رسوا ہو گیا

عشق مین تیرے جنون نے اسقدر پکڑا ہے زور
خلق کے آگے صنم میرا تماشا ہو گیا

دام مین اوس کے نہ پھنستا فضل پر اب کیا کرون
دیکھکر اوس صورت زیبا کو شیدا ہو گیا

عشق کا تیرے نہین دلپر اثر پیدا ہوا
خانہ ویران مین اب آباد گھر پیدا ہوا

دیکھکر تجکو جہانین کہتے ہین اہل جہان
بعد یوسف کے یہ اب رشک قمر پیدا ہوا

دھیانمین اوس حسن رنگ صندلی کے دوستو
کیا کہون تم سے کہ اولٹا درد سر پیدا ہوا

اوس صنم کے گوشوارے کے لیے اے چشم تر
تیرے رونے سے بھلا کوئی گہر پیدا ہوا

خیمۂ افلاک سارا جل کے ہو جائیگا خاک
آہ سوزان سے اگر اپنے شرر پیدا ہوا

کشت زار دلمین ہمنے بویا تھا الفت کا بیج
خوبی قسمت سے بس غم کا شجر پیدا ہوا

فضل جسکو ہو گیا عشق حسینان جہان
دلمین اوسکے درد و غم شام و سحر پیدا ہوا

آہ اس دست جنون نے نہ گریبان چھوڑا
جیب چھوڑا نہ ذرا گوشۂ دامان چھوڑا

ناصحا کوچۂ جانان کو مین چھوڑون کیونکر
زندگی بھر کہین بلبل نے گلستان چھوڑا

پوہنچا جب قاف تلک اوس پر شکت پیکا شہرہ
شوق دیدار مین پریون نے پرستان چھوڑا

کچھ نہ معلوم ہوا یار و جنون مین ہمکو
روندکر پاؤن سے گل خار بیابان چھوڑا

مرغ دل اپنا کیا سامنے مین نے فوراً
تونے جب ابروِ خمدار سے پیکان چھوڑا

قبر مین رکھکے سبھون نے مجھے چھوڑا لیکن
ایک تونے نہ یہان بھی غم ہجران چھوڑا

دیکھ پچھتائیگا آخر کو سے کہے دیتا ہون
فضل تونے جو کہین کوچۂ جانان چھوڑا

رہے سرسبز یہ جلسہ ترے میخانے کا
شوق مدت سے ہے ساقی مجھے پیمانے کا

پنجۂ موت مرے سامنے آجائیگا
قصد تونے جو کیا پہلو سے اوٹھ جانے کا

جی مین آتا ہے کرون تیری خدا سے فریاد
صبر کب تک کرون مین ہجر کے غم کھانے کا

بادۂ عشق پلایا جسے تو نے ساقی
حال کچھ پوچھ نہ پھر ایسے تو مستانے کا

اوسکو گھیرے ہوئے ہی آج ہجوم طفلان
شور برپا ہی صنم تیرے یہ دیوانے کا

ای شمع سر کو ترے کیون نہ اوڑائے گلگیر
خون ناحق ہی گلے پر ترے پروانے کا

عشقبازی وہ کرے فضل مزا ہو جسکو
خون دل پینے کا اور لخت جگر کھانے کا

نہ چل ٹیڑھا یہان تو ٹولے چل ای جوان سیدھا
بتاتا راستہ تجھکو ہی جب ناطق قرآن سیدھا

جو مانگا زلف کا بوسہ تو وہ جھنجلا کے ینٹ بولے
نہین تو مار کھائیگا چلا جا اب مکان سیدھا

جہا نمین ہوتے ہین معشوق اکثر ترش رو لیکن
ملا ہی ہمکو قسمت سے عجب شیرین دہان سیدھا

سخن ٹیڑھا کیا جسنے دلا وہ بھی ہوا ٹیڑھا
زبان سیدھی کہ اپنی ہی تو ہی سارا جہان سیدھا

خوشی سے عشقبازی مین ہمیشہ وہ نکلتی ہی
ہی جسکے ساتھ ہوتا فضل دور آسمان سیدھا

طائر دل پہ بڑا ہوگا یہ احسان تیرا
گر گرے صید اوسے ناوک مژگان تیرا

کیون تعلق کرتا ہی حسد لے ابھی ہم جاتے ہین
تجکو گلچین یہ مبارک ہو گلستان تیرا

تو وہ بے مثل ہی معشوق کہ واللہ تاحشر
مجھسے چھوٹیگا نہین گوشۂ دامان تیرا

وحشت عشق کو ہمراہ لیے او مجنون
دیکھنے آتے ہین اب ہم بھی بیابان تیرا

چھوٹ جائیگا پس از مرگ بدن سے اک دن
لیک کیجیو نہ مجھے جان سے جانان تیرا

دل کا ارمان نکل جاتا مرے او قاتل
اس طرف بھی کبھی آجاتا جو پیکان تیرا

فضل مجھسے یہ مرادست جنون کہتا ہی
ایک چھوڑونگا نہ مین تار گریبان تیرا

کیا حسن خداداد ہی دلدار تمھارا
گر ماہ بھی دیکھے ہو گرفتار تمھارا

سب خار نظر آتا ہی اس بلبل دل کو
جب سے نہین دیکھا گل رخسار تمھارا

کسطرح سے راتونکو او بجھتا ہی دم اپنا
یاد آتا ہی جب گیسو خمدار تمھارا

للہ مسیحا اسے جا اب تو جلاؤ
جاتا ہی سو قبر یہ بیمار تمھارا

جنکا مین خطاوار ہون انکو تو خبر دو
جاتا ہی یہ مقتل مین گنہگار تمھارا

کیا بس گیا ہی فضل کا خوشبو سے دل و جان
سونگھا ہی گلے لگ کے جو وہ ہار تمھارا

دھیان آجاتا ہی دلکو جبکہ چشم یار کا
جا کے کرتا ہون نظارہ نرگس بیمار کا

دن کو دھوکا ہو گیا اکثر کو وہ پھیلی ضیا
کھل گیا شب کو نقاب اونکے گل رخسار کا

سیر گلشن کیا کرون جا کر کے مین بعد بہار
جب نہو وے ساتھ وہ گل لطف کیا گلزار کا

کھینچکر اب میان سے قاتل تو بس آجا ادھر
دیکھنا منظور ہی جوہر تری تلوار کا

اوس صنم کے تیر مژگان پر بہت مائل نہو
آجتک عاشق ہوا ہی کوئی ای دل خار کا

واہ کیا سرخی ملی شوخی کی تیرے رخ کو ہی
کھاتے ہین دھوکا بہت ای گلبدن گلنار کا

عاشق صادق جو ہین ای فضل بس اونکے لیے
تخت شاہی سے ہی بڑھکر آستان دلدار کا

جب سے بلبل نے یہان عارض جانان دیکھا
پھر تو اوسنے نہ کبھی سوے گلستان دیکھا

تیرے مژگان کا ہوا سودا وہ دلکو جس سے
آکے تلوون سے مرے خار بیابان دیکھا

گر گیا اوسکی نظر سے وہین ہیرا موتی
جسنے ہنسنے مین ترا یہ دُر دندان دیکھا

نہ ملا لعل کہین تیرے لبون کے مانند
ہمنے جا خوب سا کہسار بدخشان دیکھا

یاد پھر آیا کسی کا رخ روشن ہمکو
ہمنے جب چودھوین شب کو مہ تابان دیکھا

غیر تو دیکھنے بیمار کو تیرے آئے
تو نے آکر نہ کبھی سرو خرامان دیکھا

جسنے دیکھا ترے معشوق کو یہ فضل کہا
ایسا تو ہمنے جہان مین نہین انسان دیکھا

خیال آتا ہی جب بلبل کو گلچین گل کے دامن کا
قفس مین لیتی ہی رو رو کے وہ دم نام گلشن کا

سیہ کاکل کے نیچے جب ترا عارض چمکتا ہی
ہمین دھوکا ہوا کرتا ہی اکثر سانپ کے من کا

کبھی جلسہ جو میخواریکا تیرے یاد آتا ہی
گراتی آنکھین ہین پلکون سے پانی جیسے ساون کا

لب رنگین پہ اوسنے یہ نہین مسی لگائی ہی
ہوا ہی تختۂ لالہ پہ قبضہ آکے سوسن کا

نہایت ہی دل اپنا مائل اوسکے مار کاکل پر
الٰہی خیر کرنا سامنا ہوتا ہی دشمن کا

نہین ہم جانتے ای ماہ کہتے بدر ہین کسکو
نظارہ کرتے ہین ہم تو تمھارے روے روشن کا

ہوئی وہ وصل مین گشتی ہمارا اونکے گل شکوہ
گیا ہر ایک دانہ ٹوٹ پھر تو اونکے جوشن کا

ترے سیمین سپر کا پھول ہی مہر درخشندہ
مہ نو نعل ہی تیرے سم شبرنگ توسن کا

یہ بجلی آتش ہجر انکی سینے مین چمکتی ہی
خدا حافظ ہی اب تو فضل اپنے دل کے خرمن کا

وہ پوچھین کسطرح احوال تیرے حال ابتر کا
بتون کو تو دیا ہی دل خدا نے سخت پتھر کا

سمندر بھول جائے موج اپنی آکے حیرت مین
کہین جو دیکھ لے دریا ہمارے دیدۂ تر کا

عبث ہی پوچھتے نام و نشان میرے وطن کا تم
کہین بھی یاد رہتا وحشیونکو ہی نشان گھر کا

مرے سینے مین ہی وہ آتش سوزندۂ ہجران
کہ جس سے جان و دل سب خاک ہو جائے سمندر کا

کرین کیے توبہ میخواری ایسے واعظ آکے پیری مین
بھلائے ہی شباب اپنا ابھی تو خوف محشر کا

پہونچ سکتا ہی نامہ تو مرا ای یار و قاتل تک
مگر اک خوف آتا ہی مرے دلمین کبوتر کا

نہ بھولو فضل کو شاہ عرب ہر جا پہ مشکل مین
قسم کھا کر وہ کہتا ہی گدا ہون آپکے در کا

نہ تو پہلو مین جس شب کو مرے رشک قمر ہوگا
تڑپتے ہی تڑپتے پھر مجھے روے سحر ہوگا

بتون کے ہاتھون سے جو لوگ رنج و غم اوٹھاتے ہین
بلاشک ہی یہ معلوم اونکے پتھر کا جگر ہوگا

تو جسدن عاشقون کو اپنے قاتل آزمائیگا
تری تلوار کے آگے جھکا اپنا یہ سر ہوگا

بہار آئیگی جب گلشن مین سیر باغبان گل کی
گریبان چاک کر اپنا سوِ صحرا سفر ہوگا

نہ بچیگا کیسے محفل مین تری پھر کوئی بجلی سے
ہماری آہِ سوزان کا ستمگر گر اثر ہوگا

ملی ہی جو چمک دندان کو تیرے آج دنیا مین ۔ نہ ایسی آبداریکا کہین ہرگز گہر ہوگا

کمر باریک جیسی فضل اوس نازکبدن کی ہی
جہانمین ایسا بھی کوئی کہین نازک کمر ہوگا

نہین تجسے ہوا ای دل وہ تیرا سیم تن ٹیڑھا ۔ سمجھلے ہوگیا تجسے یہ اب چرخ کہن ٹیڑھا
دل اپنا اب لگا وینگے ہم اوس معشوق دلجو سے ۔ نہوتا ہو جو عاشق سے کبھی ای گلبدن ٹیڑھا
نجھکے آگے تمہارے یار وہ شمشاد قد کیونکر ۔ کہین دیکھا ہی دنیا مین کوئی سرو چمن ٹیڑھا
ہی اتنی عرض میری آپسے اس منہ چڑھانے سے ۔ مجھے ڈر ہی نہ ہوجائے کہین سیدھا دہن ٹیڑھا
جلانا اوس گھڑی لازم ہی پروانیکا تو سن لے ۔ چلے جب راہ سے تیری وہ شمع انجمن ٹیڑھا
ہمیشہ کہتے رہتے ہین ہم اوس کج خلق کجخو سے ۔ نکرنا تم کبھی اپنا یہ سیدھا سادہ پن ٹیڑھا

بہت بہتر ہی سیدھی چال کہدے فضل ہر اک سے
نہوگا دوست پھر کوئی اگر ہوگا چلن ٹیڑھا

چرچا آنکھون کا تری یار جو ہر سو ہوتا ۔ سنکے حیرت زدہ صحرا مین بھی آہو ہوتا
یاد دندان مین تری یار اگر مین روتا ۔ موتی کانون کا ترے میرا ہر آنسو ہوتا

دکھیتین تم نہ گلو نکو کبھی پھر تو ہرگز
بلبلو باغ مین گر آیا وہ گلرو ہوتا

بالیقین مصر کے بازار کے دن مفت کوئی
حسن یوسف کو نہ لیتا جو صنم تو ہوتا

ہوش جاتے ترے بیشک یہ نصیحت کیسی
سامنے تیرے جو ناصح وہ پریرو ہوتا

دیکھ لیتا جو کبھی ترک تجھے بے پردہ
داخل اسلام مین فوراً ابھی ہندو ہوتا

فضل گر ہوتا مجھے روے صنم کا سودا
طوق گردن کا مری حلقۂ گیسو ہوتا

---

پہلو سے میرے جبکہ وہ گلرو چلا گیا
اک لحظہ پھر تھما نہ یہ آنسو چلا گیا

یاد آگئی کسیکے وہ جگنو کی پھر چمک
شب کو ادھر سے کوئی جو جگنو چلا گیا

دربار جمع ہی فقط اک تیری ذات سے
محفل اوجاڑ پھر ہی اگر تو چلا گیا

زنجیر دست و پا کو توڑا کر سوے عدم
سنتے ہین تیرا قیدی گیسو چلا گیا

نہلاتے مین سنا ہی کہ کل گوش یار کا
موتی نکل کے صاف تہ جو چلا گیا

ایما ہی اوسکا قتل کرون تیغ سے تجھے
دکھلا کے اسلیے خم ابرو چلا گیا

سنتے ہو فضل تمنے اکیلے نہین سنا
چرچا ہمارے عشق کا ہر سو چلا گیا

مسکن جو اپنا کوچۂ دلدار مین ہوتا
پھر کیون یہ دل فراق کے آزار مین ہوتا

صیاد تیرا ہوتا گذر گر بہار مین
بلبل کا نام باقی نہ گلزار مین ہوتا

پاس اپنے کھینچ لاتا کبھی کا اوسے ضرور
کچھ بھی اثر گر اپنے دل زار مین ہوتا

ہو جاتا دھوکا زاغ کا گل کے چمن مین صاف
گر خال ایک بھی ترے رخسار مین ہوتا

اوبت پہنتے پہلے ہی ہم ذوق و شوق سے
کچھ فائدہ اگر ترے زنار مین ہوتا

جنت کا دھیان دل سے نکل جاتا زاہدا
تیرا گذر جو کوچۂ دلدار مین ہوتا

گشتی تلک مین اوس سے نہ کرتا کبھی دریغ
مطلب جو **فضل** ہان مرا تکرار مین ہوتا

سنم مجھے روے انور دکھاتا چلا جا
تو اپنا ہی شیدا بناتا چلا جا

نہ جا نیم بسمل مجھے چھوڑ قاتل
اک اور ہاتھ بھر کر لگاتا چلا جا

براہ عنایت کبھی تو تو آکر
مری قبر پر ہاتھ اوٹھاتا چلا جا

ہمین بھی ادھر آکے اپنی تو ساقی
شراب محبت پلاتا چلا جا

تجھے سامنے بھر مین دیکھون برابر
مرے دل سے پردہ اوٹھاتا چلا جا

سن جسے ناز سے تیرے مار مسیحا — تو اب اوس کو آکر جلاتا چلا جا

ضرور آئیگا رحم فضل اون کو تجھپر
تو خاک اون کے پیچھے اوڑاتا چلا جا

جسے ترچھی نظر سے دیکھلے وہ جان بن ترچھا — تو سمجھو ہو گیا اوس سے یہ گجرو آسمان ترچھا
چھپاؤن طائر دل کو مین کس پہلو مین ای یارو — لگا تا ہی قدر انداز کیا تیر کمان ترچھا
خطا کچھ بھی نہ تھی ایسی مگر ہان ایک تو پر — کھون کیا کسطرح ہمسے ہوا وہ مہربان ترچھا
تجھے جب راہ جنت کی بتاتی شرع سیدھی ہے — پھر ایسی راہ کو چھوڑے تو جاتا ہی کہان ترچھا

ہوا ترچھا جو وہ معشوق ہمسے فضل محفل مین
نہ نکلا دوست پھر کوئی ہوا پیر و جوان ترچھا

دکھلا کے وہ جو کاکل پیچان نکل گیا — سودے مین اوسکے مین بھی پشیان نکل گیا
رخسے جو اوسنے زلف سیہ کو ہٹا دیا — پھر تو گہن سے ماہ درخشان نکل گیا
اوس گلبدن کی کاکل خمدار دیکھکر — بل تیرا خوب سنبل پیچان نکل گیا
کب چھوڑتا خدا کی قسم اوسکو ہاتھ مین — پر کیا کرون کہ ہاتھ سے دامان نکل گیا

وحشت زدہ وہ یار ترا کوچے سے ترے
گھبرا کے آج سوے بیابان نکل گیا

گلرو تمھارے عارض گلگون کو دیکھکر
ڈسے ہمارے شوق گلستان نکل گیا

مدت کے بعد آج شب وصل یار مین
دل کا ہمارے خوب سا ارمان نکل گیا

روؤن نہ زار زار کیون اپنے نصیب کو
گھر سے وہ میرے سرو خرامان نکل گیا

رکھتا سند کیواسطے قاتل کا یادگار
افسوس فضل سینے سے پیکان نکل گیا

گھر پر ہمارے آکے وہ جانان چلا گیا
نکلا ذرا نہ وصل کا ارمان چلا گیا

تڑپے نہ کسطرح دل بسمل کہ تو صنم
اس پر لگا کے ناوک مژگان چلا گیا

دست جنون سے توڑ کے زنجیر و طوق آج
دیوانہ تیرا سوے بیابان چلا گیا

کوچے مین تیرے ٹھوکرین کھاتا تھا جو مدام
سنتے ہین کل عدم کو وہ انسان چلا گیا

دیوانو نکی زبان سے سنا وان بھی تیرا نام
پھرتا ہوا جو مین سوے زندان چلا گیا

تاریک فضل آنکھون کے آگے ہوا جہان
پہلو سے میرے وہ مہ تابان چلا گیا

وہ گلبدن جب آ کے چمن سے نکل گیا
بلبل کا دم تڑپ کے بدن سے نکل گیا

خوشبوے زلف یار جو اوڑکر وہان گئی
غیرت مین آہوی بھی ختن سے نکل گیا

ہوش و حواس عشق مین جھگڑا جو پڑ گیا
گھبرا کے پھر تو قیس وطن سے نکل گیا

وھبا لگیگا عشق کی چادر مین سن ولا
یہ آہ کا سخن جو دہن سے نکل گیا

سنکر ترے لبونکی وہ شوخی رنگ سرخ
شرما کے لعل کان مین سے نکل گیا

عاشق فراق یار مین سمجھو جو مر گیا
افضل قید رنج و محن سے نکل گیا

ذرا منہ کو اپنے دکھاتا چلاجا
مجھے اپنا بندہ بناتا چلاجا

نہین غیر کوئی یہان پر ہی جانان
نقاب اپنے رخ سے اوٹھاتا چلاجا

نہ رکھ بار قتل اپنے اوپر مسیحا
تو کشتون کو اپنے جلاتا چلاجا

جو در پر پڑے ہین ترے اونکو ساقی
مئے ناب الفت پلاتا چلاجا

تڑپتا ہی تیرے لیے افضل گلرو
تو بو اوسکو اپنی سونگھاتا چلاجا

شراب تند سے خالی کیا پیکر ترا مٹکا
قدم ہرگز نہ مجھ میخوار کا ساقی ذرا جھکا

ہٹو لوگو یہان پر لاشۂ عاشق کھڑے کیتے ہین
یہ جانبازونکا مقتل ہی تماشا ہی نہین سکا

نہ پھنستا کسطرح اپنا صحرا وحشت کی الفت مین
ازل سے عشق کے خار و نمین دامن تھا مرا اٹکا

ستون کیونکر دماغ ناتوان سے دوستو کانا
نہین اوٹھتا ہی صدا وس سے جب چٹکی کی چپ چٹکا

غبار اوڑکر جو بعد از مرگ میرا اوس تلک پہنچا
چھپایا اوسنے منہ پر دیکھین دامن ہاتھ سے جھٹکا

چمن کی سیر مین یہ ہر قدم پر لچکی جاتی ہی
کسی سے آپ منگواکر کمر مین باندھ لین ٹپکا

حضور یہین تو اوسکی فضل کچھ تسکین رہتی ہی
الگ رہنے مین رہتا ہی رقیبون کا بڑا کھٹکا

کرون اوسپر تصدق کیون نہ مین جا کی تن سارا
بنا جب نور کا سرتا بپا وہ جان من سارا

نہ ہووے تو اگر ای شمع روا اندھیر ہو جائے
تری اک ذات سے روشن ہی رنگ انجمن سارا

لگائی زلف کی پھانسی گلے مین بخت اوسنے
مشبک کردیا تیر نگہ سے یہ بدن سارا

بہار آئی ہی گلشن مین فرما اب آپ بھی دیکھین
گل و بلبل سے ہی کیسا بھرا صحن چمن سارا

اگر قبضہ مرا ہوتا تو تیری زلف کی بو پر
تصدق کرکے دیدیتا ابھی ملک ختن سارا

ملے ہین دانت موتی کے وہین اور لب ہین لعلونکے | جواہر کا خزانہ بن گیا اونکا دہن سارا

بناتا ہی عبث ای فضل کنگھی سے تو بالونکو
نکل جائیگا یہ اک دن نہ اکڑ بانکپن سارا

وہ گلرو باغ مین آیا تو ہوتا | گلونکو رخ سے شرمایا تو ہوتا
کبھی دل کو ہمارے ترس کھا کر | گلے سے اپنے ملوایا تو ہوتا
نہین ہی قتل کرنیکا گلہ کچھ | مگر لاشے کو دفنایا تو ہوتا
ہزارون ہوتے دام زلف مین قید | ذرا عارض پہ پھیلایا تو ہوتا
مرے ہین جو محبت مین تمہاری | مسیحا زن فرمایا تو ہوتا
سمجھکر دلمین اپنے حق خدمت | مرا تابوت اوٹھوایا تو ہوتا
وہ مجسے بات کرتا یا نہ کرتا | کسی نے اوسکو سمجھایا تو ہوتا

کسی تدبیر سے ای فضل تونے
ذرا اس دلکو بہلایا تو ہوتا

گرچہ یہ دیوانہ قیدی ہوکے زندان مین رہا | دل مگر اوسکا برابر کوے جانان مین رہا

خواب مین دیکھا کیا اوس روے رنگین کی بہار
عندلیب دل مرا شب بھر گلستان مین رہا

وحشت دل نے نکالا تیرے کوچے سے جو یار
مثل مجنون عمر بھر پھر مین بیابان مین رہا

جس کسیکو ہو گیا ورد ان بتون کے نام کا
دین پھر باقی کہان اوس مسلمان مین رہا

کسکو اے قاتل کیا تیر نگہ سے تو نے قتل
سچ بتا یہ خون کسکا جلکے پیکان مین رہا

دل ہی یون ڈوبا ہوا چاہ زنخدان مین ترے
جسطرح سے گر کے یوسف چاہ کنعان مین رہا

خواب مین مجکو رہا جو ان پریرویونکا دھیان
رات بھر اے فضل مین گویا پرستان مین رہا

مرے گھر آتے آتے پھر گیا وہ سیمتن اولٹا
نشاط و عیش کے بدلے ملا رنج و محن اولٹا

بہار بلبلان مین پڑ گیا رنج و محن اولٹا
خزان نے آکے گلشن مین کیا لطف چمن اولٹا

خفا ہوتے ہو جب کہتا ہون مین عاشق تمہارا ہون
بجاے رحم دکھلاتے ہو مجکو بانکپن اولٹا

وہ نخوت سے نہین چلتے زمین پر پاؤنکو رکھکر
زمانے کی روش سے ہے حسینونکا چلن اولٹا

معطر ہو گیا سارا جہان اُسدم ہتیلی پر
اوٹھا کر اوسنے جب میناے عطر یاسمن اولٹا

ملی ہے تجکو وہ صورت کہ خجلت سے بیابان مین
مقابل آکے آنکھون کے تری پیچھے ہرن اولٹا

کھون کیا اوس ستمگر کو سبھون نے خوب ہی مے سے
بہت سمجھایا پر یاروناوسکا کچھ چلن اولٹا

نوراسن تو ستمگر تیغ ناز و عشوہ سے تیری
بہت کشتہ ہوے لیکن نہ تیرا بانکپن اولٹا

عجب اندھیر محفل مین ہوا جسوقت ساقی نے
سبو کو مے سے خالی کر کے جام انجمن اولٹا

سمجھکر امتی اپنے نبی کا فضل کو اپنے
خطا کو بخش کے دینا ثواب ای ذوالمنن اولٹا

تصور بندھگیا دلمین تری زلفون کے بالونکا
الٰہی خیر کرنا سامنا اب ہوگا کالونکا

گیا تھا دل لگے بہلانے کے خاطر باغمین گلرو
ہوا دھوکا گل و لالہ پہ تیرے سرخ گالونکا

شب فرقت سے جلکر شب کو ہمنے یہ دعا مانگی
برا ہو یا الٰہی بخطا دل لینے والونکا

جسے ہین چاہتے کر لیتے ہین بندہ یہ دم بھرمین
ہی حکم ناطق اب دنیا مین صاحب جمالونکا

چلو گلشن مین کاکل سے نکالو بل تو سنبل کا
کرو چلکر شکار آنکھون سے صحرا مین غزالونکا

لب و دندان کی سرخی اور چمک سے کھل گیا ہمپر
دہن اوسکا ہی گویا گنج موتی اور لالونکا

چمن مین سنتو سنلو جہان فصل بہار آئی
خیال آیا ہمارے دلمین پھر اون نونہالونکا

ہر اک نقطہ ہی اس دیوان کا رشک نافۂ آہو
ہوا سودا جو میرے دلکو تیرے خط کے خالونکا

تمھارے عشق مین وحشت نے بس ایسا پھرایا ہی
کف پا مین مرے ابتک نشان باقی ہی چھالونکا

نہ ہونگے جب چمن مین گل تو بلبل ایسا رؤینگے
شکم بھر جائیگا اشکون سے بس گلشن مین تھالونکا

خدا کیواسطے چپ ہو کہ ٹوٹیگی کوئی آفت
فلک تک شور پونہچا فضل تیری شب کے نالونکا

بے نقاب آج جو وہ نور کا پیکر نکلا
لوگ کہنے لگے دن کو مہ انور نکلا

ہمسے کہتا ہی جنون ہوشمین اپنے تم تو
جسکو صحرا تھے سمجھتے وہی اب گھر نکلا

ہوش جاتے رہے بازار مین دیکھا جسنے
ہوکے آراستہ جو سیر کو دلبر نکلا

دیکھیے کتنے گلے کٹتے ہین جانبازون کے
ہاتھ مین آج وہ قاتل لیے خنجر نکلا

ابتو کوچے مین لگاتے ہین ہم اونکے بستر
وہ چلے آئینگے گر راست مقدر نکلا

دلکو اب اوس سے لگائینگے کرے جو خاطر
تو تو اے یار مرے حق مین ستمگر نکلا

تو وہ معشوق ہی اے جان کہ تیرا واللہ
آجتک کوئی جہان مین نہین ہمسر نکلا

دلمین وہ ضبط کیا آتش سوز غم کو
کوئی اخگر نہ چٹک کر کبھی باہر نکلا

عشقباز یمین تری فضل لگیگا دھبا
نالہ و آہ ترے منہ سے کہین گر نکلا

ہمارے واسطے ساقی لیے شراب آیا
کہ جسکے پینے سے پھر عالم شباب آیا

زمانہ دید کی جسکی ہی آرزو رکھتا
ہمارے خانۂ دل مین وہ آفتاب آیا

تمام عمر رہیگا یہ ساقیا افسوس
شراب ہو چکی بالکل ہی جب کباب آیا

حیا سے سامنے آتا نہین کسیکے وہ بت
کبھی جو آیا تو با برقع و نقاب آیا

سفید ہو گیا خجلت سے رنگ سرخ اوسکا
تمہارے رخ کے مقابل اگر گلاب آیا

زمانہ ہو گیا تاریک پھر تو آنکھون مین
جب اوسکے پاس سے قاصد لئے جواب آیا

بلا ہی بھاگتی ای فضل دور سے سنکر
جہان زبان پہ تری نام بوتراب آیا

ہوتا ہی رخ یار پہ گلزار کا دھوکا
اور آنکھون پہ ہی نرگس بیمار کا دھوکا

گھبرا کے پریشانی مین کل شب کو سوے دیر
کھا کر مین چلا مسکن عیار کا دھوکا

ابرو پہ مہ نو کا گمان لعل کا لب پر
دندان پہ ترے ہی در شہوار کا دھوکا

اوس عارض رنگین کی چمک اور دمک پر
ہو جاتا ہی اکثر ہمین گلنار کا دھوکا

زاہد جو کرے اوس بت کافر کا نظارہ
کھا جائیگا تسبیح پہ زنار کا دھوکا

اسی جانِ جہان دیکھتے ہین ہم مہ تو جب
ہوتا ہی ترے ابرو خمدار کا دھوکا

برچھی کا گمان پلکون پہ تیر و نگاہ پر
ابرو پہ ترے ہوتا ہی تلوار کا دھوکا

یوسف کی طلب مین جہان جاتا ہی تو اَی فضل
ہوتا ہی وہان حسن کے بازار کا دھوکا

نشہ ہی جس کو گیسوِ خمدار یار کا
ہرگز نہو گا اوسکو اثر زہرِ مار کا

بلبل تڑپ تڑپ کے قفس مین مریگی ہاے
صیاد جب کہ آئیگا موسم بہار کا

گل جب چمن مین دیکھا تو گل کی بہار تھی
رکھا خزان نے آج نشان تک نہ خار کا

جا کر کہین جو شاہ بھی ہو جاے بینوا
بھولے نہ دل سے اُنس وہ اپنے دیار کا

دام بلا سے اوس کے مین اب چھوٹون کسطرح
پھندا پڑا گلے مین ہی گیسوے یار کا

گل کرتے تھے غرور جو تاج و سریر پر
یارو نشان بتاؤ کچھ اونکے مزار کا

ساقی پلا وہ تند شراب جگر گداز
جاے نہ کیف آنکھون سے جسکے خمار کا

خوشبوے زلف یار کو اَی نکہت صبا
تو لوٹتی ہے کہان یہ نافہ خطا او تتار کا

نکلیگا جوش عشق مین منصور کا کلام
کھٹکا نہین ہی دلکو مرے کچھ بھی دار کا

پڑ جائے شور حشر کا سارے جہان مین
اوٹھے اگر بگولا ہمارے غبار کا

یارب فراق یار مین کبتک ہمارا دل
بار الم اوٹھائیگا لیل و نہار کا

محفل مین تیری غیر کا ہرگز نہ تھا گذر
اب دیکھتے ہین رہتا ہی مجمع ہزار کا

عمر رواں رواں ہی ہر اک لمحہ اسطرح
گھوڑا دوان ہو جیسے کسی شہسوار کا

یہ آرزو ہی شاہ شہان کوچے مین ترے
بعد از فنا مزار ہو اس خاکسار کا

ای گلبدن مجال نہین باغ دہر مین
گل کر سکے مقابلہ تیرے عذار کا

بیٹھے ہو چھپ کے پردے مین ایجان جان تو کیا
توڑیگا تیر آہ یہ پردہ حصار کا

سوز غم فراق سے ای شمع رو ترے
یہ دل نہین ہی پہلو مین شعلہ ہی نار کا

ای فضل کس صنم کی جدائیکا ہی یہ غم
تھمتا نہین جو اشک تری چشم زار کا

مژدہ پہونچائے تو میرا میرے قاتل کو ہوا
بوستان عشق کی اب پھر لگی دل کو ہوا

دیکھ سینے سے نہ بھکے آہ تو رکجا ذرا
تیری لگجائے نہ میرے تیر قاتل کو ہوا

سنتے ہین گرمی بہت ہوتی ہی قاتل وقت مرگ
اپنے دامن کی ذرا دیجے تو بسمل کو ہوا

گر پڑے ناقہ کہین لیلا نہ تیرا نجد مین
آہ مجنونکی سے لگے جو تیرے محمل کو ہوا

چہچہاتے ہین قفس مین آجکل کس ذوق سے
فصل گل کی آگئی ہی کیا عنادل کو ہوا

عاشقونکا دل دکھانا ہی برا ای شاہ حسن
ظلم کی ہوتی نہین سلطان عادل کو ہوا

فصل یاران بچتا نہین ہی فکر دنیا سے کوئی
قدر حاجت کے ہی ہر انسان کامل کو ہوا

پریشان حال اس باعث سے ہی بلبل کے تن من کا
خزان نے کھو دیا اب لطف آکے دم مین گلشن کا

جو عاشق ہی در جانان سے دم بھر اٹھ نہین سکتا
کہ عشق صادق اوسکی ہو گیا ہی طوق گردن کا

اوڑائین دست وحشت تو نے آخر دھجیان ایسی
نشان تک بھی نظر آتا نہین مین میرے دامن کا

لگے عشاق آنے ہر طرف سے دیکھنے تجکو
جو پھیلا شور عالم مین پری تیرے جوبن کا

رہیگا کسطرح تبلاؤ یہ اسلام اب باقی
ہوا ہی عشق میرے دلکو اک طفل برہمن کا

نہین اوٹھتا ہی اس سے فرقت دلدار کا صدمہ
الٰہی کر دے میرے دل کو پتھر بلکہ آہن کا

غضب ہی یہ دل ناشاد اپنا اوسپہ آیا ہی
نہین ملتا پتا جس شوخ کے ای فضل مسکن کا

ستم یہ بلبلون پر تیرا ای چرخ کہن کیسا
کیا ہی تو نے غارت ای خزان لطفِ چمن کیسا

ذقن کا حال کچھ پوچھو نہ مجھسے وقت پیرہن
رہا جب وہ نہ منہ باقی تو پھر ذکر ذقن کیسا

جلا کر مار ڈالا اپنے پروانے کو خود تو نے
یہ پھر سوز و گداز و گریہ شمعِ انجمن کیسا

گئے تھے سیر کرنے جبکہ تم کان جواہر پر
لبون سے آپ کے شرما گیا لعل یمن کیسا

ہمارا نام اوسکے سامنے جو کوئی لیتا ہی
خفا ہوتا ہی وہ بیواسطہ شیرین دہن کیسا

تمہاری نرگسین آنکھون کے آگے گل بیابانین
مقابل آکے اولٹے پانون بھاگا تھا ہرن کیسا

سمائی ہی دماغ جان مین خوشبو زلف جانا نکی
نہین ہم جانتے ای **فضل** ہی مشک ختن کیسا

اگر تو دیکھلے نقشہ رخِ بت کی صفائی کا
تو دعوی ٹوٹ جائے شیخ تیری پارسائی کا

تری الفت مین اوظالم اگر جیتا بچا ابکے
بھرونگا دم نہ ہرگز پھر کسیکی آشنائی کا

بہایا پھر تو آنکھون نے بڑا اک خونکا دریا
تصور بندھگیا دلمین جو اوس دست حنائی کا

لگاتے دل کبھی ہرگز نہ اپنا اوس ستمگر سے
اگر معلوم ہوتا ہمکو یہ صدمہ جدائی کا

ہم اپنا حال دل ہرگز نہ تجسے کہتے ای قاصد
اگر ہوتا وسیلہ یار تک اپنی رسائی کا

مریض عشق جاناںکا مداوا وصل جاناں ہی
طبیبوں سے کہو لکھتے ہو کیوں نسخہ دوائی کا

ذرا دیکھو تو تم ای فضل اس دنیا مین
خدا کی شان ہی کرتے ہین بت دعوی خدائی کا

اوٹھا صدمہ نہ گر مجسے تمھارے ہجر کے غم کا
مٹا دونگا یہ جھگڑا پھر تو کھو کر جان ہر دم کا

سیہ ٹوپی دھرے سر پر عجب معشوق دیکھے
کھلا سوتے ہین یار و شبکو جو بند اونکے محرم کا

ستائے غیر تو شکوہ نہین ہان ایسا ہوتا ہی
گلہ کس سے کرون تقدیر جا کر یار ہمدم کا

نہ لگ جائے نظر شاید کسیکی گورے مکھڑے پر
ذرا بازو پہ باندھو نقش لکھکر اسم اعظم کا

رخ گلگون پہ اونکے جو عرق آیا گلستانمین
ہوا دھوکا دل بلبل کو اوسدم گل پہ شبنم کا

اوٹھے بار محبت دوسرے سے کب بھلا تیرا
ازل سے خاص یہ حصہ ہوا اولاد آدم کا

یہ فضل اسکا ہی ای فضل دوزخ مین نجائیگا
پڑھا کلمہ ہی جسنے دلسے اوس محبوب اکرم کا

نہ جس دم ایکدم بھی میرے بر مین وہ صنم ہوگا
نہین معلوم پھر دل پر مرے کیسا ستم ہوگا

کہین گے سنگدل سب لوگ تجکو میرے مرنے پر
اگر دامن ترا آنسو سے اوسدن بھی نہ نم ہوگا

نہ کچھ معلوم ہوگی آفتاب حشر کی گرمی
شفیع المذنبین جب حشر مین تیرا کرم ہوگا

تن بیجا مین جان پھر لوٹ کر آجائیگی بیشک
گذر مدفن پہ میرے گر کبھی تیرا صنم ہوگا

دعا تعویذ کیسے تہے ہین عبث سب غم خاطر
لکھا تقدیر مین جو وقت ہی اوس سے نہ کم ہوگا

خدا کا فضل ہر منزل مین ہوگا شامل اے یارو
ہمارا کوچ اس عالم سے جب سوے عدم ہوگا

جوان و پیر کو لڑکون کو ادنیٰ اور اعلیٰ کو
عدم کو جانیکا اے **فضل** تیرے سبکو غم ہوگا

وصل کی شب کا جو کل وقت سحر ہونے لگا
کیا کہون پھر دلکا کیا حال دگر ہونے لگا

جل گیا پیر فلک فوراً حسد کی آگ سے
بزم جانان مین ہمارا جو گذر ہونے لگا

دہی جگہہ ولمین تجھے او بت تو سب کہنے لگے
دیکھنا گھر مین خدا کے کسکا گھر ہونے لگا

غیر اگر قطع جب کرنے لگا تیری قبا
بس یہان اپنا صنم ٹکڑے جگر ہونے لگا

وصل کی شب سنکے تیری بانگ اے مرغ سحر
مجھسے رخصت وہ بت رشک قمر ہونے لگا

منحصر کیا دست و پا پر جتنے ہین اعضا تن
غم کا دل کے ساتھ کیا سب پر اثر ہونے لگا

سب گنہ یاد آگئے اس دم ہمین تفصیل سے
**فضل** جب سوے عدم اپنا سفر ہونے لگا

جما ہی دلمین یہ نقشہ ترے رخسار تابان کا
کہ جیسے نور ہو فانوس مین شمع شبستان کا

کہے دیتا ہون تمسے مین نہ دانکے نگہبانو
جنون زورون پہ ہی اپنا ارادہ ہی بیابان کا

خدا جانے خوشی کیسی ہی کسکو عیش کہتے ہین
مجھے تو وصل مین رہتا ہی کھٹکا روز ہجران کا

مری تربت پہ چادر دیکھکر پھولونکی وہ بولا
ملا گو خاک مین پر شوق ہی سیر گلستان کا

تصور ہی پریرویونکا میرے خانۂ دلمین
بسایا ہی محلہ یہ عجب ہمنے پرستان کا

لبون پر پان کی سرخی جما کر یار کہتا ہی
کیا ہی رنگ دونا دیکھلو لعل بدخشان کا

کیا ہی ٹکڑے ٹکڑے مثل تار عنکبوت اوسکو
جنون کو طوق پر دھوکا ہوا شاید گریبان کا

اوڑینگی دھجیان کیا کیا ولا دامان صحرا کی
ہوا ہی شوق تلوون کو مرے خار مغیلان کا

رخ محبوب کی ای **فضل** جو تو دید کرتا ہی
تری تقدیر مین یہ لکھ گیا تھا درس قرآن کا

گیا گل خود بخود پردہ جو کھل رخسار انور کا
دل عشاق کو دھوکا ہوا ماہ منور کا

بچے کیونکر یہ انسان خاک کا اسکی حقیقت کیا
فرشتون کو پھنسا لیتا ہی ناصح ناز دلبر کا

ہمین دنیا مین جس دوزخ سے ای واعظ ڈراتا ہی
بجھاویگا اوسے دریا ہمارے دیدۂ تر کا

تری مژگان کی جب ہجر انمین ہمکو یاد آتی ہی
رگ جان پر گمان ہوتا ہی اوسدم نوک نشتر کا

مٹا کر جان اپنی سنگدل تیری محبت مین
نشان قبر بھی رکھین گے ہم چھاتی پہ پتھر کا

سمجھ اتنا تو اے ناصح یہان تدبیر کیا کرتے
ہوا یون ہی نوشتہ تھا ہمارے جب مقدر کا

دل تاریک روشن ہو گیا سب کا زمانے مین
ہوا عالم مین جلوہ جس گھڑی اوس ماہ پیکر کا

ہمیشہ یون ہی مثل ماہ اے حسن پری پیکر
ترقی پر رہے ہر دم نصیبہ تیرے اختر کا

لکھین گے جب کہ ہم اوس بادشاہ حسن کو نامہ
بنائینگے قلم اپنا ہما کے نوچ کر پر کا

برابر روز سودا ہو دوبارہ ہمدمو اوسکو
اگر پڑ جائے سایہ گور مجنون پر مرے سر کا

نہان سطرح رکھا اے فضل دلمین آتش الفت
نہ نکلے آہ سوزان سے شرارہ کوئی اخگر کا

نکلنے حوصلہ پایا نہ کچھ ناشاد بلبل کا
خزان نے آ کے گلشن سے مٹا ڈالا نشان گل کا

کھلیگا مثل غنچہ ساقیا اوس روز اپنا دل
سنونگا گردن شیشہ سے جسدن شور قلقل کا

ذرا چلکر گلستانمین رخ گلرنگ پر اپنے
دکھا کر کاکل پیچان نکالو بل تو سنبل کا

پری رویان دنیا کے فریب حسن مین آکر
اوٹھاتے غم فرشتے بھی ہین قید چاہ بابل کا

دل مضطر کے بہلانیکو ہی بت تیری فرقت مین
کیا ہی جمع ہمنے رنج و غم سامان تحمل کا

چڑھا کر تیغ ابرو جبکہ قاتل نے ادھر دیکھا
مرے اقلیم دلپر ہوگیا عالم تزلزل کا

بچھایا عارض گلگون پر اوس صیاد نے اپنے
ہمارے بلبل دل کے لیے یہ دام کاکل کا

بلاکر پاس اپنے اوس شہنشاہ دو عالم کو
بٹھایا تاج معراج اور کیا مختار بھی کل کا

آلہی رحمت بیحد سے اپنی فضل عاصی کو
رہا کر قید عصیان سے تصدق شاہ دلدل کا

لاکھ حیلون سے مجھے کوئی جو سمجھائیگا
پر ترا دھیان مرے دل سے نہین جائیگا

بعد مرنیکے خوشی ہوگی مجھے کیسی صنم
فاتحے کو مرے مدفن پہ جو تو آئیگا

یاد مجھکو تو کریگا یہ کہے دیتا ہون
جب کوئی مجھسا وفادار نہ تو پائیگا

تیغ ابرو سے مسیحا کیا کشتہ جسکو
قم باذنی سے اوٹھین پھر بھی تو جلوائیگا

پہنچی سونیکی پاؤن مین ترے ڈالونگا
ای کبوتر تو خبر اوسکی اگر لائیگا

آج خوش اوسکی لگاوٹ پہ ہی ای دل تو عبث
کل تجھے دیکھنا کسطرح سے رلوائیگا

نام گر عشق کا بھولے سے کہین فضل لیا
پیئے گا خون دل و لخت جگر کھائیگا

عجب طرح کی بہار دیکھی لبون پہ جب خط یار دیکھا

چمن مین ریحان کے کنار دیکھی گلون کے پہلو مین خار دیکھا

پھرا کیے گو جہان مین ہر جا بتائین کیا تجھسے زاہد ہم

کہین بہ شکل نگار دیکھی سو حسینان ہزار دیکھا

بچشم انصاف آج ہمنے ترے اس اندام نازنین پر

لڑی یہ پھولون کی بار دیکھی گلے مین تیرے جو ہار دیکھا

بتون کی الفت مین آہ یارو قسم خدا کی کبھی تو ہمنے

نہ تھمتی یہ چشم زار دیکھی نہ دل کو اصلا قرار دیکھا

چڑھی ہے ایسی تمھاری ساقی ہمارے دل پر شراب الفت

کتاب حکمت ہزار دیکھی کہین نہ اسکا اُتار دیکھا

مسافران رہ عدم سے نہ کی کسی نے بھی بات ہمسے

جہان جدا مزار دیکھی وہان پہ ہمنے پکار دیکھا

جو دیکھا اس مزرع جہان مین تو فضل مثل اوسکے سبزہ خط کے

نہ سبزی سبزہ زار دیکھی نہ سبزۂ نوبہار دیکھا

دل پھنسکے اوسکی کاکل پیچان مین رہگیا
مُنہ ڈالکر مین اپنے گریبان مین رہگیا

لوٹا جو سیر کرکے چمن سے وہ رشکِ گل
لالہ بھی داغ کھاکے گلستان مین رہگیا

افسوس کی جگہ ہی جنون تیرے ہاتھ سے
باقی نہ تار کوئی گریبان مین رہگیا

صحرا و کوہ کی جو کرائی جنون نے سیر
دامن اوُلجھکے خار مغیلان مین رہگیا

قاتل کا آج دیکھنا عاشق کے خون سے
سوفار کوئی پیاسا نہ پیکان مین رہگیا

حد بحر عشق کی نہ ملی جب کہ قیس کو
آخر غریب تھک کے بیابان مین رہگیا

اہل جنون جو ساتھ تھے سب کوچ کر گئے
تنہا تو فضل خانۂ زندان مین رہگیا

دل مرا اوچھا ہی اوس رشک قمر سے دیکھنا
غیر ممکن جسکا ہی اس چشم تر سے دیکھنا

توڑ ڈالیگا سلاسل کو بہار آنے تو دو
شور مستی ہوگا ظاہر میرے سر سے دیکھنا

حال گریہ کہدو اوس دریا خوبی مرا
ہنستے مین دانت اوسکے روشن تر گہر سے دیکھنا

تیرے دندان کے تصور مین اگر روئیگے ہم
موتی برسینگے ہماری چشم تر سے دیکھنا

اے مسیحا ئے زمان تسکین دل کیو اسطے
مجکو کافی ہی ترا بس اک نظر سے دیکھنا

بعد مرنیکے بھی قاتل کا مزا آتا ہی یاد
کھینچکر ہرگز نہ تیرا اوسکا جگر سے دیکھنا

بخشدیتا ہی خدا بندونکو اپنے فضل سے
فضل ہوتے ہین گنہ کیا کیا بشر سے دیکھنا

نہ ہے خوش قسمتی اپنی کہ ہمنے وہ صنم پایا
کہ جسسے جز خوشی کے آجتک کوئی نہ غم پایا

سمجھتا تھا مین پہلے اورکو جب تو ملا اسمین
اسی دلکو پھر اپنے اے صنم بیت الحرم پایا

ملا معشوق جیسا ہمکو ہی خوش خو نصیبون سے
کسی عاشق نے ابتک اس جہان مین ایسا کم پایا

انھین آنکھون سے کل دیکھا تھا جن شمشاد قدونکو
اونھین کو آج پھر جو جاکے دیکھا پشت خم پایا

نہ پایا یار کو تنہا کہ اپنا حال کچھ کہتا
جہان پایا اوسے ہمنے رقیبون سے بہم پایا

نہ ہوا امید پھر کسطرح ہمکو نیک عقبیٰ مین
یہان دنیا مین جب ہر حال مین تیرا کرم پایا

بتا اے فضل تو ہمکو بھلا اسکا سبب کیا ہی
ترا دامن جو ہر دم آنسوون سے ہمنے نم پایا

یہ جیسا قامت معشوق تیرا اے گلبدن دیکھا
نہ ایسا باغ مین جاکر کوئی سرو چمن دیکھا

بچشم غور کل کی رات کو پروانہ دلنے
تجھی کو سب حسینون مین چراغ انجمن دیکھا

کسی معشوق کا ہمنے ترا سا سارے عالم مین
نہ رخ دیکھا نہ لب دیکھا نہ یہ چاہ ذقن دیکھا

جو خوشبو تیری زلف عنبر افشا مین ہی ای گلرو
نہ اس خوشبو کا ہمنے نافۂ مشک ختن دیکھا

جو شوخی سرخ رنگت کی لبون نے تیرے پائی ہی
نہ اس سرخی کا دنیا مین کوئی لعل یمن دیکھا

لپٹ کر ہمنے کل خوشبو جو اونکے جسم کی سونگھی
نہین اب تک کہین اس بو کا عطر یاسمن دیکھا

رہے یہ اہل دنیا سبکے سب ای فضل غفلت مین
کھلین اوسوقت آنکھین جسگھڑی گور و کفن دیکھا

مان لے کہنا مرا اب دیکھ تو ای دل نہ جا
ہاتھ مین کھینچے ہوئے تلوار ہی قاتل نہ جا

دوسرا اک ہاتھ بھی قاتل لگا آکر مجھے
چھوڑ کر اسطرح مجکو خاک پر بسمل نہ جا

خاک کر دیگی جلا کر آگ غصے کی تجھے
آج اوسکی بزم مین اغیار ہین ای دل نہ جا

ان بتون کی راہ الفت مین نہ رکھ ہرگز قدم
دیکھ ای دل طی نہوگی تجھسے یہ منزل نہ جا

کتنے دیوانے بنین گے قیس کے مانند ابھی
عاشقون مین بے نقاب ای لیلی محمل نہ جا

روے جانان دیکھا اور زلف سیہ کو چھوڑ دے
چھوڑ کر کعبہ سوے بتخانہ تو ای دل نہ جا

جس جگہ جانے سے تیرے دوسرے کو رنج ہو
اوس جگہ ای فضل پھر جانے سے کیا حاصل نہ جا

حال تمسے کیا کہون یارو دل ناشاد کا
خاک مین مجکو ملایا ہو نہین سائل داد کا

دوستو ہرگز نہین تصویر جانان کھینچ سکی
رعب سے جب اوسکے بس کانپا قلم بہزاد کا

عشق کامل ہی یہی ای دل زبان کو بند رکھ
لگ گیا دھبا اگر نکلا سخن فریاد کا

ہین کسیکی زلف کی پاؤن مین میرے بیڑیان
کیا غرض مجکو ہی جو احسان لون حدّاد کا

لکھ گیا تھا پہلے سے تقدیر مین کنج قفس
ہی بہت بیجا اگر شکوہ کرون صیاد کا

درد دل ہی اور ہی کچھ درد گردہ یہ نہین
کیون بلاتے ہو عزیزو کام کیا فصاد کا

بہر قتل فضل اگر قاتل کو ہو کچھ جستجو
خود گلا وہ کاٹ لے کیا کام ہی جلاد کا

دست جنون وہ میرا گریبان کہان گیا
بتلا تو خار دشت کہ دامان کہان گیا

مین پوچھتا ہون تجسے بتا او کمان یار
سینے کو میرے چھوڑکے پیکان کہان گیا

دو دن کے حسن پر نکر ایسا صنم غرور
اتنا سمجھ کہ یوسف کنعان کہان گیا

شانے مین زلف یار کو پاتا تو پوچھتا
بل تیرا اب وہ کاکل پیچان کہان گیا

جاہ و حشم کو چھوڑکے دنیا سے ای قضا
خسرو و کیقباد و سلیمان کہان گیا

صحرا سے بعد قیس کے وحشت ہی پوچھتی
مجنون مرا یہان ہے بیابان کہان گیا

بعد از نمود خط مجھے حیرت صنم یہ ہی
اگلا وہ اب ترا رخ تابان کہان گیا

دیکھا تھا بیشتر جسے ہمنے بہار مین
باد خزان بتا وہ گلستان کہان گیا

بیٹھے بٹھائے پھنسنے کو پھندے مین زلف کے
احمد فضل دیکھنا دل نادان کہان گیا

اوس گل کو مسکراتے جسنے چمن مین دیکھا
پھر اوسکو جسنے دیکھا ویرانے بن مین دیکھا

زاہد خدا ہی شاہد زمزم سے فیض بڑھکر
ہمنے کہین بتون کے چاہ ذقن مین دیکھا

پروانے کو جلا کر پھر سوز غم مین اوسکے
روتے ہوئے شمع کو ہر انجمن مین دیکھا

ہنگام بوسہ بازی ان ہونٹھون نے ہمارے
کوثر سے ذوق بڑھکر تیرے دہن مین دیکھا

بتلا یہ کیا سبب ہی راہ طلب مین تیری
جن عاشقون کو دیکھا رنج و محن مین دیکھا

کل جنکے سر پہ ہمنے دیکھا تھا تاج زرین
آج اونکو فضل ہمنے لیٹے کفن مین دیکھا

لب لعل کے آگے پری رو ترے ذرا شوخی مین لعلِ یمن نہ رہا

تری زلف سے بوے خوش آئی وہ بھینی کہ رتبۂ مشکِ ختن نہ رہا

یہی کہتی تھی قمری بدیدۂ نم کہون کس سے مین اپنا یہ درد و الم

کیا بادِ خزان نے یہ جور و ستم کہ وہ سروِ سہیِ چمن نہ رہا

دیا تونے جو ساقی وہ ہمنے پیا تجھے رکھے جہان مین شاد خدا

مے عشق نے تیری وہ نشہ کیا کہین نام کو رنج و محن نہ رہا

ترے عشق مین گھر سے جو آیا چلا بصد آہ و مصیبت و رنج و بلا

مجھے صحرا جنون مین یہ آیا بھلا کہ ذرا بھی تو اُنسِ وطن نہ رہا

ہوا اوٹھکے اودھر کو جو جانا ترا کیا دستِ جنون نے یہ حال مرا

مرے دامن و جیب کو چاک کیا کہ ذرا بھی تو جامۂ تن نہ رہا

سنا رندون نے شب کو ہی مستی مین آ دیے جامۂ تن کے ہین پرزے اوڑا

بھلا کیسا ہی ساقی یہ بادہ ترا کہ کسی کو بھی ہوشِ بدن نہ رہا

کیا جب کہ ملاحظہ دل نے مرے سنِ طفلی سے گلشنِ رخ کو ترے

ہوئی طرفہ بہار شباب مین جا کہ مزیکا وہ سیب ذقن نہ ہا

تجھے چڑھگیا نشۂ لہو و لعب ترے سر سے خمار یہ اوتریگا کب

پڑا عیش و طرب مین تو فضیل ہی اب کہ تصور گور و کفن نہ ہا

وصل ممکن نہ ترا اگر گل خندان ہوگا
داغ ہجران سے میرا سینہ گلستان ہوگا

تو اگر پردے سے باہر ہو بصد ناز و ادا
بستیان اوجڑینگی آباد بیابان ہوگا

آستان سے نہ اوٹھونگا ترے ہرگز ای شاہ
سامنے گرچہ مرے تخت سلیمان ہوگا

گر رہا یون ہی ترقی پہ ترا جلوہ حسن
پھر نہ خالی کبھی دیوانون سے زندان ہوگا

گر ترا مصر کے بازار مین ہو جائے گذر
بے درم بندہ ترا یوسف کنعان ہوگا

کسطرح سے مرا تابوت بڑھے گا آگے
جب تلک ساتھ نہ وہ سرو خرامان ہوگا

خانۂ دل یہ مرا ہوگا اوسی دن روشن
میری آغوش مین جب وہ مہ تابان ہوگا

جیسا آفت کا ہی یہ تیر نگہ کا تیری
ایسا دنیا مین نہ قاتل کوئی پیکان ہوگا

لب و دندان کے مقابل ترے ای قلزم حسن
بحر عالم مین نہ ہرگز در و مرجان ہوگا

لیے جاتا ہی جنون ہمکو طرف صحرا کے
آشنا تلووں سے اب خار مغیلان ہوگا

بیت احزان مرا بنجائیگا اوس دن دوس
جبکہ مہمان مرا وہ رشک گلستان ہوگا

کاٹ ڈالینگے گلا دیکھنا کتنے جانباز
بے نقاب آج مرا یوسف دوران ہوگا

ہیرا موتی ہی تصدق ترے ان دانتون پر
صدقے ہونٹھون پہ ترے لعل بدخشان ہوگا

واعظا کہتا ہی تو روضۂ رضوان جسکو
اوس سے بڑھکر کہین یہ کوچۂ جانان ہوگا

مین تو عاشق ہون ترا دلسے مگر کہتا ہون
وصل کا تیرے صنم کسکو نہ ارمان ہوگا

غیر پہنائے تجھے وان جو قبائے زرین
اپنا پھر چاک یہان جیب و گریبان ہوگا

یا نبی کیجیے اوس روز شفاعت کی نظر
ہاتھ مین فضل کے جب آپکا دامان ہوگا

گرچہ یہ دم نکل اس تن سے مری جان جاتا
ساتھ لاشے کے مرے دلکا یہ ارمان جاتا

ہوتی گلچینون پہ یارب کوئی آفت نازل
کچھ دنون کو تو چمن سے غم ہجران جاتا

دیکھ لیتے جو کہین دیر مین اوس بت تجکو
سوے کعبہ نہ کبھی کوئی مسلمان جاتا

چھوڑ کر عیش جہان قید بلا مین پھنستا
دل الجھ تجسے جو ای زلف پریشان جاتا

قبر تک دل مین مرے کاوش الفت رہتی
توڑ سینے کو مرے کاش نہ پیکان جاتا

چشم پر تیری فدا باغ مین نرگس ہوتی
سبزۂ خط پہ تصدق گل و ریحان جاتا

رنگ گر تیرے لبون کا نہ گلون کو ملتا
دھیان ہرگز نہ مرا سوے گلستان جاتا

کفر سے ملتا جو تو بُت کو مین سجدہ کرتا
چاہیے پھر اسمین مرا ای صنم ایمان جاتا

عشق مین ہوش بجا رہتے تو پھر کیون مجنون
چھوڑ کر کوچہ لیلیٰ کو بیابان جاتا

خوب ملتا مجھے پھر میوۂ الفت کا مزا
دانت گر تجھپہ مرا سیب زنخدان جاتا

جامی و سعدی و خسرو تری تحسین کرتے
سامنے اونکے ترا فضل جو دیوان جاتا

ہوا اوس بت کی الفت کا مرے دلمین اثر پیدا
خدا کے گھر مین کیونکر ہو گیا کافر کا گھر پیدا

دل وحشی کو دام زلف کی الفت مین الجھا کر
ہمارے حق مین آنکھون نے کیا اب درد سر پیدا

پسیجا تا نہ دل اوس سنگدل کا تیرے رونیسے
اثر تو نے نہ اتنا بھی کیا ای چشم تر پیدا

ضیا تن سیہ جامے سے یون دکھلائی دیتی ہی
شب تاریک سے ہو جسطرح نور سحر پیدا

یون ہی گر آتش ہجران سے وہ ہمکو جلائینگے
تو ہم بھی جل کے پھر کرلینگے معشوق دگر پیدا

بتون کے ساتھ اپنا فضل جا کر دل لگائے وہ
کرے ایک اور جو پہلو مین پتھر کا جگر پیدا

عشق پھر دلکو ہوا زلف بت بے پیر کا
کیا پڑا جسکا ہی اس سودائیکو زنجیر کا

دلکو کر دیتی ہی کندن جس صنم کی اک نظر
ہو گیا بندہ مین اب اوس صاحب اکسیر کا

کھینچکر نقشہ ترا وہ آپ اپنے ہاتھ سے
خود مصور ہو گیا عاشق تری تصویر کا

یہ نہین مین جانتا ہون کیا ہوئی مجھسے خطا
توڑ ڈالا اک قلم جب سلسلہ تحریر کا

ذکر جو ہر اک سے کرتے ہین وہ میرا برملا
کچھ اثر شاید ہوا ہی آہ کی تاثیر کا

بند کر دی جب زبان ہر اک کی وہی بات تو نہین
ہو گیا قائل تبہی او بت مین اس تقریر کا

تیر مین مژگان کے جیسا فضل اوسکی توڑ ہی
ایسا تو دیکھا نہ ہمنے توڑ ہرگز تیر کا

قسمت نے نہین کوچۂ جانان سے نکالا
آدم کیطرح روضۂ رضوان سے نکالا

وحشی نے ترے کھینچکے اک آہ جگر سوز
سب وحشیون کو جاکے بیابان سے نکالا

ہر چند کہ صیاد کا تھا خوف ولیکن
بلبل نے نشیمن گلستان سے نکالا

دل لے لیا میرا جو ترے خال سیہ نے
کافر نے بچارا اپنا مسلمان سے نکالا

ایسا مین ہوا قید محبت مین صنم کی
تقدیر نے تا زیست نہ زندان سے نکالا

بے آب کیا موتیون کو دانتون نے اوسکے
ہونٹھون نے عوض لعل بدخشان سے نکالا

رہتا تھا پریرویون کے جمگھٹ مین مین اے فضل
کیون دوستون نے مجکو پرستان سے نکالا

خیال اکدم نہین جاتا ہی دل سے یار گلرو کا
تھمے پھر کسطرح آنکھون سے میری تار آنسو کا

دیے ہین باغبان حسن نے دلبر کو کیا کیا گل
گل نرگس ہین آنکھین اور بینی پھول شبو کا

تمھاری زلف شبگون سے جو بو ے عنبر آتی ہی
نہین دیکھا ختن مین کوئی نافہ ایسی خوشبو کا

تمھارے مصحف رخ کو بنایا حق تعالیٰ نے
زیارت کے لیے انسان چلا آتا ہی ہرسو کا

رخ پرنور سے شمس و قمر دونون ہین شرمندہ
نکیونکر رشک ماہ نو کو ہو اس تیرے ابرو کا

ہوا ہی خال مشکین کا ترے جب سے مجھے سودا
مسلمان سب یہ کہتے ہین کہ بندہ ہی یہ ہندو کا

بتون کے ذکر کو دے چھوڑ اب دل سے توبہ کر
زبان پرور درکھ اے فضل اپنی ذکر یاہو کا

اندیشہ ہی خنجر کا نہ تلوار کا کھٹکا
رہتا ہی مجھے ابروِ خمدار کا کھٹکا

سمجھو نہ اسے ابروِ خمدار کا کھٹکا
رہتا ہی ہمین بس اسی تلوار کا کھٹکا

پہونچی جو خبر اوسکو کہ آمد ہی خزان کی
بلبل کو قفس مین بھی ہی گلزار کا کھٹکا

چھوتا نہ دلا بھولیسے بھی زلفِ صنم کو
ہوتا نہین کیا تجکو سیہ مار کا کھٹکا

دھمکاتے ہین کیون آپ مجھے نوکِ مژہ سے
ہوتا ہی کہین وحشیون کو خار کا کھٹکا

وہ جانتا ہی کب کہ خوشی ہوتی ہی کیسی
رہتا ہی جسے فرقتِ دلدار کا کھٹکا

اے دل تو چھپاتا ہی کیون اس عشقِ صنم کو
عشاق کو ہوتا ہی کہین دار کا کھٹکا

جو نار مین ہی عشق حقیقی کی جلایان
اے فضل نہین اوسکو ہی وان نار کا کھٹکا

نہین مجھسے اکیلا دوستو وہ گلبدن بگڑا
اس اپنے عندلیب دلسے ہی سارا چمن بگڑا

سحر کیوقت جب وہ شمع رو جاتا ہی محفل سے
نظر آتا ہی دن بھر مجکو رنگ انجمن بگڑا

سوال اوسسے کیا جب ڈرتے ڈرتے لب کے بوسے کا
کہون کیا کسطرح مجسے مرا شیرین دہن بگڑا

بگاڑا تو بہت تونے صبا گیسوے جانان کو
نہ کچھ بل آیا اوسمین اور نہ اوسکا بانکپن بگڑا

تمھارا قد موزون دیکھکر گلگشت گلشن مین
دکھائی دیگا قمریکو قدِ سرو چمن بگڑا

اوڑا کر لیگئی خوشبو صبا جو زلفِ جانانکی
تو اوسسے رنگ و بوے عنبر و مشکِ ختن بگڑا

خدا چاہے تو وہ اچھا بنا دے خلق کے آگے
نظر آتا ہی فضل اپنا بھی کچھ طرز سخن بگڑا

پیارے نوشہ کا مرے خلد سے آیا سہرا
عود و عنبر سے ہی حوروں نے بسایا سہرا
لعل و یاقوت و زمرد کا بنا کر رضوان
کشتی زرین لگا کر کے ہی لایا سہرا
موتیا بیلے کا موتی کیطرح نوشہ کے
چاند سے مکھڑے پہ کیا خوب ہی بھایا سہرا
مادرِ مشفقہ کہتی ہی بلائین لیکر
آج اللہ نے ترے سر پہ دکھایا سہرا

آفرین کرنے لگی محفل شادی ساری
فضل جب مطربِ خوش لحن نے گایا سہرا

باغبان گوندھکے لاجلد سے پیارا سہرا
آج باندھیگا مرا راج دولارا سہرا
شورِ شادیکا پرستان سے سنکر پریان
آپ لائی ہین پریزاد تمھارا سہرا
دوستو دینا مجھے آکے مبارکبادی
شب کو باندھیگا مری آنکھ کا تارا سہرا
صدقے مین ہاتھوں کے ہون اوسکے کہ جسنے ہے پیرے
چاند سے مکھڑے پر ایجان سنوارا سہرا
پریان جاتی ہین سرا اونکے لیے دریا پر
آج اوس ماہ کا اے فضل اوتارا سہرا

سر پہ جو باندھ لیا تو نے مری جان سہرا
دیکھ مکھڑے کو ترے ہو گیا حیران سہرا

پھول مقیش کے جب چہرۂ انور پہ پڑے
ہو گیا پھر تو ترا رشک گلستان سہرا

سر چڑھا جب سے ہی نوشاہ کے بس اترا کر
پانون پھیلانے لگا تا بہ گریبان سہرا

پونہچے کسطرح نگاہ اوس رخ روشن پہ تری
بن گیا آج درِ حسن کا دربان سہرا

پانون پھیلائے ترے منہ پہ جو یہ سوتا ہی
نہ جگا اسکو صنم تیرا ہی مہمان سہرا

فصل سجدۂ شکر خدا جلد بجا لایا
نظر آیا ترے مکھڑے پہ جو ای جان سہرا

پیارے نوشہ کا مرے پیارا سا آیا سہرا
مشک و عنبر سے ہی سارا یہ بسایا سہرا

موتی صدقے ہوئے چہرے پہ مرے نوشہ کے
لعل و یاقوت کا جو مین نے بندھایا سہرا

کوئی دنیا مین نہ ایسا نظر آیا مجھکو
آج دولھا کا مرے جیسا ہی آیا سہرا

بے بہا اسمین جواہر مین عجیب اور غریب
کسی نوشہ نے تو ایسا نہین پایا سہرا

فصل ملجائیگا اب تجکو بہت سا انعام
تو نے دولھا کا جو پیارا سا بنایا سہرا

## ردیف بای موحدہ

پہلے کہین مُنہ اپنا تو بنوائے آفتاب
جب بھی مقابلے کو ترے آئے آفتاب

کیا منہ ہی تیرے سامنے جو آئے آفتاب
یہ ہونٹھ آنکھ ناک کہان پائے آفتاب

اولٹے نقاب بادِ صبا رخ سے گر ترے
خجلت سے بس سحا مین چھپ جائے آفتاب

اوس غیرتِ قمر کو مرے دیکھ لے اگر
دنیا مین مُنہ نہ پھر کبھی دکھلائے آفتاب

اوس وقت میرے دلکو ہو پھر عید کی خوشی
جسدن مری بغل مین وہ آجائے آفتاب

کیسا شبِ وصال مین جلد آتا ہی نکل
ایسا خدا کرے کہ یہ جل جائے آفتاب

یارب طفیل سرورِ کونین فضل کو
مُنہ اپنا روزِ حشر نہ دکھلائے آفتاب

سیرِ گلشن کی مین جا کر کیا کرون بے یار اب
خوش نہین آتا ہی مجکو باغبان گلزار اب

چشمِ جانان کے مقابل آکے دیکھین تو سہی
آنکھ گلشن مین تو کھولے نرگسِ بیمار اب

دیکھنا گھر بار کیسا اور کیسا گلستان
میرا تو مسکن ہوا ہی کوچۂ دلدار اب

ضبط ہو سکتا نہین ہی مجسے اب عشقِ بتان
رازِ پنہان کا دلا ہو جائیگا اظہار اب

چھوڑتا ہی آج تو صیاد جب آئی خزان — دیکھے کیا بلبل چمن مین گل کیجا پر خار اب
رنج و غم جانے دو رندو دلمین اب ہو جاوے جوش — بزم مین آتا ہی دیکھو ساقی سرشار اب
بڑھتا جاتا ہی گریبان کیطرف دست جنون — ہی یقین باقی نرہجائیگا کوئی تار اب
للہ الحمد آج کیا ساقی کا جاری فیض ہی — تشنہ لب کوئی نرہجائیگا بس میخوار اب

**فضل** کہدے اوس برہمن سے یہ ہی حکم خدا
ڈالسے پڑھ کلمہ نبی کا توڑدے زنار اب

بے پردہ نقاب جائین چمن مین آپ — لالہ حسد سے کھائیگا داغ اپنے تن مین آپ
بہتر لبون کے واسطے سرخی ہی پان کی — بیفائدہ لگائین نہ مسّی دہن مین آپ
دو داد عاشقونکی کرو رحم اون پہ کچھ — بٹّا نہ اب لگائیے اپنے چلن مین آپ
انسان تو کون چیز ہی جلاد چرخ سے — دعوی کرین بجا ہی اگر بانکپن مین آپ
ہرگز کچھ اوس صنم سے ہی ہمکو گلہ نہین — ڈوبے ہم اپنے ہاتھون سے چاہ ذقن مین آپ
زندانمین پھر دوبارہ وہ آفت اوٹھائیگا — جائینگے اوسکے پاس جو دیوانپن مین آپ
لاغر تمھارے غم مین ہوا **فضل** اسقدر — ڈھونڈھے نہ پائینگے اوسے پیرہن مین آپ

## ردیف تای فوقانی

یاد کیا آیا کسیکا ابروِ خمدار رات
چل گئی بس دل پہ میرے ناگہان تلوار رات

تیرے گیسو کے تصور مین صنم جو سو گیا
خواب مین دیکھا کیا مین کالے کالے مار رات

گر خبر لینا ہو تو اب اے مسیحا لے خبر
کیا کہون کیسا کراہا ہی ترا بیمار رات

وصل مین کیا بھول کیصورت وہ گل کمھلا گیا
ٹوٹ جب مجسے گیا اوسکے گلے کا ہار رات

کیا کہون خوش ہو کے کیسا رنج پھر مجکو ہوا
دن کو تھا اقرار وصل اور کر گئے انکار رات

راستہ دیکھا بہت پر وہ نہ آیا گلبدن
دل کی جا کھٹکا کیا پہلو مین میرے خار رات

کی تھی گستاخی ہنسیکی دن کو اونسے اور نے
بیخطا مجسے ہوئے اے **فضل** وہ بیزار رات

گزک دے اونکو تو ساقی جو ہون کباب پرست
ہمین شراب دے جا کہ ہین شراب پرست

دکھایا چہرہ کو اوس مہروش نے جبسے ہمین
عزیزو ہو گئے ہم پھر تو آفتاب پرست

یہ تیرے مصحفِ رخ کے صنم نظارے سے
زمانہ کہتا ہی مجکو تو ہی کتاب پرست

کسیکے عارضِ گلگون کے عشق مین سن لو
ہوئے ہین بلبلو ہم بھی تو اب گلاب پرست

ندا جو گور غریبان پہ دی کبھی جا کر
صدا یہ کانمین آئی یہان ہین خوب اب پر ست
عبث گلہ ہی ترا اوسکے منہ چھپانیکا
دلا یہ ہوتے ہین معشوق کل نقاب پرست
کوئی نہین ہی زمانے مین پیری کا طالب
ہین ڈہلے سب کے سب اس دہر مین شباب پرست

رہ خطا پہ ہین جو زرپرست ہین ای فضل
رہ صواب یہی ہی کہ ہون ثواب پرست

کرنا نہ کسی سے تو مرے یار محبت
جو کام نہ آئے وہ ہی بیکار محبت
بلبل نہ لگا دل کسی محبوب سے ہرگز
دیتی ہی گل تر کے عوض خار محبت
اس راہ مین مین عاجز و مجبور نہوتا
تو نے ہی مجھے کر دیا ناچار محبت
اوس طفل برہمن کے تصور مین بلا شک
پہنائیگی اک دن مجھے زنار محبت
ویرانے کو کر دیتا ہی آباد تعشق
صحرا کو بنا دیتی ہی گلزار محبت

غافل نہو ای فضل ذرا ہوش مین آؤ
دیوانون کو کر دیتی ہی ہشیار محبت

جو وعدہ کر کے نہ آیا وہ میرا گلرو رات
تھمے نہ آنکھ سے پھر تو یہ میرے آنسو رات

نظر سے گر گئی بس میری عطر کی خوشبو
جو سونگھی وصل مین اونکے بدن کی خوشبو رات

ترے گلے کا مجھے یاد آ گیا جگنو
نظر پڑا نہ مجھے اوڑتے جو کوئی جگنو رات

اندھیرا ہو گیا آنکھوں مین اور نہ نیند آئی
نہ آیا پہلو مین میرے جو میرا مہرو رات

تمھارے ہجر مین گھبرا کے دل یہ آخر کو
نکل کے پھرتا رہا گھر سے کیسا ہر سو رات

غضب کا جذب ہی اوس دلربا کی الفت مین
نکل گیا دل ناشاد چیر پہلو رات

بغل سے تیغ کو لپٹا کے سو گیا تو فضل
جو یاد آ گئی تجکو کسیکی ابرو رات

دیدے ساقی مجکو بھر کر کوئی می کا جام جھٹ
کرتا ہی پورا خدا اہل سخا کا کام جھٹ

یون تو اے مشکلکشا تجکو نہین کرتے ہین یاد
جب کوئی مشکل پڑی لیتے ہین تیرا نام جھٹ

گر تو لایا جلد میرے خط کا اے قاصد جواب
دیر ہو نیکی نہین دونگا تجھے انعام جھٹ

کسطرح ہوتا ہی وہ وحشی غرض پر اپنی رام
پھر بدلجاتا ہی دیکھو وہ بت خودکام جھٹ

مصر کے بازار مین یوسف نہ بک سکتے کبھی
مین اگر ہوتا لگاتا سب سے بڑھکر دام جھٹ

یہ نہین معلوم مجکو کیا ہوئی مجسے خطا
نام پر دیتا ہی میرے فضل وہ دشنام جھٹ

## ردیف ثای مثلثه

گرنہون اہل جنون زندانمین زندان ہی عبث
جس گلستانمین نہون بلبل گلستان ہی عبث

نحن اقرب قول ہی جسکا پھر اوسکو چھوڑکر
دل لگانا ان بتون سے ای مسلمان ہی عبث

ای جنون ہرگز گریبان کی طرف لیجا نہ ہاتھ
گر نہین باقی گریبان پھر یہ دامان ہی عبث

جو کہ دم بھرتا ہی تیری بندگی کا ہر گھڑی
مارنا ایسے بشر کا سن لے ای جان ہی عبث

رشک چشم آہو اونکی آنکھین ولیکن ہین سبھی
جس بیابان مین نہو آہو بیابان ہی عبث

تیر مژگان صنم کا دلمین میرے کھاؤ ہی
جو نہ ڈوبے خون عاشق مین وہ پیکان ہی عبث

فضل کی جو کچھ خطا ہو عفو کر دے اب اوسے
اتنا غصہ بینوا پر کرنا خاقان ہی عبث

نیم جان جاتا ہی چھوڑے مجکو قاتل الغیاث
الغیاث اور الغیاث ای شاہ عادل الغیاث

الامان کیا کچھ ہی سحر آنکھونمین اوسکی الامان
کرتے ہین عامل بھی سب اوسکے مقابل الغیاث

چین سے رہتا تھا مین کیا جانتا تھا زلف بلا
کس بلا مین ہی پھنسایا تونے ای دل الغیاث

تیرے مقتل مین جو دیکھا ہمنے قاتل جاکے آج
کرتے ہین سو خدا منہ کرکے بسمل الغیاث

تیری آمد سنکے ای صیادِ ظالم باغ مین
ملکے کرتے ہین خدا سے سب عنادل الغیاث

جنکا دل لیکر چلا آیا ہی تو ای میری جان
تیرے در پر آکے کرتے ہین وہ بیدل الغیاث

بھولا ہی کس بات پر ای فضل تو بتلا مجھے
خوف سے کرتے ہین اوسکے جب کہ کامل الغیاث

## ردیف جیم تازی و فارسی

سیر کرنیکو وہ آتے ہین سوی بازار آج
دیکھیے کتنے ہوں مفتوں دیکھکر دیدار آج

ذبح کر ڈالونگا فوراً تجکو مین وقت سحر
وصل کی شب ہی نہ بول ای مرغ تو زنہار آج

تیری محفل مین اگر ہوگا رقیبوں کا گذر
دیکھنا چلتی ہی کیسی ای صنم تلوار آج

آرزو ابتو یہی ہی ساقیا دے وہ شراب
ہوش مین رہنے نہ پائے کوئی بادہ خوار آج

آمد آمد کی خبر سنکر تری ای گلبدن
پھولے جامے مین خوشی سے ہین گل و گلزار آج

کیا چمکتے ہین ستارونکی طرح دندان یار
نکلے ہین گویا سمندر سے در شہوار آج

اپنے آقا سے کہیگا فضل کل روز جزا
لو خبر جلد سے میری سید ابرار آج

جن سے بیرویوں یہ اپنی جان ہم کھوتے ہین آج
منہ کو اپنے آنسوون سے آہ وہ دھوتے ہین آج

کل جو تخت سلطنت پر بیٹھکر کرتے تھے حکم
آہ وہ زیرِ زمین تنہا پڑے سوتے ہین آج

جس صنم کے حسن کی پھیلی ہی عالم مین ضیا
تخم الفت اوسکا کشت دلمین ہم بوتے ہین آج

سیر کو جاتا ہی قاتل بے نقاب اب دیکھیے
راستے مین عاشقون کے کتنے خون ہوتے ہین آج

آتشِ دوزخ کی حرام ای فضل ہو گی اونپہ کل
آخرت کے خوف سے دنیا مین جو روتے ہین آج

دلمین اپنے جو کہ تیرا تخم بوئے احتیاج
دین و دنیا سے اوسے کیونکر نہ کھوئے احتیاج

ایک بوسے پر لبون کے آج تمکو ای صنم
نقد دل دیتا ہون لوگر اسکی ہوئے احتیاج

کتنی ہی تدبیر کیجے کچھ نہین چل سکتا بس
جب پکڑ کر غم کے دریا مین ڈبوئے احتیاج

دوستی جس سے کرے تو یہ ثمر اوسکو ملے
عمر بھر آرام سے پھر وہ نہ سوئے احتیاج

وہ بلائے جان ستان تو ہی کہ جو تجھسے ملے
غم مین تیرے آنسوون سے منہ وہ دھوئے احتیاج

یہ دعا ہی تجھسے یارب میری کر اسکو قبول
جسطرح ہم رنج سے روتے ہین روئے احتیاج

چین پھر کیونکر پڑے دنیا مین دنیادار کو
نشترِ غم فضل جب دلمین چبھوئے احتیاج

بتا ؤ سیر کو آتا ہی کون گلرو آج
جو تک رہی ہی یہ نرگس چمن میں ہر سو آج

گیا ہی باغ سے یہ کون گلبدن ؤن کو
کھلی جو شکو نہین ہی چمن مین شبو آج

جلین چراغ نہ بازار مین کہو جا کر
کہ شب کو آئیگا وہ بے نقاب مہرو آج

گیا ہی کون چلا پاس سے ترے ای دل
کہ جسکے غم سے نہین تھمتے ہیں آنسو آج

نہین چمکتے ہین زر کے ستارے بالونمین
چمکتے ہین شب تاریک مین یہ جگنو آج

بتا ؤ فضل مرے دلکو کسطرح ہو قرار
چلا گیا ہی مرے پاس سے وہ دلجو آج

بے خطا کیون مارتا ہی دیکھ ای قاتل تو سوچ
کم ملیگا دوسرا مجسا کوئی بیدل تو سوچ

کھولنا اسدم نہ پردہ رخسے ای رشک قمر
شرم ہی لازم کہ یان ہی غیر بہ محفل تو سوچ

نام اب بھی اوسیکا جسنے مارا ہی تجھے
عشق کامل ہی اسیکا نام ای بسمل تو سوچ

اوسکے کاکل پر جو لہرا کر رہجاتا ہی تو
دیکھ وہ کالی بلا ہی خوب سا ای دل تو سوچ

گر پڑے شاید کہین لیلا نہ آہ قیس سے
لے نہ سوے نجد جانا ساربان محمل تو سوچ

پوچھتا ہون یہ مین تجھسے تو ہی کہہ انصاف سے
دل ستانا عاشقونکا اس سے کیا حاصل تو سوچ

فضل مین کہتا ہون تجھسے خواب غفلت مین یہان — کبتلک سوتا رہیگا سخت ہی منزل تو سوچ

## ردیف حاے حطی

خانۂ تن مین اکیلی جبکہ گھبراتی ہی روح — کوچۂ دلدار مین وسدم چلی جاتی ہی روح

چھوڑکر تنہا یہان مجکو چلی جاتی ہی روح — یار جب آتا ہی تو پھر لوٹ کر آتی ہی روح

دل تو پھنستا ہی بتون سے دوستو بتلاؤ تو — مجکو حیرت ہی کہ پھر تکلیف کیون پاتی ہی روح

بے خبر للہ میری ابتو آکر بے وفا — غم مین تیرے دیکھ اب لخت جگر کھاتی ہی روح

زندگی کی ہیہد ہو اب کوئی بھی صورت نہین — ہچکیان لے کے پیغام اجل لاتی ہی روح

بھاگتا ہی یہ دل دیوانہ سب سے اسطرح — بستیون سے وحشیونکی جیسے گھبراتی ہی روح

عاشق صادق کی جان گرچہ کسی جانان کے پاس — قبر مین قاتل کا لیکر نام چلاتی ہی روح

اوسکے پہلو مین رقیب روسیہ کو دیکھکر — جسم سے بیساختہ میری نکل جاتی ہی روح

دیکھ لیتی ہی کہین فضل جو اوس محبوب کو
پھر تو فرط بیقراری سے مچل جاتی ہی روح

پاؤن جو اوسکی کاکل پیچان کسیطرح — چھوڑون نہ پھر وہ زلف پریشان کسیطرح

آجا تو میرے پاس مری جان کسیطرح — نکلے یہ دل سے ہجر کا پیکان کسیطرح

اولجھا ہوا ہی گیسوے جانان مین دل مرا — چھوٹا نہ اوسکے ہاتھ سے دامان کسیطرح

اوس بت سے دل لگا کے بس اس دہر مین — نکلا ہمارے دل کا نہ ارمان کسیطرح

گر آہنی سپر بھی ہو دل چھد ہی جائیگا — رکتا نہین وہ ناوک مژگان کسیطرح

فرقت مین تیری رنج والم کو بساؤنگا — آباد ہو یہ دل کا بیابان کسیطرح

صیاد عندلیب کو بہلائے گرچہ لاکھ — بھولے نہ وہ قفس مین گلستان کسیطرح

فصل بہار آئی جنون کا ہوا ہی زور — بچتا نہین ہی اب یہ گریبان کسیطرح

دیوانہ تیرا فضل مچاتا ہی شور یہ — آ میرے مہربان سو زندان کسیطرح

## ردیف خاے معجمہ

مے پلادے آج وہ اے ساقی سرشار سرخ — جسکے نقشے سے نظر آئین در و دیوار سرخ

اوسکی محفل سرخ پوشون سے ہی ایسی سرخ آج — جیسے ہین فصل بہار مین گل و گلزار سرخ

دھیان مین اوسکے رخ گلرنگ کے اے دوستو — روتے روتے ہوگئے ہین دیدۂ خونبار سرخ

دیکھلے وہ لال ڈورونکی خمار آلودہ آنکھ — جسنے دیکھی ہو نہ ایسی نرگس بیمار سرخ

اوسکے گورے ہاتھون پر کھلتا ہی یون رنگ حنا
جیسے ہی سب لال پھولون مین گل گلنار سرخ

بھول جائے آسمان سب شوخی رنگ شفق
دیکھلے گر اوس پری رو کے گل رخسار سرخ

ہوگئی اس درجہ خون آلودہ میرے قتل سے
کتنا دھلوایا ہی تونے پر رہی تلوار سرخ

غیر تو پہنین سیہ پوشاک سر سے تا بپا
میرے ماتم مین غضب ہی ہو لباس یار سرخ

حسن یوسف کا وہی ای فضل ہووے مشتری
پاس جسکے ہون ہزارون سیکڑون دینار سرخ

وہ بل ہی اونکے گیسو مین جیسے ہرن کی شاخ
دیکھو اگر کلائی کہو یاسمن کی شاخ

لاغر ہوا ہون ایسا ترے ہجر یار مین
ہوتی ہی جیسے خشک چنار کہن کی شاخ

مرجائینگی سرون کو پٹک کر یہ قمریان
ای باغبان نہ کاٹ تو سرو چمن کی شاخ

کچھ وصف خط سبز صنم کا رقم ہو جب
کاغذ ہو برگ گل تو قلم نسترن کی شاخ

یاد آگئی وہ کاکل خمدار مشک بو
جسوقت ہمنے دیکھی غزال ختن کی شاخ

بالونمین شانہ فضل نہ سرمہ ہی آنکھونمین
کاٹی ہی کیا یہ پیری نے آبانکین کی شاخ

## ردیف دال مہملہ

دم بھر کے لیے آتا ہی فریاد ہی فریاد
دل لیکے چلا جاتا ہی فریاد ہی فریاد

ہر روز ترے ہجر کا غم ای بت کافر
دل اور جگر کھاتا ہی فریاد ہی فریاد

یہ دل مرا نشتر زنی درد و الم سے
خون ہو کے بہا جاتا ہی فریاد ہی فریاد

پابندی بلبل کے لیے موسم گل مین
صیاد قفس لاتا ہی فریاد ہی فریاد

او سخت دل اس دل کی خبر بہر خدا لے
بے تیرے یہ گھبراتا ہی فریاد ہی فریاد

اس فضل کی رسوائی پہ وہ شوخ ستمگر
مخلوق کو ہنسواتا ہی فریاد ہی فریاد

نہ پوچھ بلبلو ہی باغ مین کہان صیاد
خدا کرے وہین غارت ہوا ہی جہان صیاد

خوشی سے سیر چمن آج کر لے ای بلبل
ذرا نہ چھوڑیگا کل تیرا یان نشان صیاد

ہی بالیقین تجھے گلچین حسد عنادل سے
بلایا باغ مین تو نے جو میہمان صیاد

نہ پوچھ تجھسے جو پہنچا ہی بلبلونکو ملال
بیان کرونین کہان تک ہی داستان صیاد

اسیر کرتا ہی بلبل کو موسم گل مین
الٰہی قبر سے نکلے تری دھوان صیاد

بہار مین تو رخ گل دکھا دے بلبل کو / وگرنہ مفت مین دیدیگی اپنی جان صیاد

پھنسا تا کیسا ہی دم دیکے اپنے پھندے مین / نہ دیکھا ہمنے کوئی ایسا خوش بیان صیاد

یہ ہوتا ہی ہمین معلوم فکر سے اوسکی / نہ چھوڑیگا کہین بلبل کا اب نشان صیاد

درِ قفس ہی کھلا بلبلونکا باغ مین آج / ہوا ہی اندنون شاید کہ مہربان صیاد

قفس سے موسم گل مین اگر رہا کردے / نہ چھوڑے پھر کبھی بلبل یہ آستان صیاد

اسیر کرکے عنادل کو کس غضب سے فضل
بہار باغ کو کر دیتا ہی خزان صیاد

کرتی ہی انسان کو یون عشق کی تاثیر زرد / جیسے کرتے تانبے کو ہین صاحب اکسیر زرد

تو نے پہنی ہی گلے مین اپنے جو ای سیمتن / رنگ سے ہین تیری سونیکی ہی زنجیر زرد

عاشقو پہنو بسنتی پیرہن تم بھی ذرا / آج وہ پوشاک پہنیگا بُتِ بےپیر زرد

آئنا مانی سے کہو اونکے سنہرے رنگ کی / آب زر سے اسطرح کھینچے کہ ہو تصویر زرد

آگئی ہی ای صنم فصل بسنت اب عنقریب / آپ بھی اب پیرہن کی کچھ کرین تدبیر زرد

اسکو کسکا عشق ہی پروانو تبلادو مجھے / جو نظر آتی ہی شب کو شمع کی تنویر زرد

جو لکھے اوصاف اوس حسن طلائی رنگ کے
ہو گئی نامے کی پھر تو فضل سب تحریر زرد

ایسا تو دیکھا نہو گا چاند کا سارا سفید
دیکھلے اب ناصحا آ کر نہ اوسکا تو سفید

حاصل اس پیری مین نیکا نہین لطف شباب
بادہ خوار یکا مزا کیا جب ہوے سب مو سفید

کر تو اپنے نور سے روشن جہان کو ہر طرف
جسطرح سے چاند کرتا ہی صنم ہر سو سفید

اپنے عاشق کا کیا تو نے نکچھ اصلا خیال
خون تیرا ہو گیا شاید کہ او گلرو سفید

کیا اثر تیرا پڑا ای مہ جبین عشاق پر
موتی بنجاتے ہین اونکے رونیمین آنسو سفید

فکر دنیا مین پڑا ہی اب تلک ای افضل تو
ہو گئے حتی کہ سب موی سر و ابرو سفید

کبتک صنم تمہارا یہ گھایل اوٹھائے لاڈ
جسکے ہوئے دل وہی بیدل اوٹھائے لاڈ

وہ نازنین جو ناز کسی جلسے مین کرے
مین کیا ہون ناصحا سبھی محفل اوٹھائے لاڈ

مشتاق ہی یہ سینہ تو تیر نگاہ کا
خنجر کا تیرے یہ دل بسمل اوٹھائے لاڈ

اسوقت قتل کرتا ہی مجکو تو تیغ سے
دیکھینگے کون پھر ترا قاتل اوٹھائے لاڈ

عاشق تمھارے ناز اوٹھاتے ہین اسطرح
جسطرح گل کا عشق عنادل اوٹھائے لاڈ

بیچارے رند کیا ہین اگر دیکھ لے تجھے
تو وہ صنم ہی تیرا توکل اوٹھائے لاڈ

مرنے کے بعد عالم برزخ مین فضل کا
کیا فضل حق ہی قبر کی بھی گل اوٹھائے لاڈ

## ردیف ذال معجمہ

طرفہ تاثیر کا ہی واہ تمھارا تعویذ
درد سر کھوتا ہی عشاق کا سارا تعویذ

چشم بد دور ذرا کھولکے دیکھو آنکھین
چاندنیکی کی جگہ پر ہی یہ پیارا تعویذ

باندھ لینا اسے جوتی ہین تم اپنی ایجان
مشک و عنبر سے لکھا مین نے یہ سارا تعویذ

اوسکے بالونمین ذرا دیکھو تو کس لطف کے ساتھ
بن گیا گویا شب تار کا تارا تعویذ

اب تو ہوجائیگا منہ پر نظر بد کا اثر
تمنے کیون اپنے گلے سے یہ اوتارا تعویذ

کچھ تو پریون کے جھپیٹے کا اثر ہی تمپر
ای پری اب تو بہن لو یہ خدارا تعویذ

دل گیا فضل مرے ہاتھ سے بس جب او سنے
گورے بازو پہ وہ سونیکا سنوارا تعویذ

یہ تازہ اونکا سیب ذقن ہی بڑا لذیذ
ایسے ثمر کا بوسہ بھی ہوتا ہی کیا لذیذ

رہ رہ کے چھیڑتے ہین ہم اسواسطے اوسے
گالی بھی اوسکی ہمکو لگی بارہا لذیذ

اسواسطے ہم اوسکے گلستامین جاتے ہین
آتی وہان ہی کیا ہی ہین بس ہوا لذیذ

وہ گل ہی اور چمن بھی ہی اور سایہ کسترا بر
جلد پیسے ساقیا مئے گلگون پلا لذیذ

الفت نکر میں کہتا ہون وس سرو ناز سے
دیکھا نہ پھل کبھی تجھے ہر گز ولا لذیذ

مدت کے بعد فضل شب وصل میں ہمین
اوسکے لبونکا ذائقہ کیسا ملا لذیذ

## ردیف رای مہملہ

آج محفل میں ہیے گا مراد لبر ساغر
ساقیا دیر نکر جلد دے بھر کر ساغر

بزم جانان مین نہین ہمکو میسر ساغر
پیے میخانے مین میخوارونے بھر بھر ساغر

ابر ہی باغ ہی وہ گل ہی کنارجو ہی
دل یہی کہتا ہی میخوارونکا ساغر ساغر

بعد مدت کے مرا رشک چمن آیا ہی
ساقیا دے مئے گلرنگ سے بھر کر ساغر

ہاتھ سے لیکے مرے پھینکدیا اوی ساقی
لیگیا یار کے جب منہ کے برابر ساغر

ساقیا لطف اوٹھے جب مجھے میخوار یکا
اپنے ہاتھون سے پلائے جو وہ دلبر ساغر

جام مئے فضل کو دیتے ہوئے شرماتے ہو کیون
کیا نہین اوسنے پلایا تمھین اکثر ساغر

دیکھ سن لے تو ذرا لوٹ کے قاتل تقریر
کچھ کیا چاہتا ہی تجھسے یہ بسمل تقریر

تو جو کہتا ہی کہ تقریر کرے مجھسے کوئی
دل تو قابو میں نہیں کیا کرے بیدل تقریر

جان پر کھیل کے پروانے کیصورت تجھسے
آج کرلونگا ستمگر سر محفل تقریر

یہ بھی ہو جائیگا صیاد سا جانی دشمن
نکرو باغ مین گلچین سے عنادل تقریر

ہوش جاتے ہیں رستم کے بھی جسکے آگے
کسطرح کر سکے اوس سے یہ مرا دل تقریر

اے دل زار سمجھ بوجھ کے کرنا فریاد
بے محل سنتے نہیں حاکم عادل تقریر

فضل جو کہتا ہی یہ سچ ہی خدا کے آگے
کچھ نہیں چلنے کی قاتل تری باطل تقریر

اس نزاکت پہ ہی سونیکی یہ بھاری زنجیر
اس لیے اوسکے گلے سے یہ اوتاری زنجیر

واہ اس سیحنی جوڑے یہ طلائی زیور
واہ کیا کھلتی ہی گردن پہ تمھاری زنجیر

آگے دیکھو تو ذرا غور سے اوس لبر کی
ساتھ تعویذ کے گردنمین ہی پیاری زنجیر

جوش وحشت مین صنم آج نگہبانون کو
توڑکر پانون سے دیوانے نے ماری زنجیر

ہوگی دیوانون کی اے یار رہائی کسدن
دیکھیں کب ٹوٹتی ہی منت کی تمھاری زنجیر

اوسکے کوچے سے کہین فضل نہین جاسکتا
گیسوِ یار کی ہی پانؤنمین بھاری زنجیر

نہ کیون اوس لعل لب کو غلبہ ہو لعل بدخشان پر
ہی غالب خیِ لب خیِ یاقوت و مرجان پر

لکھا قسمت مین تھا اپنی یہان صیاد کا گھر ہی
بلا سے میری ای مالی بہار آئی گلستان پر

اگر دعوی کرے کچھ ہمسری کا آبداری مین
تصدق کر کے گھر کو پھینکد و نگا تیرے دندان پر

شب فرقت مین گھبرا کر جو سوے آسمان دیکھا
تمھارے رخ کا دھوکا ہو گیا کل ماہ تابان پر

اگر آنکھون سے دیکھے تو اوسکی جھلک کو ناصحا دیکھے
یقین ہی جان دیدے تو بھی اپنی روے جانان پر

ہماری بیقراری اب فرشتون کو رولاتی ہی
یہ بختی ہی صدے آہ جب گردون گردان پر

اجل ای فضل آ پہونچی تمہی اسمین نہین کچھ شک
نگہ قاتل کی بیدھب پڑ رہی ہی تیغ بران پر

تری فرقت مین کیا کیا بار اوٹھا ہمنے اس تن پر
مٹادینگے لگا کر آگ جھگڑا اس کے خرمن پر

نہین اسو جھسے ترٹپا مرالاشہ بوقت قتل
لہو اوڑ کر نہ پڑ جائے کہین قاتل کے دامن پر

تری آرایش تن سے مجھے یہ خوف آتا ہی
نظر شاید نہ لگ جائے کسیکی تیرے جوبن پر

ستمگر قتل کرکے عاشقون کو تیغ فرقت سے
نہ لے ظالم تو ایسا خون ناحق اپنی گردن پر

ذرا چلکر چمن مین صبح کو تم آجکل دیکھو
گل و بلبل بہم مونہ لگے بہار آئی ہی گلشن پر

نہین اک طائرِ دل میرا اوسیر ہی فقط مائل
زمانے کے ہین سب عاشق فدا اوس صید افگن پر

مرا مین جسکی الفت مین کبھی اوسنے نہ فضل آکر
اٹھائے فاتحہ خوانی کو ہاتھ اس میرے مدفن پر

یہ دیکھو قسمت کی اپنی خوبی کہ پیچ مین مرغ دل کو لاکر
بناتے ہین مجکو اپنا وحشی وہ زلف مشکین سونگھا سونگھا کر

نہ آہ کھینچی نہ سانس تک لی زمین پہ گرتے ہی دم نہ مارا
لگایا تیر نگاہ تو نے کمان ابرو جسے پہ چڑھا کر

ہوئی حنا سے جو اوسکو رغبت تو ڈرتے ڈرتے کہا یہ مین نے
کریگا کس کس کا خون ناحق یہ مہندی ہاتھون مین تو لگا کر

تمہارے در پر تمہارے عاشق تمہارے غم مین پڑے ہین بیخود
تمہین ہی لازم کہ دو تسلی تم اون کو اپنے گلے لگا کر

بیان اب کیا کرون مین تم سے قسم خدا کی ہی مجکو یارو

کیا ہی ساقی نے اپنا بندہ مئی محبت پلا پلا کر

نہین ہی دلکو مرے قرار اب کہ اضطرابی سے جان ہی برلب

قسم ہی تیری کہ جب سے تونے چھپا لیا منہ ہمین دکھا کر

ہوا ہی کیا تجکو فضل سودا کہ فکر شعر اور یہ بوڑھاپا

اب اٹھ تو جلوت سے بیٹھ خلوت مین یار کی قطع ماسوا کر

قتل کرتا ہی جس انسان کو وہ بد دل ہو کر
لذت عشق وہی پاتا ہی بسمل ہو کر

بعد مردن ترے کوچیکی جو یاد آئیگی
باغ جنت سے نکل آؤنگا داخل ہو کر

پھر گیا دل جو ترے گیسوؤنکی الفت سے
ٹل گئی کیسی بلا سر سے یہ نازل ہو کر

پونہچا اوس وقت پہ مین واہ ری قسمت جسدم
پھر گیا مقتل عشاق سے قاتل ہو کر

بعد مرنے کے بھی عشاق کی روحین وہ کر
نالے کرتی ہین گلستان مین عنادل ہو کر

ہوش رہتا ہی بجا جانو نہین تیرا تقوی
ناصحا آئے تو گر یار کی محفل ہو کر

سمجھو اوسکو مجھے اک جان دو قالب کیطرح
پاس رہتا ہی وہ دلدار جو اکدل ہو کر

نکلے میدان محبت مین جو کامل ہوکر
وہی اس راہ مین ثابت قدم ای فضل ہوئے

اوٹھے پہلو سے اگر میرے خفا تو ہوکر
پھر تو بہجائے جگر آنکھون سے آنسو ہوکر

مرے مدفن کیطرف ہووے جو اوس گل کا گذر
وہین روح اوس سے لپٹ جائے مری بو ہوکر

وہ عطا دیکھلے اوس بت کو مرے تو جو کہین
پھر وہین ٹوٹے مسلمان سے ہندو ہوکر

عشق سے ابرو و نیچ تو والا ای دل
ڈنک مارینگے تجھے دیکھنا بچھو ہوکر

دام کاکل مین پھنسین مچھلیان فوراً آکر
ہووے گر تیرا گذر یار لب جو ہوکر

جسکو سودا ہوا ان آنکھو نکا ری ای گلرو
دشت وحشت مین چلا جائے وہ آہو ہوکر

مثل خورشید کے ہوجاتا ہی روشن مرا گھر
فضل جاتا ہی ادھر سے جو وہ مہرو ہوکر

جوش وحشت نے کیا جب کہ وطن سے باہر
پھر نہ غیرت نے نکالا مجھے بن سے باہر

جلدی اچھی نہین دل بات سمجھکر کرنا
پھر نہین لوٹے گی ہوگی جو دہن سے باہر

سیر کو باغ کی وہ پردہ نشین آتا ہی
ابھی ای بلبلو ہوجاؤ چمن سے باہر

قدر پر دے مین ترے گیسوئے مشکین کی نہین
مشک بکتا ہی گران ہوکے ختن سے باہر

شب کو اوس ماہ کی مین کیا کہون اللہ اللہ
نکلی ہوتی ہی ضیا جامۂ تن سے باہر

خون پروانے کا گردن پہ ہو اوسکی اوسوقت
نکلے جب شمع جلانے کو لگن سے باہر

فضل اس بات کی کچھ علت غائی نہ کھلی
کسلیے دست سکندر تھے کفن سے باہر

کسطرح ہو گل عارض جانان کے برابر
ہوتا نہین تارا مہ تابان کے برابر

ممکن نہین گر خلد کا بھی ہو کوئی میوہ
لذت مین ہو اوس سیب زنخدان کے برابر

کیا تاب ہی کیا زہرہ کسی دشت جنونکا
وحشت مین ہو مجنون کے بیابان کے برابر

گر رستم دوران کا بھی ہو تیر جگر دوز
کیا کام کریگا ترے مژگان کے برابر

واللہ اک اد نا سی چٹائی ترے در کی
ہی ہمکو تو بس تخت سلیمان کے برابر

ہر چند کہ موزون ہی ترا سرو بھی قمری
لیکن نہ مرے سرو خرامان کے برابر

تا زیست نہ چھوڑونگا کبھی ہاتھ سے اے فضل
پونہچون اگر اوس گوشۂ دامان کے برابر

رکھ دیا یار نے وہ بار بشر کے اوپر
ملک و جن نہ اٹھائین جسے سر کے اوپر

تیر کی تیرے ملی دلکی زبان کو لذت
تیغ کا ہاتھ لگا یار جگر کے اوپر

حسن سے اوسکے پریزادونکو نسبت کیا ہی
روشنی رخ جانان ہی قمر کے اوپر

بال سے بھی جو ہو باریک پھر اوسپر یہ بوجھ
زلف کو کھول کے مت ڈال کمر کے اوپر

نگرای شمع سر بزم تو پروانیکا خون
دیکھ کلگیر کھڑا ہی ترے سر کے اوپر

سرخی لب ہی کہین لعل بدخشان سے بڑھی
تاب دندان ہی کہین آب گہر کے اوپر

ہجر مین اوسکے اگر فضل بہاؤن آنسو
پھر تو دریا بھی نہو دیدۂ تر کے اوپر

جب کہ مجھسے گیا یار وہ مرا یار بگڑ
دل کا سارا گیا پھولا ہوا گلزار بگڑ

باتون باتون مین گئے تم دم گفتار بگڑ
کھیل اپنا جو بنا تھا وہ گیا یار بگڑ

شانہ اوس گیسو مین مشاطہ سنبھل کے کرنا
پھر غضب ہو گا گیا جو کہین یہ مار بگڑ

آج کیا بگڑے ہین وہ مجھسے کہ ہاتھون سے مرے
کل شب وصل مین اونکا جو گیا ہار بگڑ

کشتے پر کشتے گرین پشتے کے پشتے لگ جائین
نہ کبھی جائے ذرا ابرو کی تلوار بگڑ

تو ہی خود جا کے حسینوں کا ہوا عاشق آپ
کیا خطا میری ہے مجھسے نہ دل زار بگڑ

دل یہی کہتا ہے مجھسے جو محبت ہے تجھے
بگڑے وہ لاکھ طرح تو نہ خبردار بگڑ

حال دل فضل جو اپنا میں کبھی کہتا ہوں
رعب سے اوسکے مرا جاتا ہے اظہار بگڑ

## ردیف زاے معجمہ

سن لے جو کوئی کانوں سے اوس یار کی آواز
پھر زندگی بھر وہ نہ سنے تار کی آواز

سب ملکے ہم اب چرخ سے فریاد کرینگے
ہوتی ہے بلند ایک سے دو چار کی آواز

اس چیخنے چلانے سے کیا فائدہ یارو
وہ ایسی نہیں سنتا ہے بیکار کی آواز

کرتے ہو تم اس بزم میں کس شخص سے فریاد
مجمع میں کوئی سنتا ہے بیمار کی آواز

صیاد ابھی باغ میں پھر دوڑ کے جائے
سن لے جو کہیں بلبل گلزار کی آواز

پہلو میں مرے بیٹھیے گا جب کبھی آکر
سن لیجیے گا میرے دل زار کی آواز

گالی کے سوا فضل ذرا اوسکی زبان سے
ہمنے نہ سنی آہ کبھی پیار کی آواز

پوشاک جو ملے وہ کہیں جان جہان سبز
ان آنکھوں کے آگے مری بندھ جائے سمان سبز

اوس شوخ نے مسی جو زمرد سے بنائی
تا ہوئے جہانمین یہ مرا سرخ دہان سبز

ہوجائینگے قمری کیطرح سیکڑون عاشق
پہنیگا جو پوشاک ہر اسرو روان سبز

گھب جائے وہ عشاق کی آنکھونمین کیونکر
اوس شوخ نے رنگوایا ہی جو اپنا مکان سبز

آیا ہی گلستان مین پر صید وہ گلرو
کیا خوب دکھائی دین ہین تیر و کمان سبز

اوس بت کے خط سبز کی وہ مہر جو کرے مدح
ہوجائیگی تاثیر سے سوسن کی زبان سبز

خاتم ہی یہ کس سید ابرار کا افضل
پہنے ہوئے پوشاک ہین سب پیر و جوان سبز

## ردیف سین مہملہ

عشق مین مین نے ترے چھوڑ دیا گھر افسوس
پر نہ کی تو نے نظر مہر کی مجھپر افسوس

کہدو قاتل سے مین بیٹھا ہون جھکائے گردن
کیون نہین کاٹتا آکے تو مرا سر افسوس

اوسکی فرقت مین مین ای دوستو ایسا رویا
نکلا آنکھون سے جگر بھی لہو ہوکر افسوس

نہوئی ہمکو خبر لوٹ گئے آکر تم
اسلیے کرتا ہون مین ہاتھونکو ملکر افسوس

گھٹتی ہی کنج قفس مین یہی کہکر بلبل
خبر گل نہین دیتا کوئی لاکر افسوس

اپنے عشاق کی پرسش کیطرف سے دلبر
رکھ لیا چھاتی پہ تو نے سنا پتھر افسوس

کیا کرون فضل کہ اوس بت کا ہی پتھر کا جگر
کچھ اثر آہ بھی کرتی نہین اوسپر افسوس

خال سیہ نہین ہی یہ اوسکے دہن کے پاس
حبشی ہی تشنہ لب کوئی چاہ ذقن کے پاس

دندان نہین ہین اونکے لب سرخ کے قریب
موتی کسی نے رکھدیے لعل یمن کے پاس

زلف سیہ نہین ہی رخ یار کے قریب
آئینہ یہ حلب کا ہی مشک ختن کے پاس

یہ خال و خط یہ کاکل مشکین یہ روے یار
سنبل لگا ہوا ہی گل یاسمن کے پاس

ای بلبلو ہی کون سی صورت بچاؤ کی
صیاد نے کیا ہی بسیرا چمن کے پاس

ہم عاشقون کے دل مین کھٹکتا ہی مثل خار
جاتا ہی کوئی غیر جو اوس گلبدن کے پاس

ہر دم دعا ہی یہ مری اللہ کے فضل سے
اس فضل کو بھی جا ملے شاہ زمن کے پاس

ہجر مین جاتی رہی تیرے مری جان افسوس
وصل کا رہگیا بس دل ہی مین ارمان افسوس

کیا کہون آہ کہ قاتل نہوا خوش تجھسے
تو نے سینے کو نہ توڑا مرے پیکان افسوس

منزل قبر تلک اور تو جائین ہمراہ
مرے وہ ساتھ نہو سرو خرامان افسوس

آج زنجیروں سے کسکر ترے دیوانوں کو
لیے جاتے ہین سوئے خانہ زندان افسوس

فضل مدت ہوئی جس بت کی غلامی کرتے
نکلا اوس سے نہ ہمارا کوئی ارمان افسوس

## ردیف شین معجمہ

عشق کے باب مین ایسا ہی مرا دل خاموش
راز پوشیدہ مین جسطرح ہو کامل خاموش

قیل و قال آج یہان کرلے تو چاہے جتنی
کل وہان ہوگی تری گور کی منزل خاموش

دام لے لیکے مین بیٹھا ہون گئے ہین صیاد
اسلیے باغ مین ہین آج عنادل خاموش

سرفروشونکا ہی دروازہ پہ اوسکے مجمع
آج کس واسطے بیٹھا ہی وہ قاتل خاموش

کسقدر شور کیا کرتے تھے کل رند یہان
آج کسطرح یہ سب ہوگئی محفل خاموش

جو کہ زخمی ہو وہ کسطرح نہ تڑپے قاتل
تو ہی منصف ہے مین کیونکر رہون بسمل خاموش

کبھی تو پوچھے گا اے فضل وہ زاری سنکر
بیٹھا کیونکر رہون دل دیکے مین بیدل خاموش

اوس یار لاشریک لہ کی ہو گر تلاش
پھر شرک ہی کہ اور کسیکا ہو در تلاش

گر چاہتے ہین آپ یہ حاضر ہی نقد دل
لیلیجیے مفت ہی کیجے نہ زر تلاش

جب دم نکالدیگا نہ مجھے اپنے گھر سے یار | کر لونگا مین بھی جا کے کوئی اور گھر تلاش
رُکتا نہین کسی سے بھی اوسکا سنا ہی تیر | پھر کیسے اوسکے روکنے کی ہو سپر تلاش
ظلم و ستم کہانتک اوٹھائین تمہارے ہم | اب دوسرا کرو کوئی دل اور جگر تلاش
ملنے کی جستجو کرو لاتقنطوا پڑھو | جب تک نہ وہ ملے کرو شام و سحر تلاش
فضل اونکو بیدلی مری معلوم ہو گی خوب | مجبا ولد ہی مین کرینگے بشر تلاش

## ردیف صاد مہملہ

دلکو جو ہی اوس ابروِ خمدار سے اخلاص | اسواسطے رکھتا ہون مین تلوار سے اخلاص
بیمار ہوا ور زار ہو تر دیدہ ہو غم سے | جو کوئی کرے نرگس بیمار سے اخلاص
صیاد نے گلچین کو ملایا ہی غرض سے | بلبل سے کہو چھوڑدے گلزار سے اخلاص
کافر نہین وہ جسکو بتونسے ہو محبت | کافر ہی وہی جسکو ہی زنار سے اخلاص
بلبل کو گلونسے ہی گلستانمین لگاوٹ | رکھتے ہین سب اہل جنون خار سے اخلاص
لبرانہ سے لطف پہ اوس شوخکی ای دل | عاقل جو ہین کرتے نہین وہ مار سے اخلاص
اوس شوخسے جز ظلم و ستم کے نہ رکھ امید | ممکن نہین پیدا کرے تو یار سے اخلاص

اوس عارض گلگونکی مجھے آتی ہی جب یاد | کرتا ہون ہنین پیدا گل گلزار سے اخلاص

ای فضل بوڑھاپے مین تو کچھ ذکر خدا کر
بہتر نہین ہی اب زر و دینار سے اخلاص

دلکو تھی جو عشق ابرو کی بت بے پیر حرص | لیجلی شوق شہادت مین سو شمشیر حرص
موسم گل آتے ہی پھر ہو گیا جوش جنون | کیون نہ ہے میر قید کی تجکو ہوای زنجیر حرص
ہی طمع سے ذلت اور عزت قناعت کے ہی ساتھ | باعث تذلیل ہی اور موجب تحقیر حرص
ہی دل شیدا کو میرے بھی اوسیکی جستجو | رکھتے ہین جس خاک در کی صاحب اکسیر حرص
دیکھیے کس روز تو کرتا ہی ہمسے گفتگو | ہی ہمارے دلکو سننے کی تری تقریر حرص
چومتا ہون سبدم مین اونکے لب کو اسطرح | جسطرح رکھتی ہی لوگو کے لینے کو گلگیر حرص
مال دنیا کی ہوس ای فضل ہی بیفائدہ | کام کچھ آتی نہین واللہ بے تقدیر حرص

## ردیف ضاد معجمہ

ابرو کی تیغ کھینچو نہ شمشیر کے عوض | کافی ہی اک نگاہ تری تیر کے عوض
اکسیر تجسے لیکے ہوس مین کیا کرون | لایا رکی تو خاک در اکسیر کے عوض

یارب شفا دے اور حیات اوسکی دے بڑھا
موت آئے مجکو اوس بت بے پیر کے عوض

بیڑی کی احتیاج نہین میرے واسطے
اون گیسوؤنکا عشق ہی زنجیر کے عوض

واللہ آپ سے نکرونگا مین گفتگو
گالی دیجیے مجھے تقریر کے عوض

خط لکھکے تیرے ہاتھ نہ بھیجونگا اب کبھی
قاصد مین آپ جاؤنگا تحریر کے عوض

ای فضل اتنی کیون تجھے فکر معاش ہی
تقدیر سیدھی چاہیے تدبیر کے عوض

کام ہی دیوار سے مجکو نہ کچھ در سے غرض
رہتی ہی آٹھون پہر اوس یار کے گھر سے غرض

پھنک رہا ہون آتش فرقت سے تیری ایدن
آگ سے کچھ کام ہی مجکو نہ اخگر سے غرض

ہو گئین عاشق یار کے شمشاد قد کا قمریو
مین نہین رکھتا ہون کچھ سرو و صنوبر سے غرض

مجکو مطلب یار کے دندان و لب سے ہی فقط
ہو کسیکو تاب لعل و آب گوہر سے غرض

ہی وہی قطب زمان جو گھر نچھوڑے یار کا
رکھتا ہی مرد توکل پیشہ بستر سے غرض

بس ہی وہ نوک مژہ فصد رگ جان کے لیے
پھر ہمین جراح کیا ہو تیرے نشتر سے غرض

حاجت اپنی دوسرے کے سامنے لیجا نہ تو
فضل رکھنا خوب ہی اپنے مقدر سے غرض

## ردیف طاے مہملہ

اک دن اس دار سے سفر ہی شرط
بعدِ مردن لحد کا گھر ہی شرط

نیکیون کا یہان سے وقتِ سفر
توشۂ منزلِ بشر ہی شرط

خال ہی جو قریبِ ابروِ یار
تیغ کیوا سطے سپر ہی شرط

عاشقون سے ہی کیا ضرورِ حجاب
غیر سے پردۂ حذر ہی شرط

ہر جوانی کے بعد ہی پیری
جیسے شب کے لیے سحر ہی شرط

یار کے عشقِ تیغِ ابرو مین
اشکِ خونین سے چشمِ تر ہی شرط

فصل اوس بت کی دوستی کے لیے
پہلے پتھر کا سا جگر ہی شرط

عشقِ جانان مین خوفِ جان ہی شرط
گریۂ و نالۂ و فغان ہی شرط

شاید آجائے یار فاتحے کو
قبرِ عشاق کا نشان ہی شرط

لعلِ لب پر لگا لو تم مسّی
آگ کیوا سطے دھوان ہی شرط

ایک دن ہی زوالِ حسنِ کمال
فصلِ گل کے لیے خزان ہی شرط

ہر بشر کو ہی فکرِ قبر ضرور
رہنے کیواسطے مکان ہی شرط

چھوڑدو رات دن کا غیظ و غضب
رحم عاشق پہ مہربان ہی شرط

فضلؔ کیونکر کرون نہ خاطرِ یار
پاسدارئ میہمان ہی شرط

## ردیف ظائے معجمہ

جاتے ہین ہم میان خدا حافظ
اب نہ آئین گے یان خدا حافظ

اوسکی محفل سے جب مین اوٹھتا ہون
کہتا ہون جانِ جان خدا حافظ

یان تو آرام سے گذرتی ہی
دیکھین کیا ہو وہان خدا حافظ

دمِ رخصت بہار کہنے لگی
خیر باد ای خزان خدا حافظ

قتل ہو جاتے ہین جہان عاشق
جاتے ہین ہم وہان خدا حافظ

جانِ جان ہم عدم کو جاتے ہین
ہمکو چھوڑے یہان خدا حافظ

آتا ہی ابرو و مژہ سے وہ فضلؔ
لیکے تیر و کمان خدا حافظ

ہاے کسطرح ہو اپنا دل نالان محظوظ
رنج عشاق سے ہوتا ہی وہ جانان محظوظ

بلبلو تمکو مبارک ہو بہار گلشن
کیسے کھل کھل گئے ہین گلہاے گلستان محظوظ

مین پڑا کرتا ہون کوے یہان قمری کیطرح
سیر گلشن سے ہے وہ سرو خرامان محظوظ

تو وہ معشوق جہانمین ہے کہ واللہ تجھسے
گبر بھی سارے ہین خوش اور مسلمان محظوظ

ایکدم بھی نہین جمعیتِ خاطر ہمکو
تیری زلفون سے ہو کب کوئی پریشان محظوظ

عمر بھر فضل جوانی گئی پیری آئی
کبھی اوس سے نہوا یہ دلِ نالان محظوظ

## ردیف عین مہملہ

خون جو کرتی ہے تو پروانونکا بے تقصیر شمع
کاٹتی ہے سر ترا اسواسطے گلگیر شمع

جل رہی ہے سر سے پا تک اور کچھ کہتی نہین
بن گئی ہے تیرے آگے صورتِ تصویر شمع

سامنے روشن بیانی کے تری اے شمعرو
ہوش تو جاتے رہے کیونکر کرے تقریر شمع

ہو گئی تو ایکدم مین گھلکر اور جلکر فنا
خونِ پروانہ کی تو نے دیکھلی تاثیر شمع

قید پروانے کو کرکے جب تو چاہے دیکھلے
تجھپر آکے جان دیگا توڑکر زنجیر شمع

کونسا پروانہ تھا وہ شب کو جلکر مرگیا
ہو رہی ہے جسکے خاطر بزم مین دلگیر شمع

شب کو چلون سے نظر آئے وہ کیونکر فضل کو
دیکھنے کو مانع آتی ہے تری تنویر شمع

حال سے اپنے کسیکو تو نکر دل اطلاع
راز پوشیدہ کی کب کرتے ہین کامل اطلاع

میری جانب سے کوئی جا کر یہ اوس سے پوچھتا
اپنے بسمل کی تجھے ہی کچھ بھی قاتل اطلاع

لوٹتا ہی خاک پر کیون ماہی بے آب سا
اپنے کچھ احوال سے کر مجکو بسمل اطلاع

موسم گل مین خوشی کرتے ہو تم کیون اسقدر
کچھ تمھین فصل خزانکی ہی عنادل اطلاع

کسطرح تجھپر تصدق کرتے ہین پروانے جان
کچھ بھی تجکو اونسے ہی ای شمع محفل اطلاع

پوچھتے ہو دلبرو کیا دل کے دینے کا حال
حال دل سے کسطرح تمکو دے بیدل اطلاع

کیا کہے فضل اپنا حال اوس پادشاہ حسن سے
ہر گدا کی رکھتے ہین خود شاہ عادل اطلاع

## ردیف غین معجمہ

حسن کا جیسا ہی دکھو دے جانان پر فروغ
ایسا تو دیکھا نہ ہمنے ماہ کنعان پر فروغ

کیا کرین ای باغبان ہم باغ تیرا دیکھکر
داغ دل رکھتے ہین گلہای گلستان پر فروغ

برہمن بندہ ہی بت کا مین خدا کا بندہ ہون
دین گبر میرے ہی اوسکے دین و ایمان پر فروغ

وحشیونکو شہر سے ازبس ہی ویرانہ پسند
گھر کو دیوانے نہین دیتے بیابان پر فروغ

جو چمک ہے تیرے دانتونمین وہ موتی مین کہان
سرخی لب کو ہی تیری لعل و مرجان پر فروغ

پانو نمین چبھتا ہی یہ وہ دل لگے ہو جاتی ہی پامال
خار صحرا کو نہین ہی تیری مژگان پر فروغ

حور ہو یا ہو پری یا ہو ملک ممکن نہین
فضل انکے حسن کو ہو حسن انسان پر فروغ

جب کبھی رکھدے کوئی میرے سر مدفن چراغ
گل نہ کر دے باد صرصر یہ ترا دامن چراغ

خانۂ دلمین ہی داغ عشق کا روشن چراغ
مشتعل ہی بے فتیلا اور بے روغن چراغ

ظرف لالہ مین عنادل روغن گل کھینچکر
واسطے اوس گل کے رکھین بیچ گلشن چراغ

ایک دن تیرا نقاب رخ اوٹھا دیگی ہوا
کب تلک پوشیدہ رکھیگا تہ دامن چراغ

خرمن دل کی عدو ہی ایسی اوسکی برق عشق
جیسے پروانیکی جان کا ہوتا ہی دشمن چراغ

آہ سے فانوس دلمین شمع جان محفوظ ہی
باد صرصر مین نہین بجھتا ہی بے چلمن چراغ

زندگی مین جو کہ بے مشعل نہ چلتے تھے کبھی
اب نظر آتا نہین اونکے سر مدفن چراغ

عارض اوسکا زلف شبگون مین ہی روشن اسطرح
کالی شب مین ہوتا ہی کالیکا جیسے من چراغ

فضل اوسکی روشنی شب بھر جلاتی ہی مجھے
ہجر جانانمین ہی میری جانکا دشمن چراغ

## ردیف فا

ہاتھ قاتل کے بڑھے جب تیغِ بُران کیطرف
دل تھا دلبر کیطرف اور جان جانان کیطرف

دیکھتے تھے یاس و حسرت کی نگہ سے سب تجھے
لیچلے جب تیرے دیوانون کو زندان کیطرف

جب کسی ناقے کو دیکھا آگیا لیلیٰ کا دھیان
قیس یاد آیا چلا جب مین بیابان کیطرف

فصلِ گل آئی چمن مین اور گئی بادِ خزان
بلبلِ دل پھر چلا اوڑکر گلستان کیطرف

عارضِ تابان پر اوس بت کے پڑی جب سے نظر
پھر کبھی دیکھا نہ مینے ماہِ تابان کیطرف

اے صنم کیونکر نہ مجکو لوگ سودائی کہین
میل ہے دلکو تری زلفِ پریشان کیطرف

سن کے بادِ صبحدم سے مژدۂ فصلِ بہار
پھر جنونِ نے ہاتھ دوڑایا گریبان کیطرف

دیکھلین تیرے لبِ لعل و دُرِ دندان اگر
جوہری دیکھین نہ پھر یاقوت و مرجان کیطرف

جسکی آنکھون مین ہے وہ حسنِ حقیقی جلوہ گر
فضل وہ کب دیکھتا ہے حسنِ انسان کیطرف

صورتِ موت آتی ہے مجکو نظر ہر بار صاف
آج تو کرتا ہے قاتل کسلیے تلوار صاف

کس سے دون تشبیہ اوسکے منہ کا مشتبہ ہے کون
چاند مین تو میل ہے اور چہرۂ دلدار صاف

دیکھ کہتا ہون نچاناونکی زلفون کیطرف | ڈس ہی جائین گے تجھے ای دل وہ دونون مار صاف
یاد کرکے گل کو کیسا رو رہی ہین بلبلین | آکے جو باد خزان نے کردیا گلزار صاف
بلبلو نسبت ہی کیا گل کو رخ محبوب سے | اسسے لپٹے خار ہین اور وہ گل رخسار صاف
باتون ہی باتون مین مجھسے ہوگیا ہی وہ خفا | دیکھیے اب کسطرحسے ہو دل دلدار صاف
وصل مین ای افضل وہ کہتے ہین مجھسے مت لپٹ | ٹوٹ جائیگا ابھی میرے گلے کا ہار صاف

## ردیف قاف

یہ مت سمجھنا قیس کو میرا ہی یار عشق | لیلی کے بدلے نجد کا دیکا وہ خار عشق
سب نے ازل مین کردیا انکار بار عشق | آخر اوٹھایا ہمت آدم نے بار عشق
ہوش و حواس رہتے بشر کے نہین بجا | ہوتا ہی جب مقابلہ شہسوار عشق
دم مین جلا کے خاک سیہ کرتی ہی اوسے | لگ جاتی جسکے خانۂ تن مین ہی نار عشق
سودا ہی دلکو زلف پریشان یار کا | جمعیت اوسکو کب ہو جو ہی یار غار عشق
معلوم عاشقونکو مین معشوقون کے رموز | فوراً خبر پہونچتی ہی ہمدوش تار عشق
کرکے محبت آپسے معلوم ہوگیا | ہوتا عزیز آپ کا ہی جو ہو خوار عشق

آسان نہین ہی دعوی فرہادِ کوہ کن — مشکل ہی سخت منزلِ راہِ دیارِ عشق

گلہاے داغ و خال سویداے دل یہ سب — عشاق کو دکھاتے ہین کیسی بہارِ عشق

باغ و بہارِ عشق ہنساتا ہی تمکو آج — کل دیکھنا رولائیگا یہ خارزارِ عشق

پیرِ خرف بناکے اوسے کردیا خراب — جس نوجوان کے زیبِ گلو ہی یہ ہارِ عشق

افضل ذوقِ درد کو بے درد جانے کیا
اس غم کو جانتا ہی جو ہی دلفگارِ عشق

ایسا نہ جانتے تھے ہم ای سیمتن فراق — اب مارتا ہی ہمکو ترا جانِ من فراق

شیرین کا ایکدن تجھے حاصل ہوا نہ وصل — آخر کو جان لیکے گیا کوہ کن فراق

صیاد و باغبان سبھی ہین شادمان مگر — بلبل کو بس قفس مین ترا ہی چمن فراق

سودائے زلفِ یار مین صحرا پسند ہی — ہوگا ہمین وطن سے اب اہلِ وطن فراق

فریاد کس سے جاکے کرون تیرا مجکو اب — کیسے کنوئین جھکاتا ہی چاہِ ذقن فراق

دشمن کو بھی نصیب نہوا اسکا ذائقہ — ہی تلخ مثلِ زہر کے شیرین دہن فراق

جس روز گھر مین تو نہین آتا ہی افضل کے — دیتا ہی داغ دلکو ترا گلبدن فراق

## ردیف کاف تازی

آنے دے یار اپنی ہمین انجمن تلک
بلبل کو جانے کی ہو اجازت چمن تلک

یہ غمزہ و کرشمہ کسی آنکھ مین نہین
ہم دیکھ آئے جاکے غزال ختن تلک

مجھ ناتوان کو رہگئی بوسے کی آرزو
پونہچے نہ لب کبھی ترے سیب ذقن تلک

سب بھولجائے دعوی خوشبو کو باغ مین
تیرے بدن کی جائے جو بو یاسمن تلک

کسدن بدن سے جان نکلتی ہی دیکھیے
پونہچین گے ہم یہان کب اپنے وطن تلک

گر جوہری ترے دُرِ دندان کو دیکھلے
وہ صدقے کرکے پھینک دے دُرِ عدن تلک

اک دن ہوا نہ بوسہ تمھارا ہمین نصیب
پونہچا دہن نہ اپنا تمھارے دہن تلک

اوس سرخیِ لبِ مسی آلودِ یار سے
ہی غرقِ خونِ شرم عقیقِ یمن تلک

جب موسمِ بہار مین جوش جنون ہوا
ثابت رہا نہ فضل مرا پیرہن تلک

دل ہو خوش اس سیرِ گلشن سے مرا بے یار خاک
ہین مری آنکھون کے آگے سب گل و گلزار خاک

کل پڑا رہتا تھا تیرے در پہ جو خستہ جگر
آج سنتا ہون وہ مرکر ہوگیا بیمار خاک

لوگ جو بنواتے ہین گھر اپنے رہنے کے لیے ‌‌ ایک دن ہوجائینگے یہ سب در و دیوار خاک
آج جو نازان ہو تم اپنی بہارِ حسن پر ‌‌ کل خزان کر دیگی یہ رنگ گل رخسار خاک
دیکھلو تم اب سکندر ہی نہ دارا ہی یہان ‌‌ ہوگئے آخر کو وہ سب صاحب دستار خاک
چال تھی جنکی چمن مین غیرت کبک دری ‌‌ ہوگئے قبرون مین وہ سب خوش رفتار خاک

فضل دنیا مین نہین جنکو خیالِ آخرت
خواب غفلت مین پڑے ہین کیا ہین وہ ہشیار خاک

جور و جفا اوٹھائینگے تیرے وہان تلک ‌‌ برداشت دلکو ہوگی ہمارے جہان تلک
ملتے نہین امیرو سے ای شاہِ دو جہان ‌‌ پہنچے ہین جو فقیر ترے آستان تلک
بعد از فنا بھی اوسنے کیا عاشقون پہ ظلم ‌‌ قبرونکا ٹھوکرون سے نہ رکھا نشان تلک
نازان نہ بلبلو ہو تم اپنی بہار پر ‌‌ آجائیگی خزان بھی کبھی بوستان تلک
مرکر بھی مین نہ کوچۂ جانان سے جاونگا ‌‌ لیجائے گر مجھے کوئی باغ جنان تلک
پہلے ہی اپنا طائر دل ہوگیا شکار ‌‌ پونہچا نہ تیر یار تھا شصتِ کمان تلک
تارے زمین تک ٹوٹ کے سب گر پڑین ابھی ‌‌ پونہچے ہماری آہ اگر آسمان تلک

تم جتنا چاہو ظلم کرو ہمپہ ای بتو ۔ ہرگز نہ لائینگے کبھی اپنی زبان تلک

کیا ذکر گوشت پوست کا اوسکا غم فراق ۔ کھا جائیگا تمام مرے استخوان تلک

اوس جا سے جبرئیل بھی آگے نہ بڑھ سکے ۔ پونہچا جو وہ حبیب خدا الامکان تلک

بلبل نہ پھول پھولونکی اس خندہ روی پر ۔ دو دن کی یہ بہار چمن ہی خزان تلک

مجھ بد نصیب کی نہ سنی ایک بات بھی ۔ اوس بت کے سامنے کیا آہ و فغان تلک

کرنا خبر ہمارے دل پر ملال کی ۔ تم پونہچے صبا جو کبھی اوس جان جان تلک

ای جان تیرے عشق نے کیا کیا دکھائے رنج ۔ جسکا نہ دلمین تھا کبھی وہم و گمان تلک

ای بلبلو گلون کی محبت سے باز آؤ ۔ صیاد ابتو آنے لگا گلستان تلک

اوس شوخ بدمزاج کو آیا ذرا نہ رحم ۔ سنکر ہمارے عشق کی سب داستان تلک

اس جہ رعب ہی کہ کوئی حرف شکویکا ۔ آتا نہین ہی سامنے اوسکے زبان تلک

ای بلبلو چمن مین ہی صیاد گھات مین ۔ پیاسا تمھارے خونکا ہی باغبان تلک

ابتک وصال یار کی کچھ بھی نہین امید ۔ روئیگا ہجر یار مین ای دل کہان تلک

جو ظاہری علوم کے مبحث مین ہین پڑے ۔ جاتے نہین وہ سر حد علم نہان تلک

اے فضل عشق زلف نے یان تک کیا اثر
کھاتا ہے پیچ آہ کا ابتو دھوان تلک

## ردیف کاف عجمی

کھلیگا دوسرا ہرگز نہ ایسا تجھپہ جانی رنگ
کھلا ہے جسطرح گورے بدن پر تیرے دھانی رنگ

گل لالہ کے تختے کا ہو جلوہ آنکھون مین جس سے
پلا ساقی کوئی ایسی شراب ارغوانی رنگ

تمیز نیک و بد ہرگز نہین رہتی ہے پھر اونکو
کہ جن عاشق مزاجونکو دکھاتی ہے جوانی رنگ

ہوا معلوم اوسدم بن نکل ایک آفتاب آیا
وہ آئے اوڑھکر جسدم ردائے آسمانی رنگ

گیا اب موسم سرما صنم فصل بسنت آئی
مزین آپ پر ہوگا لباس زعفرانی رنگ

نہ بھولو باغ دنیا مین بہار اسکی ہے دو دنکی
جو دیکھو چشم عبرت سے تو ہر گل کا ہے فانی رنگ

جوانی ہے کہان طفلی گئی تو آگئی پیری
بہار نو جوانی کا حقیقت مین ہے آنی رنگ

ہے رنگ لعل پھیکا سامنے اوس لعل لب کے فضل
گل رخسار کے آگے ہے اوسکے گل کا پانی رنگ

گل رخسار جانان نے وہ پایا ہے گلابی رنگ
کہ جسکو دیکھکر کیا کیا نیا لائے شرابی رنگ

تصور مین رخ گلگون کے تیرے مین جو رہتا ہون
تو ہو جاتا ہے اوسدم آنسوؤنکا شہابی رنگ

نظر جمتی نہین جسپر کمال حسن و خوبی سے
دیا اللہ نے اوسکو وہ روے آفتابی رنگ

گلی کوچے مین ہر اک جا ہی خون عاشقان پھیلا
تمہارا کھیلنا ہولی مین لایگا خرابی رنگ

دم نظارہ جس سے نور آجاتا ہی آنکھون مین
تمہارے چہرۂ روشن کا ہی وہ ماہتابی رنگ

جو انہین پسند آتا تھا رخ و رزد رنگ اکثر
پسند آتا ہی اب یہ ہین ہمکو فضل آبی رنگ

## ردیف لام

پھر گئین ہمسے جو آب آنکھین تمہاری آجکل
کچھ ہوئی ثابت خطا شاید ہماری آجکل

خود بخود وہ دوست ہمسے اب جو دشمن ہو گیا
آگئے شاید کہ ہمپر دن یہ بھاری آجکل

گر نہین چلتی رہی شمشیر قاتل صبر کر
آئی جاتی ہی دلا تیری بھی باری آجکل

تیغ ابرو چل رہی ہی اندنون اوس شوخ کی
ہو رہا ہی حکم قتل عام جاری آجکل

کیون دل اوسکے دیکھنے کیواسطے ہی مضطرب
آنیوالی ہی ادھر اوسکی سواری آجکل

وہ نہین ملتا تو بے اوسکے یہ دل لگتا نہین
کیا فلک نے ہم پہ یہ آفت اوتاری آجکل

کس زبان اور کس بیان سے شکر مین اوسکا کرون
فضل پہ کیا ہو رہا ہی فضل باری آجکل

اسمین کیا ہوگا بتادے تجھے حاصل قاتل
چھوڑے جاتا ہی مجھے کسلیے بسمل قاتل

اسطرف بھی کوئی ابرو کا اشارہ ہوجاے
آبِ شمشیر کا خواہان ہی مرا دل قاتل

دل نہین مین لگایا ہی ترے تجھسے اپنا
ہوگئی آکے قضا مجھپہ یہ نازل قاتل

قتل کر مجکو چلا لوٹ کے دیکھا نہ ذرا
گرچہ چلاتی رہی روح بھی قاتل قاتل

تیغ سے تیری وہ کسطرح سے ڈرجائین بھلا
جبکہ آتے ہین ترے پاس وہ بیدل قاتل

عدل و انصاف تو اس فضل کا اوسدن ہوگا
ہوگا جسوقت خدا منصف و عادل قاتل

داغون سے جسقدر ہین ہمارے بدن مین گل
ای باغبان ہونگے نہ اتنے چمن مین گل

زلفون کے درمیان ترے رخسار دیکھکر
ہم جانتے ہین پھولے ہین ملک ختن مین گل

دیکھو تو باغ ہستی مین دو دن کے حسن پر
پھولے نہین سماتے ہین ترے پیرہن مین گل

صیاد کے خیال سے بلبل یہ بد نصیب
پھرتی ہی بیقرار سی دابے دہن مین گل

مسکن کو چھوڑکر دل شامت زدہ یہان
ڈوبا ہی آکے اس ترے چاہِ ذقن مین گل

افشان نہین ہی گیسوِ خمدار پر چُنی
پھولا ہی شاخ آہوے دشت ختن مین گل

اوس گل کی کچھ خطا نہین اسمین ذرا بھی افضل
کھائے ہین ہمنے آپ دیوانے پن مین گل

ہمسے ہماری پھر گئی تقدیر آجکل
ناحق خفا ہی وہ بت بے پیر آجکل

سودا ہوا ہی گیسوے خمدار یار کا
پانو نمین چاہیے مرے زنجیر آجکل

بگڑا ہوا مزاج ہی اوس بت کا ان دنون
کیونکر ہو اوسکے سامنے تقریر آجکل

پوچھا نہ اوسنے آکے مرا حال ایک روز
جاتی رہی ہی آہ کی تاثیر آجکل

معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجسے ہین کچھ خفا
آتی نہین ہی اوسکی جو تحریر آجکل

آئے یہان وہ جسکو شہادت کا شوق ہی
رہتی ہی اوسکے ہاتھ مین شمشیر آجکل

ملتی نہین ہی خاک ہمین کوے یار کی
نایاب کیا جہان مین ہی اکسیر آجکل

ہوتا نہین نصیب جو دیدار یار کا
ہم اوسکی دیکھ لیتے ہین تصویر آجکل

افضل عاشقون کی مٹا ڈالی آبرو
کرتا ہی یار غیر کی توقیر آجکل

جیسا روشن ہی مرے یار کے رخسار کا تل
دیکھا ہرگز نہین ایسا کسی دلدار کا تل

ای پری تیرے غم ہجر مین روتے روتے
بہ نہ جائے کہین اس دیدۂ خونبار کا تل

آنیکا وعدہ تھا آیا نہ وہ ظالم شب بھر
بس لگا در پہ رہا دیدۂ بیدار کا تل

نیچے شمشیر کے اسطرح سپر رکھتے ہین
نیچے ابروکے ترے جیسے ہی رخسار کا تل

بیچمین کاکل و رخسار صنم کے ہی جو خال
چاندکا اوسکو کہین یا کہین ہم مار کا تل

چشم و ابروکے سوا اور لب و دندان کے سوا
ہی یہ داغ دل عاشق ترے رخسار کا تل

جسطرح لعل کی پٹری پہ جڑا ہو نیلم
ایسے ہی **فضل** ہی دیکھو لب دلدار کا تل

دیکھکر بکھرے ہوے رخ پہ تمہارے کاکل
گل یہ کہتے ہین کہ سنبل ہین ہمارے کاکل

بڑھگئی عاشقونکی اور پریشانی دل
دست مشاطہ نے جو تیرے سنوارے کاکل

جسطرح چاند گہن مین کوئی آجاتا ہی
یار چہرے پہ ہین اسطرح تمہارے کاکل

لاکھ جھٹکے دیے بل اوسکا نہ نکلا لیکن
شانہ خود ہار گیا اور نہ ہارے کاکل

**فضل** بھی تو یہی کہتا ہی جو مین کہتا ہون
کیا ترے چاند سے مکھڑے پہ ہین پیارے کاکل

باغبان کو نہ سمجھ تو کہ ہی میرا بلبل
گل کو چن لیگا گل اور ہو گا نہ تیرا بلبل

کسلیے ہی یہ خوشی باغ مین دو دن ہی بہار
بعد ازان ہوگا یہان پھر تو اندھیرا بلبل

باغ دنیا مین ہمیشہ ترا ہوگا نہ قیام
چار دن کا تو یہان کر لے بسیرا بلبل

فکر صیاد کے گھر کی تو ابھی سے کر لے
تجھسے کہتا ہون کہ ہی اب بھی سویرا بلبل

خوب سا دیکھلے جی بھر کے چمن مین گل کو
ہوگا پھر تنگ قفس مین ترا ڈیرا بلبل

کسطرح یہ تو بتا جان بچے گی تیری
باغ مین ہوتا ہی صیاد کا پھیرا بلبل

کتنے ہی آئے گلستان مگر رہ نہ سکے
فضل دیوانی ہی جو کہتی ہی میرا بلبل

ابکے جو تیرے ہاتھ سے اللہ چھڑائے دل
کافر ہو پھر کبھی جو کسی سے لگائے دل

اوس بیوفا کے عشق مین گھر بار سب چھڑا
کیسا ذلیل مجکو کیا تو نے ہائے دل

للہ تو میرے پہلو مین آ بیٹھ جا ذرا
اے جان ایک دم تو یہ آرام پائے دل

جو پشت آسمان و زمین سے نہ اوٹھ سکا
کیونکر وہ بار عشق بشر کا اوٹھائے دل

ابتو فراق یار مین پڑتا نہین قرار
کیا دوستو مین تمسے کہون ماجرائے دل

کہنا مین تیرا آنکھون سے اوسوقت مانیو ن | قابو مین جبکہ ناصحا اپنے تئے آئے دل

فضل دوست کیا ہی خدایہ ہی دعا
دشمن بھی ہو تو اوسکا کسی پہ نہ لائے دل

مین وہ لاغر ہون جو لینے کو مرے آئے اجل | ڈھونڈھنے سے بھی نہ جاسے مین مجھے پائے اجل
جسطرح سے ہجر تو اس تن کو کہاتا ہی مرے | ایسے ہی تجکو بھی جھٹ پٹ کہین کھائے اجل
جان کسی کے وقت بھی پاس نہ اپنے عاشق کے اگر | آپ آجائین تو واللہ صاف ٹل جائے اجل
آرزو ہی فضل کی تصویر جانان وقت مرگ | ساتھ اپنے ای خدا لیتی ہوئی آئے اجل

ردیف میم

کوئی کتاب اور نہین جانتے ہین ہم | بس ایک اوسکا مصحف رخ مانتے ہین ہم
بوسے کا نام لیتے ہی ہو جائیگا وہ آگ | عادت کو اوسکی خوب ہی پہچانتے ہین ہم
چڑھتا نہین وہ دانون پر اپنے کسیطرح | لاکھ اپنے دلمین وصل کا ڈھب ٹھانتے ہین ہم
پھندے مین اپنے آتا نہین وہ کسیطرح | لاکھون ہی جال حکمتون کے تانتے ہین ہم
ملتا نہین کہین در مقصود کا پتا | گلیون کی فضل خاک پڑے چھانتے ہین ہم

محفل جانان مین جب جاتے ہین ہم
دولت دیدار لے آتے ہین ہم

وحشت اونکی یاد کی جاتی نہین
لاکھ اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

جانیوالون سے عدم کے یہ کہو
تم بڑھو آج اور کل آتے ہین ہم

کیا کہین ہجر صنم مین رات دن
خون دل پیتے ہین غم کھاتے ہین ہم

آپ اپنی شکل پر ہوتے ہین خوش
آئینہ جب اونکو دکھلاتے ہین ہم

گالیان دیتے ہین جب وہ بیحجابا
دیکھکر منہ اونکا رہجاتے ہین ہم

لے گیا جو فضل دلکو چھین کر
اب نہین اوسکا نشان پاتے ہین ہم

جیسا کرتی ہی تری ابروِ خمدار ستم
ایسا کرتی نہین قاتل کوئی تلوار ستم

جور معشوق ہی عشاق کو عین الفت
وہی محبوب ہی اپنا جو کرے یار ستم

اسقدر ظلم سے کیا فائدہ اور کیا حاصل
اپنے عاشق پہ نکر اے بت عیار ستم

تیغ ابرو کا ہو یا خنجر مژگان کا صنم
ہاے کس کا اوٹھاے یہ دل زار ستم

تیرے دروازے کی جو کھٹ سے ہٹونگا نہ کبھی
ایک تو کیا ہی کرے گرچہ تو صد بار ستم

دلسے میرے نہین جائیگی محبت اوسکی
پردہ مجمع مین کہین تونے جو منہ سے اُلٹا
دل لگائین گے ہم اے فضل سمجھکر اوس سے

ظلم پر ظلم ستم پر جو کرے یار ستم
جان عشاق پہ پھر لائین گے رخسار ستم
اپنے عاشق پہ جو کرتا نہو دلدار ستم

## ردیف نون

اسقدر فرقت ستاتی ہی تمھاری اندنون
ہوتا ہی دریا اشک آنکھون سے جاری اندنون

تجھمین طاقت ہی خدا تو ہی اب اوسکو ٹالدے
ہجر کا چھاتی پہ پتھر ہی جو بھاری اندنون

زلف کے دھوکے سے اس کالی بلا مین پھنسگیا
عقل کیا جاتی رہی ول تیری ساری اندنون

دل لگا کر ان نصاری کے عمل مین دیکھلے
کام کچھ آتی نہین یا رون سے یاری اندنون

گلعذاران چمن پر کس غضب کا ہی نکھار
آئی ہی گلزار مین فصل بہاری اندنون

پھنس گئے کتنون کے دل قید بلا زلف مین
اونے جب رخسار پر کاکل سنواری اندنون

ہنس کے وہ محبوب پیش آتا ہی ہمسے فضل اب
لوٹی ہی شاید کہ کچھ قسمت ہماری اندنون

مجھسے ہوئی ہی کونسی تقصیر اندنون
قاتل کے ہاتھ مین جو ہی شمشیر اندنون

میری طرف سے کچھ نہین اصلا ہوئی خطا
ناحق خفا ہی وہ بت بے پیر اندنون

ہوتا نہین ہی دوستو اوسپر ذرا اثر
جاتی رہی ہی آہ کی تاثیر اندنون

فصل بہار آئی ہوا پھر جنون کا زور
پاؤن مین میرے چاہیے زنجیر اندنون

ای آہ دلسے عشق کی گرمی فرا نکال
بنجا تو میرے واسطے اکسیر اندنون

صحرا مین بے سبب نہین اپنا مقام ہی
ہمکو ملی ہی قیس کی جاگیر اندنون

جاتا رہیگا دعوی یکتائی اونکا اب
ای فضل اونکی کھچتی ہی تصویر اندنون

مددگار ہر جا ہمارے یہی ہین
خدا کے جہان کے دلارے یہی ہین

ازل مین جسے دیکھا جبریل نے تھا
خدا کی قسم وہ ستارے یہی ہین

اوڑاتے پھرین خاک اونکی گلی مین
دل مضطرب کے اشارے یہی ہین

مزار غریبان پہ گذرے تو بولے
ادا اون کے مارے بچارے یہی ہین

خدا سادہ رویون کو رکھے ہمیشہ
مری زندگی کے سہارے یہی ہین

غضب سے خدارا نہ پلکین دکھاؤ
مرے حق مین ای جان آرے یہی ہین

جنھین فضل کہتے ہین احمد محمد
قیامت مین شافع ہمارے یہی ہین

سر بھی کر دے گر جدا امیر تو میرا یار ہان
چھوڑ نیکا مین نہین یہ در ترا زنہار ہان

پاس سے ہیر گر ہوا پھر بھی رقیبونکا گذر
دیکھنا چلتی ہی پھر محفل مین کیا تلوار ہان

بھیجدے اسکا طبیب ای رب کہ ہو اسکا علاج
کیسا پہلو مین تڑپتا ہی دل بیمار ہان

بھول جا اپنی نصیحت ناصحا تو بھی اگر
دیکھلے اوس شوخ کا جا کر کہین دیدار ہان

دیکھ مین کہتا ہون تو صیاد کو گلچین نہ لا
آہ بلبل سے یہ سب جل جائیگا گلزار ہان

خط ہوا ظاہر دلا رخسار جانان پر تو کیا
دامن گل سے رہا کرتے ہین لپٹے خار ہان

دھیان اب زلف سیہ کا فضل تو دل سے نکال
ورنہ کاٹین گے تجھے یہ کالے کالے مار ہان

ڈھونڈھتا ہون پر اوسے پاتا نہین
ہاے مجھکو کوئی بتلاتا نہین

پاس اوسکے بھیجون کیونکر دلکا حال
ہاے اوس در تک کوئی جاتا نہین

پوچھین یان اہل عدم کا کس سے حال
کوئی وان جا کے یہان آتا نہین

کس سے کھلواؤن اوسے پڑھواکے پان
ہاتھ سے میرے وہ کچھ کھاتا نہین

مر رہا ہون یار فرقت مین تری
کس لیے مجکو تو بلوا تا نہین

چپ رہ ای ناصح خدا کے واسطے
عاشقون کو کوئی سمجھاتا نہین

موت آپونہچی گناہون سے مگر
حیف ہی تو **فضل** شرماتا نہین

جیسا داغون سے بنا سینہ مرا گل کا چمن
باغبان ایسا شگفتہ کب ہی بلبل کا چمن

یار کہتا ہی رخ رنگین پہ زلفین چھوڑکر
دیکھلے آ جسنے دیکھا ہو نہ سنبل کا چمن

چہرہ اوس رشک چمن کا جیسا ہی باغ بہا
باغبان تیرا نہوگا اس تجمل کا چمن

سرزمین کربلا مین اشقیا کے ہاتھون سے
ہوگیا پامال کیسا شاہ دلدل کا چمن

جیسا اس ولکا چمن ہی گلرخون پر بہا
باغبان ایسا بھی دیکھا ہی کہین گل کا چمن

فکر تو کرتا ہون پر مضمون ہاتھ آتا نہین
کسطرح سے **فضل** باندھون اونکے کاکل کا چمن

کڑی چوٹ ہم دل پہ کھائے ہوئے ہین
نصیبون کی گردش مین آئے ہوئے ہین

بتادو ہمین ای بتو کسلیے تم کو
یہ ناز اور کرشمے سکھائے ہوئے ہین

خیال آیا عشاق کا بعدِ مردن
وہ گور غریبان پہ آئے ہوئے ہین

ترے آبِ خنجر کے جو تشنہ لب ہین
وہ گردن کو اپنی جھکائے ہوئے ہین

وہ آرام سے قبر مین سو رہے ہین
جو پھل تیرے خنجر کا کھائے ہوئے ہین

کسی سے بھی اوٹھا نہ بار امانت
ہمین ہین کہ یہ بوجھ اوٹھائے ہوئے ہین

مرا خون ہاتھون مین کرکے مجھے قتل
بجائے حنا وہ لگائے ہوئے ہین

نہین جسکا ہمسر کوئی جفا مین
ہم اوسکی جفائین اوٹھائے ہوئے ہین

نہین اک فلک سے تمہین فضل نالان
کہ ہم بھی اوسیکے ستائے ہوئے ہین

جو طفلی ہی سے اپنے حسن پر اترائے جاتے ہین
نشان اونمین ابھی سے دلبری کے پائے جاتے ہین

ہمارے قتل کو بس گردشِ ابرو ہی کافی ہے
سنان و خنجر و پیکان کیون منگوائے جاتے ہین

خوشی سے پاس غیرون کے رہا کرتے ہین وہ پہرون
یہان دم بھر کو بھی آتے ہوئے گھبرائے جاتے ہین

مرے لاشے کو رکھکر قبر مین اوس سے یہ کہدو
ترے عاشق کو تنہا خاک مین دفنائے جاتے ہین

دل بیتاب کا شاید اثر کچھ آ گیا انمین
رخ گلگون پہ جو گیسوے پر بل کھاے جاتے ہین

نکل جاتا تڑپکر صاف کبکا چیر کے پہلو
مگر ہم اس دل ناشاد کو بہلاے جاتے ہین

خیال یار دل سے دور ہو جائے نہین ممکن
عبث احباب آ آ کر ہمین سمجھائے جاتے ہین

بھلا اون سے کہون کیونکر کہ دل کا مدعا یہ ہی
ابھی تک بات کرنے مین بھی وہ شرمائے جاتے ہین

ہوا پیری کا دور آخر کرو سامان جلد سے
گذر ہو فضل یان اب وہ دن بھی آئے جاتے ہین

جو دل مین تجھے اے صنم دیکھتے ہین
دو عالم کے جلوے وہ کم دیکھتے ہین

ہم ان گلرخون مین بچشم حقیقت
ترا جلوہ تیری قسم دیکھتے ہین

لگا کر دل ان بیوفاؤن سے اپنا
الم پر الم غم پہ غم دیکھتے ہین

تصور مین ہر دم جو رہتے ہین تیرے
کسی کو وہ کب اے صنم دیکھتے ہین

پھنسا تیری الفت مین جو یار آکر
اوسے ہم تو با چشم نم دیکھتے ہین

بسا جب سے دل مین ہے تو میرے آکر
ترا جلوہ ہم دمبدم دیکھتے ہین

خداوند عالم کا سر پر ترے فضل
سدا چتر فضل و کرم دیکھتے ہین

نہین ہم اپنے دل جانمین آہ رکھتے ہین
تپ جدائی پر اپنے گواہ رکھتے ہین

نہین وہ سنتے ہین فریاد ہم غریبونکی
سرون پر اپنے جو بانکی کلاہ رکھتے ہین

غلام آپکا ہون کچھ تو ہو ادھر بھی نظر
کہ اپنے بندے پر آقا نگاہ رکھتے ہین

کوئی برا کہ بھلا ہو انھین غرض کیا ہی
جو آپ اچھے ہین سب سے نباہ رکھتے ہین

محبت انکو نہ کیونکر ہو اچھی صورت سے
جو اپنے دلمین حسینون سے چاہ رکھتے ہین

اسی سبب سے ہمین داغ دل نصیب ہوا
تمہارا عشق جو ای رشک ماہ رکھتے ہین

خطا جو مجھسے ہوئی ہو تو عفو کیجے اوسے
نگاہ مہر غریبون پہ شاہ رکھتے ہین

جہانمین دیکھتا ہون فضل جتنے ہین معشوق
وہ عاشقون سے نہین رسم و راہ رکھتے ہین

کبھی تلوار دیکھی مین نے جب دست ستمگر مین
یہ سمجھا قتل ہی لکھا ہوا میرے مقدر مین

نہین خط کی سیاہی ہی رخ شفاف دلبر مین
یہ پڑی سنگ موسی کی جڑی ہی سنگ مرمر مین

تری رفتار کی آواز مردون کو جلاتی ہی
مسیحا کی صدا آتی ہی شاید تیرے زیور مین

تجھے کیونکر لگا تار آنسوونکا چشمہ جاری ہی
سمندر کیا او منڈ آیا ہمارے دیدۂ تر مین

جو ہی توڑے کمان ابرو ترے مژگان کے تیرونمین
کہان وہ تیزی نشتر مین کہان وہ کاٹ خنجر مین

گریبان پھاڑ کر عشاق تنکے چنتے پھرتے ہین
تمہاری الفت گیسو کا جو سودا ہوا سر مین

ترے دندان کا مضمون اوس گھڑی بس مجکو یاد آیا
لگایا فکر نے غوطہ جو بحر آب گوہر مین

جواد نا ہو تو اعلی کر دکھادے ایک ساعت مین
خدا نے واہ کیا تاثیر دی ہی مال اور زر مین

مجھے اکسیر ہی ای فضل مٹی کوے جانانکی
کہان خاصیت ایسی وعن گوگرد احمر مین

نہین ہوتا ہی جسدم ہمدم وہ یار پہلو مین
کھٹکتا ہی دل غمگین مثال خار پہلو مین

لٹک کر آگئین جب اوسکی زلفین اوسکے سینے تک
مین سمجھا پالے ہین اوس شوخ نے دو مار پہلو مین

نہ آئیگا وہ دلبر مین گو ہون لاکھ تدبیرین
تڑپتا پھر تو ہی ای دل ترا بیکار پہلو مین

تو آجا بر مین ای دلبر کہ بے تیرے کوئی دم بھی
نہین لیتا قرار اصلا دل بیمار پہلو مین

بڑے آرام سے اپنی بسر ہوتی ہی دنیا مین
خدا کے فضل سے رہتا ہی وہ دلدار پہلو مین

تصور دلمین آجاتا ہی جسدم گلبدن تیرا
کھلا ہوتا ہی اوسدم پھر تو اک گلزار پہلو مین

غم فرقت سے اونکے دل نگھبرا کر نکلجائے
خیال اسکا لگا رکھ فضل تو ہر بار پہلو مین

کر جدا جلد سے ای قاتل بدن سے سر کہین
چین سے جا کر لگاؤن قبر مین استر کہین

پاس سے جسدم چلا جاتا ہی تو ای جان جان
پھر نہین لگتا کسی جا دل مرا دم بھر کہین

خاک ہو جائیگا یہ پیر فلک جلکر ابھی
اپنی آہ گرم کا چھٹکا اگر اخگر کہین

اسقدر صحرا نوردی دلکو آئی ہی پسند
یہ نہین اب جانتا ہون میرا بھی ہی گھر کہین

ہجر جاناں مین جو کوئی جیا جیتا رہے
تف ہی ایسے جینے پر بیدل کہین دلبر کہین

ہجر کا صدمہ ہی بھاری اس سے یارب دے نجات
سینۂ عشاق سے ٹلجائے یہ پتھر کہین

حسن کو یوسف کے کیا نسبت ہی اوسکے حسن سے
چاندکی ہی روشنی رکھتا ہی فضل اختر کہین

شمع جمال یار ہی روشن ڈلکے مرے کاشانے مین
جلوہ گر اوسکا جلوہ ہی آبادی اور ویرانے مین

کیسی مے ہی تیری ساقی ہوش کسیکے ہین نہین باقی
متوالے سب رند پڑے ہین تیرے اس میخانے مین

نمکین شیرین عبث ہی کھانا دم بھرکی ہی زبانکی لذت

بڑا مزا ہی خوشی کا یارو ہر شی کے غم کھانے مین

مُوتُوا قبل الموت کے عامل درویشان کامل ہین

کچھ تو لذت ملجاتی ہی جیتے جی مرجانے مین

دیکھا جبدم فضل جہان مین کھولکر آنکھین اپنی ہرسو

پایا اوسیکا رنگ سبھون مین دانا اور دیوانے مین

افسون مرا رقیب پہ کرتا اثر نہین
ہوتا کسی طرح سے اوسکو ضرر نہین

افسوس ہی کہ سوچتا اتنا بشر نہین
کیا واسطے ہمارے وہ اُخری کا گھر نہین

یوسف جمال لونگا تجھے دیکے نقد دل
پایوشی جو پاس مرے مال و زر نہین

کیسی شب وصال مین ہوتی تھی جلد صبح
اب دیکھتا ہون ہجر کی ہوتی سحر نہین

آیا کبھی نہ رحم اوسے میرے حال پہ
اوس سنگ دل پہ آہ بھی کرتی اثر نہین

پڑھتا ہون جسکے نام کی تسبیح ہر گھڑی
کیونکر کہون کہ اوسکو مری کچھ خبر نہین

نادان تو مین نہین ہون جو دون سرو کو مثال
مانند قد یار کے کوئی شجر نہین

کوچے مین اوسکے دیکھکے کہتے ہین سب مجھے
رہتا ہی کیون پڑا یہان کیا تیرے گھر نہین

للچانہ تو دلا لب شیرین کو دیکھکر
حق مین یہ تیرے زہر ہی شیر و شکر نہین

بہلاؤن کسطرح دل خانہ خراب کو
بر مین مرے تو وہ صنم سیمبر نہین

دکھلاتا ہون جو اونکو دُرِ اشک کہتے ہین
میرے یہ گوشوارون کے لائق گہر نہین

ہنگامہ عاشقونکا ہی کوچے مین یار کے
کیونکر کہون کہ عشق مین کچھ شور و شر نہین

واعظ ہمین ڈراتا ہی دوزخ کس لیے
رحمت سے اوسکی کچھ ہمین خوف و خطر نہین

کہتا ہی خود وہ ہون رگ گردن سے بھی قریب
کیونکر ہم اوسکو دیکھین کہ دل کی نظر نہین

فوراً شب وصال مین جائیگا دم نکل
مُنہ سے تمہارے نکلا مری جان اگر نہین

اے دل نہ بو تو تخم محبت کو یار کے
سنتا ہون اس نہال کا اچھا ثمر نہین

اشکونکا اسنے دیکھلو دریا بہا دیا
تھمتی فراق یار مین ہی چشم تر نہین

کیونکر رخ صنم کے مقابل کہون تجھے
چہرے پہ تیرے مَیل ہی اوسمین قمر نہین

عشاق تیرے کوچے مین رکھتے ہین جب قدم
قاتل وہ جانتے ہین کہ اب تن پہ سر نہین

کرتے ہین تیغ ناز سے اپنی جو قتل عام
رکھتے ہین اپنے پاس وہ تیر و تبر نہین

مانی سے بھی نہ کھچ سکی تصویر یار کی
کیونکر کھچے کہ اوسکے تو بالکل کمر نہین

خوبی دلا اسی مین ہی تو آپ کو سمجھ
کوئی جہان مین مجھسے زیادہ بتر نہین

قاصد نے ہمسے لوٹ کے پیغام یہ دیا
اوسکے مکان مین تو کسیکا گذر نہین

اوس بیوفا پہ دل مرا آیا ہی دیکھیے
جسکو ہماری جان کی مطلق خبر نہین

اے دل تو جسکے واسطے مرتا ہی اسقدر
اوسکو تو تیرے حال پر اصلا نظر نہین

چمکا کے اوسنے ابروِ خمدار کو کہا
یہ تیغ تیز وہ ہی کہ جسکی سپر نہین

جی ہی تو سب جہان ہی سن لے تو یہ مثل
اوس بیوفا کیواسطے اے دل تو مر نہین

عاقل کیواسطے اک اشارہ ہی کافی ہی
لکھتے ہین خط مین نقطہ و زیر و زبر نہین

صیاد اب بچھاتا ہی گلشن مین آکے دام
بلبل سے کہدے جاکے صبا آادھر نہین

ہو جائین وہ خفا کہین مجکو دیکھکر
محفل مین اس خیال سے دیکھا اودھر نہین

غم کھانیکے سوا یہان اب کیا کرے کوئی
افسون تلک رقیب پہ کرتا اثر نہین

اے دل یہ کیا سبب ہی تپ ہجر یار مین
اوٹھتا دھوان ہی آہ کا لیکن شرر نہین

للہ میرے شیشۂ دل کو نہ توڑیو
جوڑیگا بار دیگر اسے شیشہ گر نہین

اے دل رہیگی فکرِ زر و مال کب تلک
دنیا مین کیا پھنسا ہی وہانکی خبر نہین

مین دیکھتا ہون بندونکو دونون جہان نہین
یارب ترے کرم کے سوا ہی مفر نہین

بندہ بنا کے اپنا نہین لیتے پھر خبر
فی الواقع ان بتونکو خدا کا بھی ڈر نہین

روکین گے غیر کیا مجھے محفل مین یار کی
ڈرنیکا بکریون سے کبھی شیر نر نہین

اللہ کے کرم کے سوا روز حشر مین
کام آئینگے وہان کبھی مادر پدر نہین

ہم عاشق اوسکے ہو گئے اب دیکھیے ہو کیا
مثل اوسکے کوئی عاشقون سے بیخبر نہین

تدبیرین لاکھ کیجیے آگے نصیب کے
آتا ہی کام کوئی بھی علم و ہنر نہین

کتنے ہوئے ہین مثل سکندر کے حکمران
ہین شاہ وہ بھی لیک شہ بحر و بر نہین

چھوڑونگا کب رقیب کو قبضے مین لا کے مین
جبتک کہ منہ سے بولیگا وہ الحذر نہین

تہمت ولد کی ہی عبث اوس لم یلد کے ساتھ
جس ذات لاشریک کے دختر پسر نہین

دل اپنا اوس صنم سے بتو ہم لگائینگے
جسکے مکان مین غیر کا ہوتا گذر نہین

حیرت مین آکے مانی نے روکی قلم کی باگ
دیکھا جب اوسنے تیرا نشان کمر نہین

فضل خدا سے مومن کامل کیواسطے
طیار باغ خلد ہی نار سقر نہین

کسواسطے مکان بناتے ہو غافلو
دنیا سے کیا تمھین کبھی ہوگا سفر نہین

دنیا ہی قیدخانہ مسلمان کے لیے
ای فضل ہان کسیکو الم سے مفر نہین

جاتا عبث ہی ای دل آشفتہ سر کہان
کمبخت اونکے کوچے مین تیرا گذر کہان

رات آگئی جہان وہین اپنا مقام ہی
پوچھو نہ ہمسے کرتے ہو شب کو بسر کہان

تصویر کسطرحسے کھچے سارے جسم کی
دکھلائی دیتی ہی تری ای بت کمر کہان

اب کسطرحسے اوڑکے یہ جائیگی باغ مین
صیاد تونے رکھے ہین بلبل کے پر کہان

کہتا ہی یار سینہ عاشق کو دیکھکر
شمشیر ناز کی ہی تاب و سپر کہان

اون گیسوؤن کے عشق مین گھر سے نکالکر
لیجائیگا مجھے مرا سودای سر کہان

فرقت مین جسکی چاک ہی دل صورت کتان
بتلاؤ دوستو ہی وہ رشک قمر کہان

ای فضل ہم سے حال وطن کا نہ پوچھیے
ہم خانمان خراب ہین بتلائین گھر کہان

جہانتک دیکھتے ہین ہم وہ زخمی دل نکلتے ہین
جنازے جنکے کوچے سے ترے قاتل نکلتے ہین

نکلتے ہین تری محفل سے جو لوگ ای صنم باہر
وہ تیری پر اثر تقریر کے قائل نکلتے ہین

فلک کو توڑ اپنا جب کہ تیر آہ جاتا ہی
تماشا دیکھنے کو عرش کے حامل نکلتے ہین

اثر کر جاتا ہی اونکے لون پر حسن کا جادو
بتون کے سامنے سے جب کبھی کامل نکلتے ہین

کسیکی آتش ہجران سے جلتا ہی مرا سینہ
شرارے جب تو اپنی آہ کے شامل نکلتے ہین

ہوا کرتا ہی دھوکا نجد مین مجنونکو لیلی کا
اودھر سے جب کبھی لیے ساربان محمل نکلتے ہین

اوٹھا دیتے ہین ہمکو فضل جب وہ اپنی محفل سے
وہین رہتا ہی یہ دل اور ہم بیدل نکلتے ہین

تجکو پکارتا پھرا قاتل کہان کہان
یہ ڈھونڈھتا ہوا دل بسمل کہان کہان

فرقت مین ایک لحظہ نہین دلکو چین ہی
بتلاؤن کیا کہ پھرتا ہون مین دل کہان کہان

ای ہمدمو تلاش مین اب اوسکی دیکھنا
کرتا ہوا مین جاتا ہون منزل کہان کہان

اوس بیوفا کے عشق مین گھر سے نکال کر
مجکو پھرائیگا تو اب ای دل کہان کہان

دل لیکے تیرا اب وہ نجانے کہان گیا
پھر ڈھونڈھنے تو جائیگا بیدل کہان کہان

صیاد کے خیال سے گلشن کو چھوڑ کر
پھرتے ہین مارے مارے عنادل کہان کہان

اب آستان یار پہ ای فضل جم کے بیٹھ
پھرتا ہی دربدر تو ای غافل کہان کہان

جسدن سے ہے میرے پاس مرا گلبدن نہین
اوس دن سے ایک لحظے بھی آرام تن نہین

جب تو ہی بزم مین نہین تو لطف پھر کہان
گل کے بغیر ہمکو خوش آتا چمن نہین

مشک ختن مین بو ہے دل آویز یہ کہان
کچھ زلفِ یار نافۂ مشکِ ختن نہین

کسطرح سے بھلا مین ترا نام پاک لون
ایسی زبان نہین ہے اور ایسا دہن نہین

دنیا کو چھوڑ حق سے جنھون نے لگائی لو
مرنے کے بعد پھر اونھین رنج و محن نہین

کیا سرخ رنگ ہین ترے ای شوخ لعل لب
ہمسنگ انکے سرخی مین لعل یمن نہین

پر پیچ جیسی کاکل خمدار یار ہی
ای فضل ایسی شاخِ غزال ختن نہین

کھلے بالون کبھی ای یار ہرگز جا نہ گلشن مین
رخ اپنا گل کو دکھلا کر ذرا شرما نہ گلشن مین

جو یاد آئین گلونکو دیکھ کر وہ عارض گلگون
اوٹھا دے پھر تو ایک آفت دل دیوانہ گلشن مین

یہ بلبل فصل گل مین اسقدر جو شور کرتی ہی
خزان سے کہتی ہی شاید خدارا آ نہ گلشن مین

مین مردون مرا تابوت کوے یار مین ہو دفن
خدا کیواسطے رکھنا مرا لاشانہ گلشن مین

تمھارے حسن کی زینت حسینو عاشقون سے ہی
نہون بلبل تو پھر کیا ہی بجز ویرانہ گلشن مین

نہین ہی خال نیچے زلف کے رخسار جانان پر
بچھایا دام ہین صیاد نے ہی دانہ گلشن مین

چمن مین باغبان کس مست کی آج آمد آمد ہی
جو چلتی ہی صبا اس طرح یون مستانہ گلشن مین

ہوا ہو جائے خجلت سے چمن مین رنگ گل بلبل
جو ہو جلوہ فگن وہ عارض جانانہ گلشن مین

گذر ای شمع رو تیرا اگر ہو جانب گلشن
گلونکو چھوڑ کر بلبل بنے پروانہ گلشن مین

یہی ہین عیش کے دن آخر فصل بہاران ہی
چلے ساقی کوئی دن تو ترا پیمانہ گلشن مین

ابھی ای افضل اپنی بھولجائے عشقبازی سب
جو تیرے عشق کا بلبل سنے افسانہ گلشن مین

بتون کا کلمہ پڑھتے ہین بتونکو یاد کرتے ہین
خدا کے گھر کو اب ہم کفر سے آباد کرتے ہین

اسیر دام گیسوے صنم روز ازل سے ہون
گرفتار سلاسل کیون مجھے حداد کرتے ہین

خدا حافظ ہی تیری جان کا ای بلبل نالان
گرفتاری کا تیری مشورہ صیاد کرتے ہین

نہ کر مشق ستم مجھ ناتوان کے لوح دل پر
جو اچھے لوگ ہین وہ بھی کہین بیداد کرتے ہین

کنارہ ہم سے اور غیرون سے ملنا کیا یہ کچھ کم ہی
ستم پھر کس لیے صاحب نئے ایجاد کرتے ہین

فریب حسن صورت سے سب اس عالم مین غفلت کے
خدا کو بھولے بیٹھے ہین بتون کو یاد کرتے ہین

نفقط تو ہی نہین فضلؔ اے کچھ الفت مین رو تا ہی
زمانے مین بہت اس عشق کی فریاد کرتے ہین

مثل معشوقان دیگر وہ مرا دلبر نہین
حسن کامل سے اوسے کچھ حاجت زیور نہین

دیکھا دندان کو ترے جسنے تو اوسنے یہ کہا
ایسا تو دیکھا جہا نمین ابتلک گوہر نہین

واجب التعظیم ہی زردار اور ہر دل عزیز
ہی ذلیل و خوار سب مین پاس جسکے زر نہین

دل ہی ایک اے دلبرو کس کس کو دون اوسمین جگہ
خانۂ دلدار ہی یہ غیر کا تو گھر نہین

دیکھ کہتا ہون ستمگر اس پہ مت ٹھوکر لگا
شیشۂ دل نازک از بس ہی کوئی پتھر نہین

جوہر علم و ہنر سے آدمی کی قدر ہی
جانور ہی وہ جسے کچھ علم کا جوہر نہین

وحشت انگیز اس دل مضطر مین جو تاثیر ہی
ہی اثر اوسکی نظر کا جادو او ر منتر نہین

ہوتا ہی اے فضلؔ بہتر وہ خدا کے سامنے
جو کہ سمجھے آپکو مجھسے کوئی بدتر نہین

## ردیف واو

کوئی دن تو کام آ جا او بت ناکام تو
ایک لحظہ دے دل بیمار کو آرام تو

مین نہ ہاتھون سے پیونگا غیر کے مینا کبھی
جب تلک دیگا نہ ساقی اٹھکے مجکو جام تو

مرتے دم بیمار کو اپنے اب آ کر دیکھلے
ہی قضا سے موت اوسکی کیون ہو پھر بدنام تو

سنکے تیری فیض بخشی تشنہ لب آیا ہون یان
ساقیا جلدی پلا جام مئے گلفام تو

عاشقون کے دل ستانے سے ستمگر باز آ
سب حسینان جہانمین کیلئے بڑھکے نام تو

عید ہو تجکو مبارک آج گنج حسن سے
خادمون کو اپنے دے ای شاہ ابِ انعام تو

فضل اوس بت کی رضامندی اگر منظور ہی
لے پہن زنار کو اور ترک کر اسلام تو

دیکھلے بلبل جو تو اوسکے گل رخسار کو
چھوڑ دے واللہ اپنے اس گل و گلزار کو

چاند پر غالب کہین ہی روشنی روئے یار
واہ کیا بڑھکر ملا ہی نور حسن یار کو

یاد آجاتی ہی یار و چشم جانان جب کبھی
دیکھتے گلشن مین ہم ہین نرگس بیمار کو

عید جانباز و تمھاری آئی ہی ہشیار ہو
آج قاتل آتا ہی کھینچے ہوئے تلوار کو

بھول جائے وہ نکیلا بانکپن کا خم ہلال
دیکھلے جو اوس صنم کے ابروِ خمدار کو

سرخی عارض کو اوسکی گل سے دون کیونکر مثال
جبکہ اوسکے آگے کچھ رتبہ نہین گلنار کو

فضل بس فضل خدا سے خوف محشر کچھ نہین
پیشوا پکڑا ہی تو نے سید ابرار کو

جان جانان کہون یا خوبی خوبان تمکو
گل خندان کہون یا سروِ خرامان تمکو

قمریو دونون مبارک ہین دونون کیلیے
رخ جانان ہین اور سروِ گلستان تمکو

ہمنے وحشت مین کی ای خارِ مغیلان تقسیم
دست کو جیب و گریبان دیا دامان تمکو

دھیان دلمین نہ کبھی زلف پریشان کا جمے
خود پریشان یہ ہی کردیگی پریشان تمکو

ہمسے کہتا ہی جنون فصل بہار آنے دو
پھر تو ملجائیگی جا گیر بیابان تمکو

قمریو سرو خرامان کی روش ہمکو ہی بس
ہو مبارک روشِ سروِ گلستان تمکو

فضل گر دیکھو گے اوس چشم ستمگر کیطرف
تیر ماریگی وہین جنبشِ مژگان تمکو

ذرا بیمار کو اپنے تم ای جان دیکھتے جاؤ
نہین بچنے کا یہ کل تک اسی آن دیکھتے جاؤ

بہار آئی ہی گلشن مین گل و بلبل کا مجمع ہی
ادھر بھی گلبدن آکر گلستان دیکھتے جاؤ

جنون کا زور ہی اور بھی ہی جوشِ وحشت ہا و دشت
ادھر بھی آکے دیوانو بیابان دیکھتے جاؤ

نہین میری خطا اصلا بڑھا کر ہاتھو نسے اپنے
تمھارے عشق نے پھاڑا گریبان دیکھتے جاؤ

ہٹا کر رخسے پردیکو لگا ب وہ یون کہنے
کھلا ہی آج یہ قرآن مسلمان دیکھتے جاؤ

کوئی او ن سے کہو اپنی سیہ کاکل کے قیدی کا
تم آ کر اسطرف حال پریشان دیکھتے جاؤ

تمہارے در کی کرتا ہی گدائی **فضل** مدت سے
کبھی تم اسطرف ای شاہ خوبان دیکھتے جاؤ

فلک جسکا دربان وہ انسان تمہین ہو
ملک جسپہ قربان وہ جانان تمہین ہو

بہار گل حسن وخوبی ہی جسمین
تمہاری قسم وہ گلستان تمہین ہو

سروکار جنت سے رکھتے نہین کچھ
ہمارے لیے حور و غلمان تمہین ہو

ترقی پہ ہر دم ہی جسکی تجلی
دو عالم مین وہ ماہ تابان تمہین ہو

میان جہان **فضل** نے سبکو دیکھا
رسولون مین ختم رسولان تمہین ہو

شانۂ ناز سے جب اوس نے سنوارے گیسو
حلقۂ گردن جان ہو گئے سارے گیسو

پوچھا عشاق نے کیسے ہین تمہارے گیسو
لگا کہنے ہین سیہ مار ہمارے گیسو

چشم بد دور ذرا دیکھو تو ماشاء اللہ
چاند سے مکھڑے پہ کیا خوب ہین پیارے گیسو

صبر کر صبر کر ای دل نکر اتنی فریاد
کب وہ سنتے ہین تیری آہ کے مارے گیسو

آہ مین کس سے کہون یہ دل ناداں اپنا | پھنسگیا دام مین آ اوسنے جو سنوارے گیسو

سچ مین کہتا ہون لا تجھسے یہ کالی ہے بلا | زہر مین کالون سے اوسکے نہین ہارے گیسو

رخ روشن پہ ترے دام بلا پھیلا کر | طائر دلکو یہ کرتے ہین اشارے گیسو

مچھلیان پھنسنے لگین دام بلا مین آکر | دھوئے تمنے جو یہ دریا کے کنارے گیسو

نور سے بنگئے سب کاہکشان کے مانند | جب جبین پہ چنے افشان کے ستارے گیسو

اے صنم کرکے نہان تیرے رخ روشن کو | کرنے دیتے نہین غیرونکو نظارے گیسو

ہمسے وہ فضل بہت بلکی لیا کرتے تھے
شانے نے یار کے سیدھے کیے بارے گیسو

کھولتے ہی نہین تیرے مجھے دلبر گیسو | خواب مین بھی نظر آتے ہین برابر گیسو

عشق گیسو کی وہ تاثیر ہے کیا تمسے کہون | دل پہ لہراتے ہین سوتے مین بھی اگر گیسو

خوبی حسن کی اقلیم پہ قبضہ کرکے | وقت کے اپنے ہین دیکھو تو سکندر گیسو

لاکھ پڑھتا ہون مین افسون و لیکن پھر بھی | بھولتے دلسے مرے کب ہین وہ دم بھر گیسو

تیرے اے یار سوا اور کے ہون ہرگز ایک | ہمنے تو سونگھے نہین ایسے معنبر گیسو

جسکی تعریف مین ہی سورۂ واللیل اُتری
اُسکے مصداق تو ہین تیرے پیمبر گیسو

انکے کاٹے کا نہین پاس کسیکے منتر
مار پُر زہر سیہ سے بھی ہین بڑھکر گیسو

عطر ای فضل کب آتا ہی بھلا اونکو پسند
جنکے ہین مشک سے بھی بڑھکے معطر گیسو

دل بتون سے یہان لگائے جو
اپنا پتھر کا دل بنائے جو

وہی الفت مین تیری دم مارے
ہجر کی بیکلی اوٹھائے جو

نامہ بر میرا وہ لیجائے
بزم جانا نمین جانے پائے جو

دُرِ مقصود کو وہی پائے
غم کے دریا مین غوطہ کھائے جو

وہی پیتا ہی آب خنجر کو
کوے قاتل مین سر جھکائے جو

دل لگانا نہ اوس ستمگر سے
اپنے عشاق کو رولائے جو

تجھے لازم ہی اوسکی دلجوئی
تیری محفل مین یار آئے جو

دل کو دیکر وہ بیدل آئے گھر
محفل دلستان مین جائے جو

فضل الفت اوسکی بہتر ہی
اپنے عاشق پہ ترس کھائے جو

یاد کیا آئے صنم گیسو تمہارے رات کو
سانپ لہرانے لگے دل پر ہمارے رات کو

داغ دل ہین سینہ سوزان مین ہیں بے قدر
آسمان پر بھی نہونگے اتنے تارے رات کو

ہم غریبونکو جو ہو جائے اجازت آپکی
سو رہین ہم بھی چھپر کھٹ کے کنارے رات کو

تیری ہی جانب ہا میلان دل ای ماہرو
چاند نے گرچہ کیے ہمسے اشارے رات کو

دن کو پورا کرتے ہین پی پی کے ہم خون جگر
کاٹتے ہین ہجر مین گن گن ستارے رات کو

چھاگئی کالی گھٹا اور اسمین بجلی کی تڑپ
آئینہ لے اوسنے جب کاکل سنوارے رات کو

سارا عالم جاگ اوٹھا اور نہ آئی نیند فضل
تو نے نعرے درد کے پیہم جو مارے رات کو

جام مے پینا ابھی فصل بدل جانے دو
آنے برسات دو گرمی کو نکل جانے دو

قتل اس حالت مستی مین صنم کب ہے روا
لڑکھڑاتے ہوے مستونکو سنبھل جانے دو

شمع رو ڈالو نہ ہرگز ابھی برقع منہ پر
مثل پروانہ مجھے آج تو جل جانے دو

ہوگا پھر باغ مین ہنگامہ ترے بلبلونکا
فصل گل آئے خزان باغسے ٹل جانے دو

کسلیے کہتا نہین فضل تو اوسنے آنا
بوسہ دینا ہو تو دو آج ہی کل جانے دو

شرف بخشا ہی کیسا دیکھنا اللہ نے انسان کو
بنائے خادم اوسکے آخرت مین حور و غلمان کو

عجب شوخ چمکی ہی سرخی ملی لبہاے جانان کو
تصدق کرکے جن پھینکدین لعل بدخشان کو

لگا کر دیکھلے سینے پہ میرے تیر کو اپنے
نچھوڑیگا مرا دل پا کے قاتل تیر پیکان کو

براے سیر وہ گلرو مرا گلشن مین آئیگا
کہو گلچین سے کر آراستہ اپنے گلستان کو

نہ روکو یارو مجھ وحشت زدہ کو جانے دو اب تو
کرون آباد مین پھر بعد مجنون کے بیابان کو

کہے دیتا ہون ای دل صاف تجھسے کھولکر یہ بات
پریشان ہوگا گر دیکھیگا تو زلف پریشان کو

مبارکباد و مجکو کہ ہی جوش جنون آیا
کرینگے فرش گل تلوے مرے خار مغیلان کو

نہین چھلے حنائی انگلیونمین اوسکی سونیکے
لیا ہی حلقۂ قبضہ مین زر نے شاخ مرجان کو

ترقی پر رہیگا فضل یون ہی حسن گر انکا
بھرینگے پھر تو دیوانے وہ ہر روز زندان کو

## ردیف ہاے ہوز

چشم فتان پر صنم کی ہین جو دو ابرو سیاہ
حسن کے گنجینے پر بیٹھے ہین دو بچھو سیاہ

ساقیا ہی لطف میخوار کی کیفیت جبھی
یار ہو گلزار ہو اور ابر ہو ہر سو سیاہ

بال کالے کے جو ہین اوس روے روشن پر پڑے
چاند پر کالی گھٹا ہی ہین نہین یہ مو سیاہ

کالے کپڑون کو پہنکر بعد مرنیکے مرے
میرے ماتم مین ہوناَ یار ہرگز تو سیاہ

حال جو لکھنے لگا اپنی سیہ بختی کا مین
مثلِ اشکِ کلک نے آبہ بھی ہو آنسو سیاہ

قتل کر ڈالونگا بیشک دیکھلینا اے صنم
آئیگا گر سامنے میرے رقیبِ رُوسیاہ

دھیان اونکے گیسوؤنکا فضل تو دلمین نہ لا
ہین وہ کالے زہر والے ہین نہین گیسو سیاہ

ہم جو اُنہے دیکھتے تھے بانکپن مین آینہ
دیکھین اب کیا اُس نے ڈھاپکے رسن مین آینہ

آپ اپنی شکل پر وہ شمع رو عاشق ہوا
آیا اوسکے سامنے جب انجمن مین آینہ

ہر گھڑی اپنی ہی صورت دیکھنے کا شوق ہے
اسلیے رکھتا ہے وہ بت پیرہن مین آینہ

تا کسی گل کو نہ دیکھین مثل اپنے منھ کے وہ
اسلیے رکھتا ہے مالی ہر چمن مین آینہ

بیچ مین لفظون کے ہرگز چہرۂ انور نہین
رکھا ہے تاجر نے دکانِ ختن مین آینہ

آئینے سے ہر گھڑی وس آینہ رو کو تھا شوق
اسلیے اس فضل کے رکھنا کفن مین آینہ

شرابِ تند کا ساقی مجھے دے بھر کے پیمانہ
رہے باقی نہ جس سے ہوش کر دے ایسا مستانہ

تمہارا زہد و تقوا شیخ جی تمکو مبارک ہو
مبارک ہمکو ہو رندی کہ یہ محفل ہی رندانہ

نکالا کسلیے منہ پردۂ فانوس سے تونے
جھپٹ کر چوم لیگا منہ ترا ای شمع پروانہ

خدا کیواسطے ای موت فرصت کوئی دم کی دے
کہ تا مین دیکھلون اکبار اور بھی روے جانانہ

یہان اپنے دل صدچاک سے ہوتا ہی خون جاری
وہان گستاخیان کرتا ہی جبدم زلف مین شانہ

بہت ہشیار رہنا سامنے اوس شوخ کے جاکر
کہے دیتا ہون تجھسے دل مزاج اوسکا ہی شاہانہ

قسم اللہ کی بیشک یہی ہو باغ جنت مین
نہ دیکھے گا کبھی حورون کو ہرگز تیرا دیوانہ

اجازت آپکی پائے تو خلوت مین چلا آئے
ہی بندہ آپکا محرم نہین ہی کوئی بیگانہ

چھکا دے آج تو اللہ شراب تند سے مجکو
نہو خالی کبھی ساقی ترا یہ مے سے میخانہ

بیان نیرنگیون کا اسکے سب کرنا نہین ممکن
ہر اک جا عشق کا ہمنے سنا ہی تازہ افسانہ

کرو ذکر خدا اس زندگی مین بندگی کرلو
چھلک جائیگا ای فضل اب تمھارے سن کا پیمانہ

## ردیف یای تحتانی

آنکھین نہین اوس ابروی خمدار کے نیچے
جانباز ہین سر کو لیے تلوار کے نیچے

عارض ہی تہ زلف کہ سورج ہی تہ ابر
یا من ہی درخشندہ سیہ مار کے نیچے

کیا ساق بلورین کو ہی خلخال سے زینت — کیا زیب ہی پازیب کو شلوار کے نیچے

کیا درج ہین سربستہ دو اوس سینے کے اوپر — کیا دُر ہین دو باہم کمر یار کے نیچے

سنبل کا تسلسل ہو کہ کاکل کا تجمل — ہین سب کے سب اوس طرۂ طرار کے نیچے

ہی جب تلک اس دم مین دم اپنی یہ دعا ہی

دم فضل کا نکلے قدم یار کے نیچے

شب کو جو بے برقع اگر وہ مرا مہرو ہووے — چاند بھی ماند ہوا ور شرم سے جگنو ہووے

کوچہ پھرتا رہونگا مجھے سودا ہوگا — دل ناداں مرا گر والہ گیسو ہووے

پاس سے جا کے ترے کس لیے دیکھوں گلشن — مجکو گلشن ہی وہی یار جہاں تو ہووے

تری آنکھوں کی غلامی کرے آگر نرگس — صدقے بینی کے تری باغ مین شبو ہووے

ہوش اوڑین شیخ کے تسبیح و مصلیٰ کیسا — سامنا تیرا ذرا بھی جو پری رو ہووے

پا بگل شرم سے ہو سرو سہی خم ہو کر — سامنے اوسکے اگر وہ قد دلجو ہووے

چشم دل کھول کے گر فضل تو دیکھے واللہ

جلوۂ یار ترے سامنے ہر سو ہووے

دیوانے آپکے ہوے جانان نئے نئے
تعمیر اب کرائیے زندان نئے نئے

سینے مین دلمین پہلو مین ہر جا مین داغ ہجر
پیدا کیے ہین ہمنے گلستان نئے نئے

ای دل بہار آتے ہی وحشت کریگی زور
پھر دیکھنے پڑینگے بیابان نئے نئے

زلفونکو رخپہ وہ بت کافر جو کھولدے
پھنس جائین پھر بلا مین مسلمان نئے نئے

پلکون سے اور نگاہ سے ای دل ترے لیے
رکھتا ہی پاس اپنے وہ پیکان نئے نئے

وحشت جنون بتا تو ہی اس مفلسی مین مین
لاؤن کہان سے روز گریبان نئے نئے

دندان و لب دکھاکے یہ کہنے لگا وہ شوخ
ای فضل دیکھلے در و مرجان نئے نئے

مرے رازِ دل کا تو محرم تو ہی ہی
مری خلوت دلمین ہمدم تو ہی ہی

فرشتون نے جسکے کیا آگے سجدہ
قسم ہی خدا کی وہ آدم تو ہی ہی

سمجھتا نہین دوسرے کو مین ہرگز
زبان پر صنم میرے ہر دم تو ہی ہی

نہین دوسرا کوئی حاجت روا ہی
مرے واسطے اسم اعظم تو ہی ہی

تجھی سے ہی گردن جھکی سرکشونکی
شجاعت کے میدان کا رستم تو ہی ہی

نبی اور بھی سب خدا کے ہین پیارے | مگر ان سبھون مین معظم توہی ہی

کرے فضل کس سے سوا تیرے فریاد
مددگار اوسکا تو ہر دم توہی ہی

چلتی نہین تدبیر دلِ زار کے آگے | سر کاٹکے اب رکھدونگا مین یار کے آگے
کہتے ہین جسے چودھوین کا چاند جہانمین | کیا ہستی ہی اوسکی رخ دلدار کے آگے
کافی ہی ہمین بس ترے ابرو کا اشارہ | ہم سر کو جھکا دیتے ہین تلوار کے آگے
یاد آتی ہین جب ہمکو تری نرگسی آنکھین | رو دیتے ہین ہم نرگس بیمار کے آگے
اے وارث اب کرتا ہون تمکو وصیت | لاشے کو مرے رکھنا درِ یار کے آگے
دروازۂ معشوق پہ عاشق کی بنے قبر | بلبل کا ہو مدفن در گلزار کے آگے
لہرانہ دلا زلفِ مسلسل کی لٹون پر | جانا نہین جائز ہی سیہ مار کے آگے

یارب ہی دعا میری ترے فضل و کرم سے
جانا نہ پڑے فضل کو کفار کے آگے

قتل عاشق کے لیے خنجر مژگان ہی بہی | زخم جس تیر کا کاری ہی وہ پیکان ہی بہی

گرچہ وہ چشم تصور مین بھی آسکتا نہین
اُسکے ہتھیار ہین پاس ابرو و مژگان و نظر
سینے پر داغ نہین ہین یہ مرے ای لوگو
عاشقو سر بکف آو کہ وہ ہی تیغ بکف
تپ فرقت کا بجز وصل نہین کوئی علاج
مثل منصور کے سر دینے کو طیار ہو نہین

جان کے گھر مین جو رہتا ہی وہ جانان ہی یہی
یہی خنجر ہی یہی تیغ ہی پیکان ہی یہی
سیر وہ کرتا ہی جسکی وہ گلستان ہی یہی
عشق کی معرکہ آرائی کا میدان ہی یہی
صبر کر صبر دلا ہجر کا درمان ہی یہی
دار منظور رہی یان گر ترا فرمان ہی یہی

کوے جانان تک اگر فضل ہوا تیرا گذر
پھر تو رہنے کے لیے روضۂ رضوان ہی یہی

نہین جسکا ہمسر یہ انسان وہی ہی
ہی سینے پہ جسکے ترا داغ ہجران
ضیا جسکی پھیلی ہی سارے جہا نمین
جہا نمین ہی جسکی ضیافت کا چرچا
جو نکلا ہی خط صفحۂ رو پرا و سکے

دل اور جان کا جانِ جانان وہی ہی
حقیقت مین تیرا گلستان وہی ہی
دو عالم کا بس ماہ تابان وہی ہی
مرے خانۂ دلمین مہمان وہی ہی
نہین سبز خط بلکہ قرآن وہی ہی

تو رکھ فضل اپنا وسیلہ اوسی سے
ترا دین و دنیا مین ایمان وہی ہے

گر الگ مجسے مرا دوست جانان ہوجاے
خانۂ زیست مجھے خانۂ زندان ہوجاے

گلبدن گل تری فرقت مین اگر مین کھاؤن
دل پُر داغ مرا پھر تو گلستان ہوجاے

کوئی پھنس جاے اگر دام مین گیسو کے ترے
قید ظلمات مین وہ کیسا پریشان ہوجاے

وہ پری ہاتھ لگا دے جو جنازے کو مرے
پھر تو تابوت مرا تخت سلیمان ہوجاے

لیچلے تو جو جنون مجکو بیابان کی طرف
پایمال اپنا تو پھر خار مغیلان ہوجاے

یاد مین تیرے لب لعل کی گر مین روؤن
سرخ آنسو سے مرا سرخ یہ دامان ہوجاے

اوسکی آنکھون کو اگر فضل ذرا تو دیکھے
تیرا بس دشمن جان خنجر مژگان ہوجاے

دل پڑ گیا ہی ابرو خمدار کے پیچھے
شاید کہ یہ جان جائیگی تلوار کے پیچھے

اب کر نہ کبھی خنجر مژگان کا تصور
پڑتا ہی کہین کوئی دلا خار کے پیچھے

گھر بار زر و عزت و جان و دل و ایمان
سب کچھ گیا اپنا اوسی دلدار کے پیچھے

ہوش و خرد و دولت و آب و خورش و خواب
یہ عشق پڑا ہی انھین و جار کے پیچھے

ملتا نہین مدت سے نہ کچھ جس کا پتا ہی
پھرتا ہو نمین آئی فضل اوسی یار کے پیچھے

چل اب گلشن مین بلبل سوچتی کیا اپنے من مین ہی
بہار آئی جما جلسہ گلونکا ہر چمن مین ہی

اندھیرا رہتا ہی آنکھون کے آگے اپنی بے تیرے
شمع کی روشنی ہوتی اگرچہ انجمن مین ہی

ترا عارض جھلکتا ہی صنم زلفونکی شکنون سے
دیالا یا کوئی آئینے کو ملک ختن مین ہی

کرے کیا ہمسری مرجان بھلا اوسکی حقیقت کیا
تمھارے لب کی سی سرخی کہان لعل یمن مین ہی

سبب گلشن مین آنیکا بتاؤن باغبان تجھسے
پسینے کی سی اوسکے خوشبو آتی یاسمن مین ہی

نپایا شہد مین ایسا مزا ہمنے کبھی ہرگز
جو شیرین ذائقہ پایا صنم تیرے دہن مین ہی

ہوئی مدت کہ اوس گل سے لپٹ کر سو رہے تھے فضل
اوسکی بھینی بھینی خوشبو ابتک اپنے تن مین ہی

اب تجھسے ملاپ اوسکو جو منظور نہین ہی
جانے دے دلا تو بھی وہ کچھ حور نہین ہی

موسی ہو تو اس حسن مجازی پہ نہو غش
یہ نور تو نور شجر طور نہین ہی

آسان نہین ہی کھانا عزیزو غم فرقت | کڑوا ہی یہ شیرینی انگور نہین ہی

دیکھا تھا جوانی مین جو اوس چہرے پہ جوبن | پیری مین جو پھر دیکھا تو وہ نور نہین ہی

جو شی ہی مشبک اثر تیر نظر سے | وہ دل ہی مرا خانۂ زنبور نہین ہی

جو شہرہ مرا عشق کی ہی کوہکنی مین | اسطرح تو فرہاد بھی مشہور نہین ہی

جسکی ہی تجھے جستجو اس ڈار جہا نہین
فضل کے نزدیک ہی کچھ دور نہین ہی

گر کبھی کبک دری چہرۂ جانان دیکھے | ہی یقین پھر نہ کبھی وہ مہ تابان دیکھے

قیس وحشی نے تو اک نجد کا بن ہی دیکھا | ہمنے وحشت مین یہان کتنے بیابان دیکھے

جبکہ سنتے ہین چمن مین گل و بلبل ہی نہین | باغبان پھر کوئی کیا جاکے گلستان دیکھے

ہمنے دیکھے ہین تری آنکھون کے عاشق وحشی | اور زلفون کے گرفتار پریشان دیکھے

تیرے در کا جو گدا ہو وہ نہ ملے اوس سے | گرچہ خود آنکھون سے وہ تخت سلیمان دیکھے

تو تو وہ بت ہی کہ کافر کے سوا بھی اللہ | گر پڑے سجدے مین گر تجکو مسلمان دیکھے

کام پیکان نظر کرتا ہی اوسکا جیسا | فضل استادون کے ایسے نہین پیکان دیکھے

کوچۂ عشق مین آکر ہوے حیران کتنے
قمری و بلبل و پروانہ و انسان کتنے

عقدہ ابتک نہ کھلا زلف پریشان اسکا
فکر مین تیری ہوے آکے پریشان کتنے

پیچ کاکل نہ کھلا تیرا کسی سے ابتک
کھولتے کھولتے حیران ہوے انسان کتنے

گل نہ دیکھا رخ گلگون کے برابر تیرے
ہمنے دنیا مین تو دیکھے ہین گلستان کتنے

سیر ہونیکا نہین زخم جگر کا ہرگز
خالی ہو جائینگے قاتل کے نمکدان کتنے

سیر بازار کو بے پردہ اگر تو نکلا
ہو گئے بازار مین پھر چاک گریبان کتنے

فضل پایا نہ سخن تیرا سا ہمنے ابتک
گرچہ دیکھے ہین انھین آنکھون سے دیوان کتنے

کیسا رہتا ہی یہ دل خرم تمھارے سامنے
گر اجازت ہو رہون ہر دم تمھارے سامنے

اپنی محفل سے نکالو مت خدا کیواسطے
دست بستہ آئے ہین اب ہم تمھارے سامنے

آپکے آگے نہین ممکن اٹھائے سر کوئی
رہتی ہی ہر اک کی گردن خم تمھارے سامنے

یہ نہین معلوم ہوتا ہی ہمین کیا ہی سبب
کچھ نہین آتا ہی دلمین غم تمھارے سامنے

شوق سے پردہ اوٹھا کر سیر گلشن کی کرو
آ نہین سکتا ہی نامحرم تمھارے سامنے

یون تو پیچھے آپکے روتے ہین ہم آٹھون پہر | پر نہین ہوتین یہ آنکھین تم تمھارے سامنے

فضل کیا جود و سخاوت مین ہی شہرت آپکی
کیا حقیقت رکھتا ہی حاتم تمھارے سامنے

شمع کیا آئے سر محفل تمھارے سامنے | کیا مقابل ہو مہ کامل تمھارے سامنے
جان پر بس کھیل کے اب ہی ارادہ یہ مرا | چیر کے پہلو کو رکھدون دل تمھارے سامنے
آخری دیدار کے خاطر بصد شوق دلی | آتا ہی مقتل سے یہ بسمل تمھارے سامنے
دلکو جسکے لے لیا تمنے دکھا کر اک جھلک | آیا وہ فرہاد کو بیدل تمھارے سامنے

آب خنجر کے جو پیاسے ہین تو کہدے او فضل
آتا ہی اک دم مین وہ قاتل تمھارے سامنے

شراب بقا تو پلا دے مجھے | مین مرتا ہون ساقی جلائے مجھے
مین روتا ہون کب سے ترے ہجر مین | گلے آج مل کے ہنسائے مجھے
تو اب قتل کر کے صنم تیغ سے | شہید و نمین اپنے ملائے مجھے
خدارا یہ پردہ اوٹھا کے صنم | تو اپنا تماشا دکھائے مجھے

مین مرہون منت رہون اوسکا فضل
مرتند سے جو جھکاوے مجھے

کشتۂ ناز کو ٹھوکر سے جلاتے جاتے
آج بس آپ مسیحائی دکھاتے جاتے

ہجر مین آپکے مدت سے جو روتے ہین صنم
مسکرا کر کبھی آپ انکو ہنساتے جاتے

اوٹھ کھڑے ہوتے شہید آپکے زندہ ہوکر
قم باذنی سے جو لب آپ ہلاتے جاتے

ہوتی صحت دل بیمار کو فوراً حاصل
شربت وصل جو آپ اسکو پلاتے جاتے

کسطرح جوش مین دیوانے پریرو تیرے
سوے صحرا مین بڑا شور مچاتے جاتے

گر نہ تم پوچھتے ہمکو تو ہم اپنے سر پر
فرقتِ غم مین کہین خاک اوڑاتے جاتے

اوسکے در تک جو گذر فضل ہمارا ہوتا
دربدر کاہیکو پھر ٹھوکرین کھاتے جاتے

تربت پہ میری یار تو آنا کبھی کبھی
اعجازِ عیسوی کو دکھانا کبھی کبھی

اپنے شہیدِ ناز کے مدفن پہ اے صنم
لازم ہی تجکو پھول چڑھانا کبھی کبھی

اب دیکھتا ہون نے لفو نکابل کچھ نکل گیا
شاید وہ سیدھا کرتا ہے شانا کبھی کبھی

تدبیر وصل مین مری چلتی نہین ہی کچھ
کرتا ہون اوس سے گرچہ بہانا کبھی کبھی
کہتا ہو دل یہ تجھسے مرا ای کمان یار
مجکو کیا کرے آکے نشانا کبھی کبھی

نفرت ہی گرچہ فضل رقیبون کے ملنے سے
اونکی طرف بھی ہوتا ہی جانا کبھی کبھی

ہمنے پیے ہین ہاتھ سے ساغر جو یار کے
آنکھونمین اب تلک ہین وہ ڈورے خمار کے
تھمتے نہین ہین اشک مری چشم زار کے
دریا روان ہی ہجر مین اوس یار غار کے
مرنیکے بعد ظلم نے اونکے کمی نہ کی
تختے اوکھاڑ ڈالے ہین میرے مزار کے
نیرنگی زمانہ سے ہی ان بتونکا ظلم
کیا رنگ ہین اس ابلق لیل و نہار کے
گل گل پہ نغمہ سنج تھی بلبل بہار مین
دیکھا خزان مین آج تو ہین جھنڈ خار کے
خوشبوے یاسمن سے معطر ہوا دماغ
مضمون جو مین لکھنے لگا اونکے ہار کے
سینے پہ بحر نور کے ہین دو حباب نور
یا نخل قد مین ہین لگے دو پھل انار کے
چھٹکا کے رخ پہ زلفونکو اوس شوخ نے کہا
نافے حلب مین لائے ہین ہم ہی تتار کے
پیری مین اب تو فضل گنا ہون سے باز آ
آئی خزان ہی جاتے رہے دن بہار کے

جو روتا ایسا دل بیقرار راہ مین ہی
وہ کیون ہو چپ کہ اوسے انتظار راہ مین ہی

ذرا تو فاتحہ پڑھنا ٹھہر کے ای قاتل
ترے شہیدِ ادا کا مزار راہ مین ہی

سنا ہی تیرے شہیدون کے خون سے قاتل آج
عجب طرح کی دو طرفہ بہار راہ مین ہی

لیے ہین طائرِ دل بیٹھے ہر جگہ عاشق
ترے تو تیر کا قاتل شکار راہ مین ہی

تو کیا چلا ہی کہ منزل کو بھی نہ پہونچیگا
اجل کا لینے کو بیٹھا سوار راہ مین ہی

اوڑا نا دیکھ نہ للہ صبا کہین اوسکو
پڑا ہوا مرا مشتِ غبار راہ مین ہی

نہ رک تو فضل چلا جا نجف کو بے کھٹکے
تری مدد کو شہِ ذوالفقار راہ مین ہی

تجکو اللہ نے بنایا سب سے بہتر آدمی
کام اب ایسا نکر جس سے ہو ابتر آدمی

کیا عجب شیرین ثمر ہو شاخِ نخلِ تلخ سے
گر کرے تلخی پر اوسکی صبر دم بھر آدمی

گر قناعت ہو تو گھر بیٹھے ملے سب کچھ اوسے
لیکن اپنی حرص سے پھرتا ہی گھر گھر آدمی

واہ کیا طاقتِ سخن ہی خدا نے اوسکو دی
آسمان کی بھی خبر لاتا ہی بے پر آدمی

لال ہو غصے سے اپنے زور پر کمزور سے
کیا چٹکتا ہی زبان سے مثلِ اخگر آدمی

پیش آتا ہی وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہی
گو لگا یا کرتا ہی دن رات چکر آدمی

سخت صدمے سے ہوا ہی فضل کیسا سنگدل
اسلیے کہتے ہین اوسکو ہی یہ پتھر آدمی

انتظار وصل مین جس وقت ہم مر جائینگے
نعش پر اوسدم ہماری آپ شاید آئینگے

تیری فرقت مین بجاے آب و دانہ ای صنم
ہم پیئینگے خون دل لخت جگر ہم کھائینگے

ای صنم جب شب ہوے گا تو ہمارے پہلو مین
کس طرح ہم اس دل ناشاد کو سمجھائینگے

ہمکو تو آنے نہ دیگا اپنی محفل مین اگر
ذکر تیرا کر کے دلکو رات دن بہلائینگے

یاد رکھنا ای صنم آئیگی جب لینے اجل
روح تیرے پاس ہی جائیگی اور ہم جائینگے

آتش ہجران سے تیری جان و دل دونون مرے
جامۂ تن مین سلگ کر ای صنم جل جائینگے

شرم رکھنا فضل کی یارب ترے دربار مین
دست و پا جسدن مرے ہر گنہ بتلائینگے

سچ ہی معشوقونکو یار و کتنا ہی زر دیجیے
یہ نہین ہوتے ہین اپنے انکو گر سر دیجیے

نکلے اسد لکی خوشی اور تمکو حاصل ہو ثواب
ایک بوسہ گر ہمین للہ دلبر دیجیے

خشک سالی مین دو ہاتھین عاشقون سے کہتے ہین
ہمکو اپنا آب اشک دین تر دیجیے

جان مین دین تمھین اس شرط پر بندہ نواز
آپ اپنے دلمین گر میرے لیے گھر دیجیے

دل یہ کہتا ہی میسر ہون اگر اے دوستو
اونکے دندان پر تصدق کر کے گوہر دیجیے

فصد کھلواونگا مین اپنی رگ جانکی صنم
گر ہمین مژگانکا اپنی تیز نشتر دیجیے

ذبح کرنے مین اگر شاید اونھین تکلیف ہو
فضل کہہ تو آپ اون سے مجکو خنجر دیجیے

مار سیہ ہی زلف گرہ گیر یار کی
ابرو نہین ہی بلکہ ہی شمشیر یار کی

سب بھولگئی قمری و طوطی کا چہچہہ
وہ میٹھی میٹھی جبسے سنے تقریر یار کی

چاہا تھا دلنے صفحے پہ کھنچواکے مین رکھون
پر مانی سے نہ کھنچ سکی تصویر یار کی

حاجت نہین ہی طوق کی وحشت مین مجکو اب
اوبھی گلے مین میرے ہی زنجیر یار کی

مین کیا ہون بلکہ ہوش فلاطون کے جائین اوڑ
ہوتی ہی ایسی سامنے تاثیر یار کی

پل مین خذف کو لولولالا وہ کردکھائے
دم مین بنائے مس کو زر اکسیر یار کی

شاید مری طرف سے کسی نے کہا ہی کچھ
آتی نہین ہی فضل جو تحریر یار کی

ہجر کا دل میں مرے یار وہ کھٹکتا خار رہی
جان اس صدمے کے مارے تن سے اب بیزار رہی

ماہ کامل کب مقابل ہو سکے اوس مہر کے
مہر بھی اوس ماہرو کا غاشیہ بردار رہی

کوچ کر جاتا وہ کب کا اب تلک سوے عدم
پر تری خاطر وہ تیرا رک گیا بیمار رہی

یاد آجاتی ہی تیری جب کبھی او صنم
چلتی گردن پر مری اوس وقت اک تلوار رہی

دیکھیے اسلام رہتا ہی ہمارا یا نہیں
دل پھنسا اوس بت سے ہی جو صاحب زنار رہی

اسلیے رکھتے ہیں ہم بھی اوسمیں جانیکی ہوس
باغ جنت وہ نہیں ہی کوچۂ دلدار رہی

چاہا میں نے فضل اوسکی زلف میں ثنا نہ کروں
بولا وہ قاتل نہ چھیڑ اسکو یہ سونا مار ہی

ترے رہنے کو بلبل گل و گلزار بہتر ہی
مرے تلوونکو کوے یار کا بس خار بہتر ہی

گلے شکوے سب اوسکے ظلم کے آئندہ کر لینا
نہیں اب وصل کی شب میں ولا تکرار بہتر ہی

قدم کوچے میں رکھکر عشق کے ثابت ہوا ہمکو
عذاب ہجر جاناں سے عذاب نار بہتر ہی

ترے در پر پڑے ہیں جو ترے دیدار کے طالب
چھپانا منہ کا اون سے بھلا کب یار بہتر ہی

اگر اس جان دینے میں وصال یار ممکن ہو
تو اس جینے سے اے منصور بیشک دار بہتر ہی

دلا مائل نہو اوسکی سیہ زلفونکی لہرون پر
سنا ہی زہر سے اسکے تو زہر مار بہتر ہی

مریض عشق ہون باطن مین گو ظاہر مین ہون اچھا
ہماری تندرستی سے کہین بیمار بہتر ہی

نہ دینا ہو اگر بوسہ تو صاحب صاف کہدیجے
تمھارے روز کے اقرار سے انکار بہتر ہی

لگا ہی دل ترا اے فضل جس طفل برہمن سے
تری تسبیح سے اوسکا کہین زنار بہتر ہی

کام اُس جا پر کیا یا رب نہ کچھ تدبیر نے
لے لیا دل مفت میرا اوس بت بے پیر نے

جانتے ہم کچھ نہ تھے ہوتی ہی کیا زلف صنم
کس بلا مین جاکے اولجھایا ہمین تقدیر نے

مار ڈالے تیغ ابرو نے تری کتنے جوان
قید کتنون کو کیا ہی زلف کی زنجیر نے

جوہر اپنے حسن کا دکھلاکے ہر سو خلق مین
گھر کے گھر ویران کیے قاتل تری شمشیر نے

وہ صنم کچھ ذکر کرتا ہی ہمارا آجکل
کچھ اثر شاید کیا ہی آہ کی تاثیر نے

تو تو پوشیدہ وہان ہی کتنے اہل عقل سے
کتنے دیوانے بنائے یان تری تصویر نے

سر مرا کاٹا تری شمشیر ابرو نے صنم
دل مرا چھیدا تری نوک مژہ کے تیر نے

گرچہ سب کرتے ہین کوشش اپنے اپنے کام مین
پر نہین تقدیر کو روکا کسی تدبیر نے

مین نہ پھنستا فضل اوسکے دام مین کیا کرون
دلکو مائل کرلیا اوس بت کی خوش تقریر نے

رخسے وہ ماہ اپنے اولٹ گر نقاب دے
کیونکر نہ آکے نذر اوسے آفتاب دے

گرمی نے می کی کردیا بیہوش ساقیا
بدلے شراب کے ہمین تو اب گلاب دے

حاجت نہین گزک کی ہمین کچھ بھی ساقیا
اور ونکو دے کباب ہمین پھر شراب دے

احوال بیقراری کا جب دوستو کہون
فرصت تو کوئی دم دل خانہ خراب دے

اوسدن ضرور کیجیے امداد یا نبی
جسدن کہیگا مجھسے مرا رب حساب دے

گل دے نہ ٹوٹی شاخ مگر زلف یار کی
ٹوٹے جہان کہین تو گل آفتاب دے

کہنا نہ منہ سے کچھ تو ابھی یار بیوفا
پہلے سوال سنکے مرا پھر جواب دے

مشکلکشا سے فضل کہونگا مین حشر مین
کوثر کا جام بھر کے مجھے بوتراب دے

دلکا ابتو سامنا ہی اوس بت بے پیر سے
دیکھیے کیا ہوتا ہی اوسکی مژہ کے تیر سے

صرفی اور نحوی تو کیا کرسکتے ہین تجھسے کلام
منطقی بھی ہار جائینگے تری تقریر سے

یار سے ملنے کی ای دل اسقدر جلدی نکر
کام اچھا ہی وہی ہوتا ہی جو تاخیر سے

آپکے آنے کی ہمکو کچھ صنم پروا نہین
دلکو بہلاتے ہین ہم اب آپکی تصویر سے

تیرے گیسو کا صنم جسدن سے ہی سودا ہوا
سلسلہ اوسدن سے اپنا ہو گیا زنجیر سے

کیمیا لیکر مُہوّس تیری اب مین کیا کرون
اوسکے در کی خاک ہمکو کم نہین اکسیر سے

جب کسیکی ابرو ونکا ہمکو آجاتا ہی دھیان
عید کے مانند پھر ملتے ہین ہم شمشیر سے

ہجر کے صدمے کا ہمکو کچھ نہین تمسے گلا
ہی گلا جو کچھ کہ ہمکو ای صنم تقدیر سے

کیا خطا مجسے ہوئی اسکا سبب کھلتا نہین
روٹھنا ثابت ہی اونکا دوستو تحریر سے

دیکھ سمجھاتا ہون تجکو اس بلا سے باز آ
چھوٹنا مشکل ہی ای دل زلف کی زنجیر سے

جو خطا ہو **فضل** کی سد صاحب بخشدو
کیون خفا ہوتے ہو ناحق عاشق دلگیر سے

اگر تابوت پر میرے وہ عیسی دم صنم آئے
اوسی دم اس تن بیجان مین بیشک پھر دم آئے

کبھو نہین حال کیا تمسے جو غم ہی ہجر جانان کا
نہ دیکھا کوئی غم ایسا بہت سے ہمنے غم آئے

دل بیمار کی صحت کے خاطر تیرے کوچے مین
سمجھکر ای صنم دار الشفا یان آتے ہم آئے

اونھین بھی تھی محبت ہمسے مرنے پر کھلا ہمکو
جنازے پر ہمارے جب تو وہ باچشم نم آئے

ہزارون قتل ہون عشاق اوس قاتل کے ہاتھون سے
نہین ممکن کہ اوسکے خنجر ابرو مین خم آئے

مسلمان تو گئے سب سوئے کعبہ اے صنم لیکن
سمجھکر ہم ترے دروازے کو بیت الحرم آئے

ازل سے فضل دنیا کیطرف آیا ہی جب انسان
برابر درد وغم دونون یہ ساتھ اوسکے بہم آئے

نہان جو آگ دل مین عشق کی ہی گر بھڑک نکلے
یقین ہی پھر تو عکس اوس یار کا ہر سو چمک نکلے

تمہارے عشق کی آتش جو اس سینے مین جلتی ہی
جلادے سارے عالم کو اگر اسکی لپک نکلے

ذرا سن لے تو او تقدیر میری تجھسے کہتا ہون
کبھی تو خار ہجر یار کی دل سے کھٹک نکلے

کہون کیا طالع شوریدہ کی مین کیفیت تم سے
جما سبزہ نہ پھر وان پر جہان آنسو ٹپک نکلے

پسند آتا نہین مضمون سادہ نکتہ چینون کو
مزا دیتا ہی وہ مضمون کہ جسمین کچھ نمک نکلے

تمھارے غم سے دل پہلو مین پھوڑا سا تپکتا ہی
کرون اب کون سی تدبیر جو اوسکی تپک نکلے

خس و خاشاک غیر اللہ جلا دے فضل اک دم مین
اگر دل مین حقیقی عشق کا شعلہ بھڑک نکلے

زیست دنیا کی خواب کی سی ہی
بلکہ دنیا حباب کی سی ہی

رنج ہجران نہین ہی دنیا مین
اک نشانی عذاب کی سی ہی

کیا لکھون اور وصف اوس گل کا
ساری رنگت گلاب کی سی ہی

آتش غمسے دل جلا شاید
بو تو اسکی کباب کی سی ہی

بہکی بہکی ہی چال یار کی آج
کیفیت سب شراب کی سی ہی

میرے رونے کو دیکھ کہتے ہین سب
یہ تو بارش سحاب کی سی ہی

فضل کچھ مجھسے بولتے نہین آپ
یہ نشانی عتاب کی سی ہی

دلِ وحشی کو اُنس ہی بن سے
اسکو مطلب نہین ہی گلشن سے

بعد مرنیکے بھی صنم میری
خاک لپٹے گی تیرے دامن سے

کہین جھگڑا یہ آئے دن کا مٹے
سر کو کر ڈے جدا تو گردن سے

دوست ہو کر تو دل دکھاتا ہی
شکوہ پھر کیا رہا ہی دشمن سے

شمع رو ہم سے منہ چھپاتے ہو کیون
روشنی کب چھپیگی چلمن سے

یاد اوس شعلہ رو کی آتی ہی جب
شعلے اوٹھتے ہین پھر تو اس تن سے

وہی غفلت ہی اب بھی پیری مین
فضل بدلا نہ تو لڑکپن سے

نہ کیونکر ہو نگاہ نازسے دل اور جگر ٹکڑے
ہوا معجز نما انگلی سے تیری جب قمر ٹکڑے

ابھی تو کیا بہار آنے دو پھر زور جنون دیکھو
اوڑا دے جیب اور دامن کے اور بھی نیشتر ٹکڑے

کہین جاتی ہی دیوانون سے وحشت سچ مین کہتا ہون
اگر اونکا کرو تم دوستو پتھر سے سر ٹکڑے

غضب ہی دل ہمارا اوسنے ہی پکڑ یہ پایا ہی
کیے ہین جسکی تیغ ناز نے لاکھون بشر ٹکڑے

پنہاؤن بیتکڑی وحشت جنون کو موسم گل مین
کریگا یہ نہ ابکی بار دامن کے اگر ٹکڑے

کیا ہی پارہ پارہ تونے اوس کے مہ دل میرا | کتان کو جسطرح کرتی ہی تنویر قمر ٹکڑے

گل رخسار عکس افگن ہین اور زلفونمین فضل ایسے
شفق کے ابر مین جسطرح ہون شام و سحر ٹکڑے

دلمین جب حب بت بے پیر آدھی رہگئی | عاشقونمین میری پھر توقیر آدھی رہگئی
جب دکھی کھینچے مین ای صنم تیری کمر | رک گیا مانی وہین تصویر آدھی رہگئی
جب کیا ہی سخت جانون کے گلے پر تونے وار | ٹوٹ کر قاتل وہین شمشیر آدھی رہگئی
تھی خوشی اکسیر سے بڑھکر ترے اس وصل کی | ہجر یاد آیا تو وہ اکسیر آدھی رہگئی
لکھتا تھا مین اوس صنم کے خط کا بیٹھا کل جواب | جلدی کی قاصد نے بس تحریر آدھی رہگئی
کچھ گھسی گلیون سے اور صحرا نوردی سے بھی کچھ | ابتو گھس کر جنون زنجیر آدھی رہگئی

فضل کے دل سے نہین جاتی ہی جوابتک کھٹک
اسمین کیا گانسی تری ای تیر آدھی رہگئی

جو دلکی کھلے آنکھ تو ہر سو نظر آئے | اوٹھ جائے اگر پردہ تو مہرو نظر آئے
جسں روز سے وہ آنکھو نکا تارا ہوا رخصت | اوس دن سے نہ تھمتے ہوئے آنسو نظر آئے

دریامین جو سایہ پڑا زلفون کا تمھاری
لہراتے ہوے سانپ تہ جو نظر آئے

سب دیکھتے کثرت مین ہین وحدت کا تری نور
دیکھین نہ کسیکو جو صنم تو نظر آئے

اوس نے جو فشان چنے بالونمین تو گویا
اوڑتے شب تاریک مین جگنو نظر آئے

ہوجائے فنا ذکر مین یاہو کے اگر فضل
پھر چارو طرف نور رخ ہو نظر آئے

ان آنکھون نے دیکھے جوان کیسے کیسے
ہوئے اس جہان سے روان کیسے کیسے

لڑکپن سے ابتک ان آنکھون کے آگے
ہوئے انقلاب جہان کیسے کیسے

نہین اوس ستمگر کے مژگان و ابرو
ہین دشمن مرے بیگمان کیسے کیسے

ہین عاشق کے لب خشک تر چشم تن زرد
یہ سب عشق کے ہین نشان کیسے کیسے

گل و ماہ و آئینہ و شمع و خورشید
ہین چہرے پر اونکے گمان کیسے کیسے

شہیدان شمشیر ناز و ادا کو
ملین گے ارم مین مکان کیسے کیسے

ہی افسوس فضل اس جہان سے
گئے خاک مین گلرخان کیسے کیسے

بات بلبل نکرے باغ مین اوس گلرو سے
رہنا ہشیار کھڑی جاکے کہو شبو سے

گر رہین ہجر مین اونکے یہ ہرنی آنکھین
کتنے دریا مین بہاؤنگا انھین آنسو سے

زلف مشکین ہی کھلی آج صبا کس گلکی
سارا باغ دل و جان تازہ ہی جسکی بو سے

چشم مسکونکی جدائی مین تری کیا کرین ہم
جاکے بہلائینگے صحرا مین دل اب آہو سے

کیا چلے جاتے ہین دیوانے یہ زندانمین ترے
کانمین آتی ہی بیڑی کی صدا ہر سو سے

آنکھ سے تیری نہ جب آنکھ ملائے نرگس
سرو پھر کیسے مقابل ہو قد دلجو سے

ذکر کرتے ہین بتونکا تو بتون کے بندے
کام رکھ فضل تو بس کلمۂ یا من ہو سے

کسی معشوق نے جب سے ہمین صورت دکھائی ہی
جبھی سے یار و ہمسے چھٹگئی ساری خدائی ہی

ہمین جسکی محبت سے تو ناصح منع کرتا ہی
اوسیکے ہو رہین گے اب یہی دلمین سمائی ہی

وہین بس مر مٹینگے ناصحا کیونکر اوسے چھوڑین
گلی جب خانۂ دلدار کی مشکل سے پائی ہی

نگہ کرتے نہین ہرگز وہ تاج و تخت شاہی پر
ملی کوچے کی تیرے ای صنم جنکو گدائی ہی

سمایا سر مین ہی جسکے تمھارے عشق کا سودا
طبیبون سے بھلا اوسکی کہان ہوتی دوائی ہی

نہین بجھنے کی بلکہ اور بھی بھڑکیگی ای ساقی — یہ آتش عشق کی سینے مین جو تونے لگائی ہی

تو سن ای فضل جس سائین کے دیوانے ہین سب ہمنے
اوسیکے در پہ جوگی بنکے اب دھونی رمائی ہی

جو مانگا بوسہ تو ایسے وہ ہمسے گلبدن بگڑے — بوقت قتل جیسے مجرمون سے تیغ زن بگڑے

ہمارا کچھ نہ بگڑیگا رقیبون کے بگڑنے سے — اگرچہ عشق مین خسرو سے جلکر کوہکن بگڑے

قسم اللہ کی زاہد مین تجھسے راست کہتا ہون — قیامت کا ابھی برپا جو شیخ برہمن بگڑے

دعا کرتی ہی بلبل سرنگون گلچین کے کھٹکے سے — الٰہی موسم گل مین نہ یہ لطف چمن بگڑے

جماؤ شوق سے تم لعل لب پہ مسی نیلم کی — بلا سے آپکی گر شرم سے لعل یمن بگڑے

خفا ہو کر اگر وہ شمع محفل سے اوٹھ جائے — یہ ہو اندھیر پھر تو سارا حسن انجمن بگڑے

زبان دو لکو یارب لطف جس گلرو سے حاصل ہی — نہ اوس گلرو کا روز حشر تک سیب ذقن بگڑے

ترے جادو بھری آنکھونکا جلوہ دیکھکر انسان — ہوئے سودائی شہرونمین بیابانمین ہرن بگڑے

لب رنگین پہ مسی کا لگانا چھوڑ دو صاحب — وہ زینت کیا ہی جس سے خوبی و حسن دہن بگڑے

صبا خوشبوے زلف یار گر ای فضل لیجائے — تو پھر دنیا مین قدر و قیمت مشک ختن بگڑے

آہ کے نعرے جب اپنی آسمان پر جائینگے
ہے یقین صدمے سے سارے ٹوٹ اختر جائینگے

دم عدم کی راہ لیگا تن کو تنہا چھوڑکر
جبکہ پہلو مرے گھر آپ اُٹھکر جائینگے

روح کو گردش رہیگی گرچہ مین مر جاؤنگا
تیرے کوچے سے صنم ہرگز نہ چلکر جائینگے

کوہ کو بھی پھونک دینگے ایکدم مین مثل کاہ
گر چٹک کر آہ کے اپنے یہ اخگر جائینگے

ہجر کے جو سخت دن آئے ہین ہمپر آجکل
اے فلک بتلا یہ کب چھاتی کے پتھر جائینگے

قبر مین بھی بہر تسکین دل پر اضطراب
ساتھ اپنے یار کی تصویر لیکر جائینگے

نفس انسان زندہ جاوید ہوجائیگا فضل
خواہش و حرص و ہوا جب سب کے مر جائینگے

کوچہ محبوب مین کچھ بھی جگہ ہم پائینگے
پھر نجائینگے وہان سے بس وہین مر جائینگے

پھر تمہارے ہجر کے داغ اے صنم مثل خزان
گلشن دلکو مرے برباد کرنے آئینگے

ہائے جس شب کو نہوگا بر مین وہ گل پیرہن
کسطرح ہم اس دل ناشاد کو بہلائینگے

ایکدن ہم جان دیدینگے تمہارے ہجر مین
آپ اپنے وصل یون مین اگر ترسائینگے

جان دیکر سب رقیبونمین بوقت امتحان
کس منہ سے تیغ قاتل ہم تر اپھل کھائینگے

پھر اوسی دم ٹوٹکر قالب مین دم آجائیگا ۔۔۔ نعش پر اک دم مری گر وہ مسیحا آئین گے

حسن کی انکے پرستش گر رہی چند یونہین
کچھ دنونمین فضل پھر یہ بت خدا ہو جائین گے

مجرے کو تیرے صرف نہ پیرونکا سر جھکے ۔۔۔ گر تو نقاب اولٹے تو شمس اور قمر جھکے

جھک تو بھی اسطرح جو خدا دے تجھے عروج ۔۔۔ جسطرح برگ کے بار سے شاخ شجر جھکے

احمد احد سے حشر مین بخشائین گے ہمین ۔۔۔ بار گنہ سے آئین گے جب ہم کمر جھکے

جھکتا یہ سر نہین ہی کسیکے بھی سامنے ۔۔۔ ہان رومیل ہا رجدھر ہو ادھر جھکے

پردے مین تیرے جلوہ کسی نازنین کا تھا ۔۔۔ سجدے کو تیرے جب تو ملک اور بشر جھکے

درگاہِ فقر فخر و تفاخر کی ہی جگہ ۔۔۔ یہ در وہ ہی کہ جس پہ ہر اک شہ کا سر جھکے

اے فضل سربلندی علامت ہی جہل کی
ہی شانِ علم سے سر اہل ہنر جھکے

ترے واسطے نشتر ادل یہی ہی ۔۔۔ نہین ہی مژہ تیر قاتل یہی ہی

لگا ہاتھ پھر دوسرا زخم دل پہ ۔۔۔ مری آرزو اب تو قاتل یہی ہی

مرا دل چرا کر لگا سب سے کہنے
گیا دل ہی جسکا وہ بیدل یہی ہی
مرے زخم دل پر لگا اب تو مرہم
تری تیغ الفت کا بسمل یہی ہی
خودی سے نکلنا رہ بیخودی مین
سنو اوسکے ملنے کی منزل یہی ہی
تو آ میرے دلمین سن ای رشک لیلا
ترے بیٹھ رہنے کا محمل یہی ہی

رخ یار کو گر تو ای فضل دیکھے
تو بیشک کہے ماہ کامل یہی ہی

کرون مین پاس اوسکے کونسی تدبیر سونیکی
نہین رکھتا ہی خواہش وہ بت بے پیر سونیکی
نہین قشقہ جبین پر صندلی اطفال برہمن کی
کھنچی لوح کلام اللہ پہ ہی تحریر سونیکی
جسے خواہش ہو دنیا کی وہ لے خاک در جانان
نہین ہی خاک وہ واللہ ہی اکسیر سونیکی
نہین دیکھی ہی ہمنے ایسی حبسی ہمین تیرے
ہی کھلتی نقرۂ سینے پہ وہ زنجیر سونیکی
رہا ارمان باقی کوئی دن بھی ساتھ اوس گلکے
نہ دی اکدم اجازت تونے ای تقدیر سونیکی
لپٹ جاتا ہون اب بھی خوب بختین پہلو کے تکیے سے
نہین جاتی ہی اونکو ساتھ لے تاثیر سونیکی
طلائی زیور اوس بت کو پنہا کر سے پا تک فضل
بنائینگے خدا چاہیگا اک تصویر سونیکی

ہمارا جس صنم کے دیکھنے کو دم نکلتا ہی
وہ ہی پردہ نشین پردے سے باہر کم نکلتا ہی

یہ کسکے غم مین اے دل شکو آنکھین اپنا رو رہی ہین
جو بستر صبح کو ہر روز اپنا نم نکلتا ہی

پھنسا ہی اوسکے بالو نمین یہ دل اے دیکھیے کیا ہو
نہین شانا ہے جسکے گیسوؤنکا خم نکلتا ہی

کرون کیا وصف اوس غنچہ دہن کے لعل لب کا مین
تبسم مین عجب بجلی کا سا عالم نکلتا ہی

نکھاؤ اسکو تم ہرگز صنم جھوٹی ہو یا سچی
کہ بدفالی ضرر کی ہی قسم مین سم نکلتا ہی

دلا ہرگز نہ دم مین آنہ دم دے اوس ستمگر پر
جو ہر دم تیغ ابرو کو لیے برہم نکلتا ہی

کہون کیا تجھسے یارب اوس پری کی جدائی کا
نہین سینے سے میرا آہ ہرگز غم نکلتا ہی

ستایا ہی تجھے اے فضل تیرا کس ستمگر نے
جو نعرہ آہ کا دل سے ترے ہر دم نکلتا ہی

نشان پیری کے ڈھانکنے کو خضاب ہم لیکے کیا کرینگے
یہ ایسا دھوکے کا جھوٹا رنگ شباب ہم لیکے کیا کرینگے

جو دور محفل یہان تک آیا تو بڑھکے ساقی سے یہ کہینگے
پلائے ہمکو تو جام الفت شراب ہم لیکے کیا کرینگے

نہ دیکھ پائینگے تمکو جسدن تو پھوڑ ڈالینگے دیکھ لینا
تمھین بتاؤکہ پھر یہ آنکھین جناب ہم لیکے کیا کرینگے

زکوۃ مال جمال مین ہی سؤال بوسے کے زر کا تمسے
اگر نہ دو دو تو اک ہی دیدو جواب ہم لیکے کیا کرینگے

نہ ساقی و مُل نہ باغ و بلبل نہ سرو سنبل نہ غنچہ و گل
فلک سے تیرا بغیر باران سحاب ہم لیکے کیا کرینگے

تپ جدائی سے تیری ساقی دل و جگر تو جلا ہوا ہی
وصال کی اب شراب دیدے کباب ہم لیکے کیا کرینگے

دعا ہی یارب تو نامہ فضل و مغفرت اپنا فضل کو دے
بروز محشر عمل کی اپنے کتاب ہم لیکے کیا کرینگے

تمنا تیرے ملنے کی لحد مین یار باقی ہی
پس مردن ہمین دلدار یہ آزار باقی ہی

خوشی کے پھول سب مرجھا گئے تیری جدائی سے
مگر ہان داغ غم کا دلمین اک گلزار باقی ہی

لگے تیر نگہ سینے مین خنجر دلمین مژگان کے
گلے کو یار ابرو کی فقط تلوار باقی ہی

الٰہی فصل بہار آئی خزان گلشن مین دنیا کی
گل اور غنچے کی جا پر ہر طرف بس خار باقی ہی

مچلتے ہو عبث غیرون کی آگے تم ادھر آؤ
تمھارے ناز اوٹھانے کو دل بیمار باقی ہی

تمھارے عشق مین دو پیرہن جاک جب کیا ہمنی
پہننے کو گلے مین ای بت زنار باقی ہی

لگانا دل کا بہتر ہی اوسی چھوڑ کر سب کو
ہمیشہ سے برابر فضل جو دلدار باقی ہی

تیرا جسدم خیال آتا ہی
دین و دنیا کا غم بھلاتا ہی

اوسکو کھٹکا کہان ہی محشر کا
سر تسلیم جو جھکاتا ہی

دل تڑپتا ہی جان جاتی ہی
جب وہ پہلو سے اوٹھکے جاتا ہی

چاہتا ہی جسے دکھا کے جھلک
اپنا دیوانہ وہ بناتا ہی

وہی پاتا ہی شاہد وحدت
اپنی ہستی کو جو مٹاتا ہی

دل کی آنکھون سے ڈھونڈھتا جو ہی
وہی ای یار تجھکو پاتا ہی

بھول جاتا ہی فضل وہ سب کو
اوس صنم سے جو دل لگاتا ہی

دلمین جگہ ہمارے اوسی بیوفا کی ہی
جسکی نہ حد شکایت جور و جفا کی ہی

چھوٹون مین اوسکے دام سے کسطرح صبا
دلمین گرہ لگی ہوئی زلف دوتا کی ہی

کس کس کا آج دیکھیے ہوتا ہی سر جدا
بازار قتل گرم حکومت قضا کی ہی

ہو کیون نہ آہ سرد سے عاشق کا رنگ زرد
تاثیر ایسی ہی اسی آب و ہوا کی ہی

اوس سیمتن کے ساتھ جو سونا ہوا نصیب
کسکو بتائیے ہوس اب کیمیا کی ہی

فریاد کس سے کیجیے قاتل کے ہاتھ مین
خود ہی ہمارے خون سے سرخی حنا کی ہی

آراستہ مکانکو جو کرتا ہی فضل تو
آمد یہ آج کیا ترے اوس مہ لقا کی ہی

ہمکو ہی کب خوف اوسکے ابروئے خمدار سے
جان فدا عاشق بھی ڈرتے ہین کہین تلوار سے

بلبلون سے کہدو زور و شور جنون ہی آجکل
موسم گل کی خبر آنے لگی گلزار سے

مر گئے ہین فوراً ان کالون کے ڈستے ہی دلا
زہر معشوقونکی کاکل کا ہی بڑھکر مار سے

دیکھ کہتا ہون نہین دل مژگان کج تو مائل نہو
ورنہ گل کسطرح پائیگا تو ایذا خار سے

کیا کرون تعریف مین اوس گلبدنکی دوستو
کم نہین سرخی گل رخسار کی گلنار سے

جب نشیلی آنکھونکا اوس بت کی آتا ہی خیال ۔۔۔ دلکو بہلاتے ہین جاکر نرگس بیمار سے

فضل ہٹنے کا نہین وس تنکو بے بندہ کیے
سلسلہ اوسکا ملا ہی حیدر کرار سے

مار ہی ہے جنکو وہ بسمل ہین ڈھونڈھتے ۔۔۔ پھرتے ہین رات دن تجھے قاتل ہین ڈھونڈھتے

دل جنکا تیرے ساتھ چلا آیا ہی صنم ۔۔۔ کوچے مین تیرے آکے وہی دل ہین ڈھونڈھتے

مجمع گلونکا کل جو ہوا تھا بہار مین ۔۔۔ بلبل چمن مین اب وہی محفل ہین ڈھونڈھتے

آفت یہ ہی خزانے بھی ٹھکر بہار مین ۔۔۔ صیاد پھر چمن مین عنادل ہین ڈھونڈھتے

ای رشک لیلی آگیا تو سیر کرکے اب ۔۔۔ مجنون ترے وہان ترا محمل ہین ڈھونڈھتے

فصل بہار آئی ہی شاید بہت قریب ۔۔۔ گردن تو طوق پاؤن سلاسل ہین ڈھونڈھتے

جو ہی بعید اوسکے ہین سب طالب وصال ۔۔۔ جو ہی قریب اوسے نہین واصل ہین ڈھونڈھتے

مجذوب مست ہین مے جذب الست سے ۔۔۔ سالک جو ہین وہ عشق کی منزل ہین ڈھونڈھتے

تصویر یار آئینہ دلمین ہی جڑی ۔۔۔ کامل ہین اوسکو دیکھتے جاہل ہین ڈھونڈھتے

دل ڈھونڈھتے ہین فضل جو بیدل ہین اسطرح ۔۔۔ جسطرح ڈوبتے ہوئے ساحل ہین ڈھونڈھتے

تیرے مقتل سے وہ قاتل نہین جانیوالے
پھل تری تیغ کا جو دلسے ہین کھانیوالے

تیری فرقت مین ہین رو رو کے یہ چلاتا ہون
آمرے پاس مرے دل کے دکھانیوالے

خود بخود وصل مین مجھسے وہ صنم روٹھ گیا
ہاے اب لاؤن کہان سے مین منانیوالے

کچھ فقیرونکو بھی دیدار کی ملجائے زکوۃ
ہم بھی کچھ حسن کے صدقے سے ہین پانیوالے

دیکھ مت اور طرف جلد ادھر آ قاتل
ناز شمشیر ترا ہم ہین اوٹھانیوالے

جانیوالون سے عدم کے تو یہ کہدو اے فضل
آج جاتے ہو تم اور کل ہین ہم آنیوالے

دل نہین اولجھا مرا بالونکے ان تارونمین ہی
ایک مومن بھی بصد سیکڑون زنارونمین ہی

اہل زہد خشک سے کیا پوچھتے ہو حال دل
پاکی تر دامنی ان وزون میخوارونمین ہی

ہو نہین سکتا خلا مین حسن یوسف برملا
جو گھرونمین ہی نہین وہ حسن بازارونمین ہی

کیسا اگلے دوستونمین تھا خلوص دوستی
اس زمانے مین نہ اخلاص دلی یارونمین ہی

مرد وہ عورت سے کم ہی مردمی جسمین نہو
بلکہ وہ نامرد ہی جو مردم آزارونمین ہی

کیا کرون اب سیر اوٹھکر باغبان گر ہی بہا
گرچہ مین اچھا ہون میرا دل تو بیمارونمین ہی

بخشدے یارب تو اپنے فضل سے اس فضل کو
نفس کے شر سے شمار اوسکا گنہگارون مین ہے

یون رخ روشن ہی زلف یار کے سایے تلے
جسطرح مہ ہو درخشان مار کے سایے تلے

اوس شیلی آنکھ کی فرقت مین گر مر جاؤن مین
دفن کرنا نرگس بیمار کے سایے تلے

عشق مین کیا پوچھتے ہو ہوتی ہی کیسی گذر
عاشقونکا ہی گذارا دار کے سایے تلے

نیچے مژگان نہین ای جان تری یہ چشم مست
آہوے چین ہی لب سوفار کے سایے تلے

عارض گلگون کے نیچے یہ سیہ تل ہی نہین
ہی چھپا حبشی بچہ گلنار کے سایے تلے

تیری بیرحمی سے ثابت ہوتا ہی قاتل مجھے
جان جائیگی مری تلوار کے سایے تلے

آفتاب حشر کی گرمی مین روح فضل کو
پائیگی سرو قد دلدار کے سایے تلے

ای پری مکھڑا ترا کچھ کم نہین ہی حور سے
جو کوئی دیکھے وہ غش کھا کر گرے بس دور سے

گر چمن مین تجکو خواہش میکشی کی ہو صنم
ساغر لالہ مین ٹپکیگی شراب انگور سے

رنگ پان اوس نازنین کے ہی گلے سے یون عیان
جیسے ظاہر سرخی مے شیشۂ بلور سے

شاہد وحدت ان آنکھوں سے نظر آتا ہی کب
لن ترانی کی صدا آتی ہی کوہ طور سے

اوس کمان ابرو کی مژگان سے ہوے چلنی ہین دل
کم نہین سینہ ہمارا خانۂ زنبور سے

ہی بقا اوسکو کہ جسکا اول و آخر نہین
سب فنا ہو جائینگے ارض و سما اک صور سے

اسقدر گل کھائے ہین اوس گلبدن کے ہجر مین
آتی ہی خوشبو ہمارے زخم کے ناسور سے

بعد مر جانیکے بھی ہوگا مجھے خوشبو سے شوق
تر کرو میرے کفن کو عطر اور کافور سے

سیر گلشن کو گیا جو گل مرا وہ گلبدن
آنکھ نرگس نے چرائی دیدۂ مخمور سے

ہو گیا چھپ کے فلک پر فضل مہر از بس خجل
اوس پری کی خوبی و حسن رخ پر نور سے

ملے جو وصل صنم ایک دار کے بدلے
چڑھو نہین دوڑتا پھر تو ہزار کے بدلے

مقابلہ نہین کر سکتے جنکا تیر و سنان
ہین چبھتی دل مین وہی پلکین خار کے بدلے

عجب تھے طالع برگشتہ دیکھو بلبل کے
دکھایا کنج قفس لا بہار کے بدلے

جواب جلد یسے لانا ہی پاس سے اوسکے
چلا جا تو ہی کبوتر سوار کے بدلے

تمھاری یاد جب آتی ہی باغ مین جا کر
گلاب دیکھتے ہین ہم عذار کے بدلے

| | |
|---|---|
| نظر کسیکی نہ لگجائے چاند سے منہ پر | پہن گلے مین تو تعویذ ہار کے بدلے |

جو دل سے عاشق صادق ہین فضل جنت مین
کبھی نہ حور کو دیکھینگے یار کے بدلے

| | |
|---|---|
| بتو نہین ہی ستم اور جور بس اللہ ہی اللہ ہی | دلا کرلے تو یہین غور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| ادھر کلکتے سے تا لکھنؤ کیا کیا حسین دیکھے | ادھر دہلی سے تا لاہور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| نہین ہی اعتبار اس عمر کا پچتائیگا پیچھے | سمجھلے خوب یا فی الفور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| جو دیکھو چشم عرفان سے اس آب و گل مین دل کیا ہی | ہی باغ نور جان کا نور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| خلاصہ کلمۂ توحید کے معنون کا بس یہ ہی | سوا اوسکے نہین ہی اور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| نہو یارب کوئی الحور بعد الکور کا مصداق | ہی خوب الکور بعد الحور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| بہار آئی تو کیا آئی خزان ہی کوک لے کویل | یہ دو دن آم کا ہی بور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| ہزارون ہین مشابہ صورت سیرت مین جیع اناث | کہ دیکھو شیر اور سنور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| ابھی کرنا ہو جو کچھ فضل کرلو وہ یہان کرلو | نہین ملنیکا پھر یہ دور بس اللہ ہی اللہ ہی |
| مطابق اسم فضل اللہ کے فضل اللہ مسمی ہو | یہی ہے آخر دعا کا طور بس اللہ ہی اللہ ہی |

## قطعہ تاریخ تصنیف دیوانِ بلاغت عنوان نتیجہ فکرِ علامۂ زمان مولانا حافظ مولوی ابوالخیر محمد جان صین عن شر الانس و الجان

بارک اللہ فضل کا دیوان کامل ہو گیا
درحقیقت جس سے ظاہر سربسر اعجاز ہے

ہین تعجب یہ ناخواندہ اُمّی لیک فکرِ شعر مین
طبعِ موزون کا کچھ انکے وہی انداز ہے

گرچہ ظاہر مین گل و بلبل ہے لیکن اصل مین
شعر جو لکھا وہ گویا معرفت کا راز ہے

رفعتِ مضمون سے ظاہر ہے بلندی فکر کی
مرکزِ اعلیٰ پر انکے ذہن کا شہباز ہے

مژدہ باد اے طالبان حسنِ محبوب ازل
دیکھلو آکر اگر چشمِ حقیقت باز ہے

کیا فروغ شاہدِ معنی ہے پیدا لفظ مین
لفظ پر معنی کو اور معنی پر اسکو ناز ہے

سادگی برجستگی روشن بیانی - واہ واہ
لفظ مین بھی کچھ نہ اشکال اور نہ کچھ الغاز ہے

حسنِ مضمون حسنِ بندش کی کرون تعریف کیا
صفحہ صفحہ اسکا گویا شاہدِ طنّاز ہے

آتش و ناسخ ہوئے طبع آزما جس طرح مین
آج انکے شعر سے اوسکا دو چند اعزاز ہے

الغرض اسکی ثنا جو کیجیے سب ہی روا
جتنے دیوان ہین اون سب مین یہ ممتاز ہے

مصرعِ تاریخ حسبِ حال یون موزون ہوا
کیون نہ کہیے فضل کا دیوان ایک اعجاز ہے

۱۳۱۱ھ

## تواریخ ثلاثہ از بندۂ آسی نا بلد جادۂ سخن شناسی
## محمد عبد العلی مدراسی تجاوز عن جرائمہ رب الاناسی

### تاریخ اول تصنیف دیوان

سحر کیا ہی فضل کا دیوان ہی
شعر کیا ہی شاعرون کی جان ہی

حسن کیا ہی یار کی اک آن ہی
عشق کیا ہی دل کا اک میلان ہی

پس اسی تعریف حسن و عشق سے
عاشق و معشوق کی پہچان ہی

جسمین ہوان سب لوازم کا بیان
وہ بیان اس فضل کا دیوان ہی

ولولے ہین عشق کے ہر شعر مین
بس یہی حسن غزل کی شان ہی

ہو نہ جس شاعر مین یہ جان سخن
اوسکو بیشک جان لو بیجان ہی

پر ہی فضل اللہ اسمین زندہ دل
شاعری کے ملک کا سلطان ہی

ہی وہ شاعر اور نہین اتنا شعور
کس طرح اس شعر کی میزان ہی

قافیہ کیا بحر کیا تقطیع کیا
بالکل ان باتون سے وہ انجان ہی

واقعی یہ حال سچ کہتا ہون مین
شاہد عادل مرا ایمان ہی

لیکن اسکا دل ہی زندہ عشق سے
ایسے دلبر جان بھی قربان ہی

طبع موزون خود ہی خلاق سخن
یہ بھی ایک اللہ کا احسان ہی

ولولہ ہی ذوق ہی اور شوق ہی
جوش ہی مستی ہی اور وجدان ہی

ایسی بیعلمی ہوا اور یہ شاعری
یہ نشان خان والا شان ہی

جسکا ہو یہ حال اوسکا قال بھی
مثلِ قولِ عارفانِ عرفان ہی
شعر گوئی سخت مشکل ہی مگر
گر ہو فضلِ اللہ تو آسان ہی
کیا یہ آسی سحر کی تاریخ ہی
سحر ہی یا فضل کا دیوان ہی
۱۳۱۱ھ

## تاریخ ثانی طبع دیوان

ہی حمدِ خدا تاجِ عنوانِ فضل
ہی نعتِ نبی دین و ایمانِ فضل
ہی پر نعمتِ فضل سے خوانِ فضل
فصاحت بلاغت ہی مہمانِ فضل
چھپا کیا ہی خوب اب یہ دیوانِ فضل
یہی تھی مرادِ دل و جانِ فضل
جو سچ پوچھو اس طبعِ مطبوع سے
ہوا سب یہ ہی فضل و احسانِ فضل
ہی اس فضل کا شکر ہم پر ضرور
اور اون پر بھی ہی جو ہین اقرانِ فضل
اصح المطابع مین صحت کے ساتھ
چھپا اور ہوا حاصل ارمانِ فضل
جو سنتے تھے مصداقِ فضلِ آلہ
وہ یہ فضل ہین صدر ایوانِ فضل
ملک خو خضر رو نکو گفتگو
ہین چھوٹے بڑے سب ثنا خوانِ فضل
ہین شاعر و لیکن نہ لکھے نہ پڑھے
عیان اس کرامت سے ہی شانِ فضل
جسے اس کرامت مین شک ہو ذرا
یہی گوی و چوگان و میدانِ فضل
جو اس فن کے گوہر کا ہو جوہری
وہ خود دیکھلے جوہر کانِ فضل
وہ جسطرح تصدیق چاہے کرے
کہ ہین است گو سب گواہانِ فضل
نہین شعر گوئی کے اسباب مین
بجز فضلِ حق کچھ بھی سامانِ فضل
اوجالا ہی دیکھو اندھیرا نہین
کہ روشن ہی شمعِ شبستانِ فضل

زبانی غزل سنلو اور پوچھلو — بتا دینگے سب مستفیضانِ فضل

ہر ان پڑھ کو گو شاعری ہی محال — مگر ہی یہان تحتِ امکانِ فضل

اگرچہ یہ ناخواندہ اُمّی رہے — مگر اَور ہین فاضل اخوانِ فضل

جو اَوروں کو مشکل ہی آورد سے — وہ آمد سے ہی سہل و آسانِ فضل

ہین بوڑھے مگر دل جوان کیون نہو — کہ ہی فضلِ یزدان نگہبانِ فضل

کہان ہین وہ جانبازونکے قدردان — کدھر ہین وہ جوہر شناسانِ فضل

شجاعت کے جوہر کو دیکھین ذرا — دمِ پرسشِ سیفِ بُرّانِ فضل

وہ جرأت کہ ہمت ہی دل سے فدا — وہ ہمت کہ جرأت ہی قربانِ فضل

ہی دلمین وہی عشق کا تازہ جوش — جوانی ہی پیری مین شایانِ فضل

ہر اک دلمین ذوقِ ملاحت کی جا — ہر اک جا پہ شورِ نمکدانِ فضل

ٹپکتا ہی ہر حرف سے ذوق وشوق — ہی دیوانِ حافظ یہ دیوانِ فضل

مضامینِ حُسن ومفاہیمِ عشق — ہین گویا کہ دست و گریبانِ فضل

سخن کے گلون پر ہی جوشِ بہار — ہی پھولا پھلا کیا گلستانِ فضل

ہر اک شعر ہی موتیون کی لڑی — ہی کیا خامۂ گوہر افشانِ فضل

وہ سلکِ گہر ہین مسلسل سُطور — کہ جن سے ہی پر جیب و دامانِ فضل

مہِ شعر کیونکر نہو اَوج پر — ترقی پہ ہی مہرِ تابانِ فضل

غرض صاف وخوشخط بتصحیح تام — یہ دیوان چھپا حسب فرمانِ فضل

لکھو آسی تاریخ بھی صاف صاف — ہوا سحر کا ہی یہ دیوانِ فضل

۵ ۱۲ ۱۳

## تاریخِ ثالث طبع دیوان

چھپا یہ دیوانِ سحر مضمون کہ اسکا ہر شعر ہی پُرافسون

مُقابل اس سحرِ شاعری کے نہین ہی کچھ سحر سامری بھی

نبات ہر بات فضل کی ہی زبان شیرینی سے بھری ہی

نشانِ فضلِ خدا ہی ہی کہ جس سے اُسنے یہ بات پائی

خط اِسکا کیونکر نہو دل آرا کہ منشی واجد علی نے لکھا

ہی خوشنویسون مین فرد و یکتا ہی خطّۂ خط کی اوسکو شاہی

بیاضِ بیضا ضیا مین اِسکے سواد روشن کی سطرِ خوشخط

کہ سنگِ ابیض مین سنگِ اسود کی جڑی الماس سے جمادی

خیال آیا کہ سال اسکا نہو زبر سے نہ بینہ سے

نہ عیسوی سال ہو نہ سمت حساب ابجد سے سن ہو ہجری

بصرفِ نحو اسمین تین ترکیبین مین تاریخون سے ہون ظاہر

پھر اسمین تجنیسِ تام بھی ہو بعکس ترکیب لفظ و معنی

پس ایک مصرع مین تینون تاریخین آئین و فلمعنین اسی

اِسی کی تاریخ۔ اسی کی تاریخ سے ہی۔ تاریخ ابجد اسکی

۱۲ ۱۳ ھ ۔ ۱۲ ۱۳ ھ ۔ ۱۲ ۱۳ ھ

### وجہ مہر و دستخط بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع صبح المطابع محمود نگر لکھنؤ مین چھپی ہی مہر و دستخط مالک مطبع کے خاتمے پر ثبت کیے گئے فقط

# اعلان

واضح ہو کہ یہ دیوان فضل
تعقید اور قافیے کی لفظی اصلاح کے بعد
وہ بھی بعض بعض جگہ کہ مضمون وہی رہا اور مطلب مین
کسی طرح کا تغیر نہ آیا اس مطبع مین بحفظ حق کاپی ریٹ نہایت
صحیح اور خوشخط چھپا جن صاحبونکو خواہش ہو وہ بھیجکر بمقام
خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ مصنف صاحب سے
منگوالین یا راقم سے طلب کرلین۔

محمد عبد العلی مہتمم مطبع اصح المطابع
واقع محمود نگر
لکھنؤ